إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ
لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ
قرآن مجید
عکسی
مطبوعہ پیکو لمیٹڈ
لاہور

پیکو لمیٹڈ لاہور

کا

مشہور عالم عکسی رنگین

قرآنِ مجید

مع اردو ترجمہ و تفسیر موسومہ

مطالب الفرقانؔ فی ترجمۃ القرآنؔ رجسٹرڈ

مترجمہ

مولانا الحاج سید محمد شاہ صاحب ایم اے (عربی)

بعد نظر ثانی

مجلس فکر و نظر

مولانا محمد حنیف صاحب ندوی خطیب جامع مبارک لاہور۔

مولانا شہاب الدین صاحب فاضل دیوبند۔ خطیب جامع مسجد چوبرجی لاہور۔

پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی بریلوی بی اے۔ پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور۔

مُصدّقہ

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی دار المصنفین اعظم گڈھ۔

مولانا محمد قطب الدین عبد الوالی صاحب فرنگی محل لکھنؤ۔

مولانا حیدر حسن صاحب پرنسپل دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاری۔ استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی لکھنؤ، سابق نائب ناظم جمعیۃ العلماء ہند

مولانا عبد الرحمٰن صاحب کاشغری۔

مولانا علی محمد جان صاحب لاہوری فاضل جامع اسلامیہ ڈابھیل

مولانا محمد خورشید علی صاحب سابق پروفیسر السنہ شرقیہ دار العلوم لاہور۔

مولانا محمد عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد۔ گوجرانوالہ۔

سید پیر ظہور شاہ صاحب قادری سجادہ نشین جلالپوری۔

مولانا نجم الدین صاحب سابق ہیڈ مولوی اورینٹل کالج لاہور۔

مولانا محمد شبلی صاحب مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

خان بہادر شمس العلماء ڈاکٹر محمد ہدایت حسین صاحب ایم اے، پی ایچ، ڈی، پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

۱- منازلِ قرآن مجید

نمبر	سورت	شمار سورت	صفحہ	پارہ	شمار پارہ
۱	الفاتحہ	۱	۲	+	+
۲	المائدۃ	۵	۱۳۸	لایحب اللہ	۶
۳	یونس	۱۰	۲۶۰	یعتذرون	۱۱
۴	بنی اسرآئیل	۱۷	۳۶۵	سبحٰن الذی	۱۵
۵	الشعرا	۲۶	۴۸۱	وقال الذین	۱۹
۶	الصافات	۳۷	۵۸۴	ومالی	۲۳
۷	قٓ	۵۰	۶۸۱	حٰمٓ	۲۶

۲- تفصیل اجزائے قرآن مجید

نمبر شمار	الجزء	صفحہ	نمبر شمار	الجزء	صفحہ
۱	الٓمٓ	۳	۷	واذا سمعوا	۱۵۹
۲	سیقول	۲۹	۸	ولو اننا	۱۸۵
۳	تلک الرسل	۵۵	۹	قال الملا	۲۱۱
۴	لن تنالوا	۸۱	۱۰	واعلموٓا	۲۳۷
۵	والمحصنٰت	۱۰۷	۱۱	یعتذرون	۲۶۱
۶	لایحب اللہ	۱۳۳	۱۲	ومامن دآبۃ	۲۸۷

۳۔ فہرستِ سورتہائے قرآن مجید

۴۔ سجداتِ تلاوت

نمبرشمار	پارہ	سورۃ	موجب سجدہ	مقام سجدہ	صفحہ
۱	۹	الاعراف	یسجدون	یسجدون	۲۳۰
۲	۱۳	الرعد	وللہ یسجد	والاٰصال	۳۲۴
۳	۱۴	النحل	وللہ یسجد	مایؤمرون	۳۵۲
۴	۱۵	بنی اسرآءیل	یخرون للاذقان	خشوع	۳۸۰
۵	۱۶	مریم	خروا سجدا	وبکیا	۴۰۳
۶	۱۷	الحج	یسجد لہ	مایشاء	۴۳۷
۷	۱۷	الحج (عندالشافعی)	واسجدوا	تفلحون	۴۴۶
۸	۱۹	الفرقان	اسجدوا	نفورا	۴۷۹
۹	۱۹	النمل	الا یسجدوا للہ	رب العرش العظیم	۴۹۸
۹	۲۱	السجدۃ	خروا سجدا	لا یستکبرون	۵۴۵
۱۰	۲۳	صٓ	وخر راکعا	واناب	۵۹۵
۱۱	۲۴	حٰمٓ	واسجدوا للہ	لا یسئمون	۶۲۹
۱۲	۲۷	النجم	فاسجدوا	واعبدوا	۶۹۵
۱۳	۳۰	الانشقاق	لا یسجدون	لا یسجدون	۷۸۴
۱۴	۳۰	العلق	واسجد	واقترب	۷۹۶

۵۔ رُمُوزِاَوْقَاف

نمبر	رموز	اسمائی رموز	احکام
۱	م	وقف لازم	یہاں ٹھہرنا لازمی ہے۔
۲	○	آیت مطلق	یہاں وقف کیا جائے
۳	۵	آیت کوفی	یہاں بھی وقف کیا جائے
۴	ط	وقف مطلق	ٹھہرنا ضروری ہے
۵	ج	وقف جائز	ٹھہرنا اور ملانا دونوں جائز ہیں مگر ٹھہرنا بہتر ہے
۶	لا	لا وقف علیہ	یہاں ہرگز نہ ٹھہریں
۷	ز	وقف مجوز	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے
۸	ص	وقف مرخص	اگر سانس ٹوٹ جائے تو ٹھہر سکتے ہیں ورنہ ملا کر پڑھیں
۹	صلے	قد یوصل	ملا کر پڑھنا بہتر ہے
۱۰	قف	یوقف علیہ	یہاں ٹھہرنا چاہیئے
۱۱	وقفہ	وقف	تھوڑا سا قیام کریں مگر سانس نہ ٹوٹے
۱۲	سکتہ (س)	سکتہ	یہاں اس طرح قیام کریں کہ سانس نہ ٹوٹے
۱۳	ق	قیل علیہ الوقف	ملا کر پڑھنا بہتر ہے
۱۴	∴ ∴	معانق	پہلے تین نقطوں پر ملا کر پڑھیں اور دوسرے تین نقطوں پر ٹھہر جائیں یا پہلے تین نقطوں پر ٹھہر جائیں اور دوسرے تین نقطوں پر ملائیں

نوٹ:۔ جہاں دو علامتیں ہوں۔ وہاں اُوپر کی علامت کے مطابق عمل کریں۔

تلاوتِ قرآن مجید میں احتیاط ضروری ہے

قرآن مجید میں اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں اعراب کے ردو بدل سے معنے تبدیل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل میں مقام ایسے ہیں جنکو غلط پڑھنے سے کفر لازم آتا ہے۔ لہٰذا تلاوت قرآن کے وقت ان مقامات پر احتیاط کرنا لازمی ہے۔

نمبر شمار	پارہ	صفحہ	سطر	صحیح	غلط
۱	۱	۲	۴	اِیَّاکَ نَعْبُدُ ، بالتشدید	اِیَاکَ نَعْبُدُ ، بلاتشدید
۲	۱	۲	۶	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ
۳	۱	۲۵	۷	وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهِمَ رَبُّهٗ	وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهِمُ رَبَّهٗ
۴	۲	۵۴	۹	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	دَاوٗدَ جَالُوْتُ
۵	۳	۵۵	۹	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ،	اَللّٰهَ ، بالمد ،
۶	۳	۵۸	۳	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ	نُضٰعِفُ
۷	۶	۱۳۶	۳-۴	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	مُبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ
۸	۱۰	۲۴۳	۷	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۵ وَرَسُوْلُهٗ	وَرَسُوْلِهٖ
۹	۱۵	۳۶۷	۷	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ	وَمَا کُنَّا مُعَذَّبِیْنَ
۱۰	۱۶	۴۱۸	۱۳	وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ	وَعَصٰٓی اٰدَمَ رَبُّهٗ
۱۱	۱۷	۴۳۰	۱۱	اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	اِنِّیْ کُنْتَ
۱۲	۱۹	۴۹۳	۴	لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ
۱۳	۲۲	۵۷۴	۱	یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤَا
۱۴	۲۳	۵۸۸	۲	فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ	فِیْهِمْ مُّنْذَرِیْنَ
۱۵	۲۶	۶۷۶	۸	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ	صَدَقَ اللّٰهَ رَسُوْلُهٗ
۱۶	۲۸	۷۲۳	۱۲	الْمُصَوِّرُ	اَلْمُصَوَّرُ
۱۷	۲۹	۷۵۲	۴	اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ	اِلَّا الْخَاطَئُوْنَ
۱۸	۲۹	۷۶۲	۴	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ
۱۹	۲۹	۷۷۲	۷	فِیْ ظِلٰلٍ	فِیْ ظَلَالٍ
۲۰	۳۰	۷۷۷	۳	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ	مُنْذَرُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاشیہ صفحہ نمبر ۱

سُورۂ فاتحہ

ف۱ یہ سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس میں صرف سات آیتیں ہیں چونکہ قرآن مجید کا افتتاح اس سورۃ سے ہوا ہے اسلئے اسے سورہ فاتحہ کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں خدائے ذوالجلال نے اپنی چار اہم صفات کو بیان کر کے تمام مخلوقات کو اپنی مدح و ستائش کا طریق بتایا ہے کیونکہ زبان اسکی تعریف میں کھلے اور کیا بات اسکی طرف منسوب کی جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ تمام ستائشیں اللہ کو سزاوار ہیں جو تمام جہان کو نہ صرف پیدا کرنے والا ہے بلکہ پرورش کرنے اور مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے۔ جو رحمٰن ہے اور بغیر کسی استحقاق کے اپنے بندوں پر فضل و کرم کرتا ہے۔ سورج کی روشنی، ہوا، پانی، بچے کی پرورش کیلئے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کرنا یہ سب اسکی شان رحمانیت کے کرشمے ہیں وہ رحیم ہے یعنی تھوڑے سے کام کا بھی بہت زیادہ اجر دیتا ہے۔ کاشتکار کو دیکھو کہ ایک دانہ بوتا ہے اور سینکڑوں دانے پاتا ہے یہ اُسکی اپنی داد، اور نافرمانوں کو بلا امتیاز روزی دینا اسکی شانِ ربوبیت ہے۔ وہ جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے لہذا اگر اسکی آغوشِ رحمت میں آنا چاہتے ہو۔ تو تم بھی وہ صفات پیدا کرو۔ جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یعنی غریبوں کی پرورش کرو۔ لوگوں پر رحم کرو۔ ہر شخص کو اسکے کام کا پورا بلکہ بہتر معاوضہ دو۔ ماتحتوں کیساتھ اچھا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان کیساتھ پورا پورا انصاف کرو اور کسی کی حق تلفی نہ کرو۔ وہی ایک ذات عبادت کے لائق ہے۔ اور اسی کا بتایا ہوا راستہ سیدھا راستہ ہو سکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ تمہاری جبینِ نیاز کسی اور کے آستانِ عقیدت پر نہ جھکے اور تمہارا دستِ سوال کسی دوسرے کے آگے دراز نہ ہو۔ جب جھکو اسی کے حضور جھکو اور جب مانگو اسی سے مانگو اور ہمیشہ اسی شاہد علیم کا ذکر کرتے رہو۔ کہ اے اللہ ہم تیرے سوا نہ کسی کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں اور نہ تجھے چھوڑ کر دوسروں سے کچھ طلب کرتے ہیں صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے امداد چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہم بالکل بے خبر ہیں ہم نہیں جانتے کہ کیا طرزِ زندگی اختیار کریں اور کس طرح تیرے غضب سے بچیں؟ اسلئے تو اپنے فضل و کرم سے ہمیں سیدھا راستہ دکھا اور ہمیشہ اسی طریق پر قائم رکھ۔ اے اللہ! ہم تیرے ان انعام یافتہ بندوں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتے ہیں جو تیری بارگاہ میں مقبول ہیں اور جن کو تو نے نگاہِ غضب و غصہ سے نہیں دیکھا اور جو سیدھی راہ سے بہک نہیں گئے۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس نیک مقصد میں کامیاب ہوں۔

اس سورۃ کو اگر قرآن کریم کا عطر کہا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا کیونکہ عقائد اسلامی عبادت کی روح اور قرآنی تعلیمات کا خلاصہ کمال اختصار اور جامعیت کیساتھ اس چھوٹی سی سورۃ میں آگیا ہے۔ قرآن کریم کا باقی حصہ سورۂ بقرہ سے والناس تک اسی اجمال کی تفصیل ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کے مطالب کو اچھی طرح سمجھ لے تو وہ اسلام کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو سکتا ہے۔

حاشیہ صفحہ نمبر ۲

سُورۂ بقرہ

ف۲ الٓمّٓ وغیرہ حروف مقطعات کہلاتے ہیں اور یہ حروف بقول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان مطالب کیلئے بطور اجمال بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیل آئندہ سورتوں میں کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے آغاز ہی میں اسکے نزول کا مقصد واضح فرما دیا ہے۔ اور یہ بات قرین صواب بھی ہے کہ کسی ضابطۂ عمل کو پیش کرنے سے پیشتر اسکے اغراض و مقاصد کی وضاحت ہم پہنچ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت حکیمانہ پیرایہ میں انسان کے اس فطری تقاضے کو پورا کر دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ وہ دستور العمل ہے جس کی صداقت اور سچائی میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں یہ کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں بلکہ ہمارا نازل کردہ ہے اور بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے نازل کیا ہے مگر اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو متقی یعنی پرہیزگار ہیں اور جنکی نگاہیں اسکی روشنی سے خیرہ نہیں ہو گئیں اور جو بیماری گناہ سے نجات حاصل کرنے کی تڑپ، احساس اور چاہت رکھتے ہوں۔ سوال ہو سکتا تھا کہ متقی کون ہیں؟ اس لیے اس کی تفصیل فرما دی گئی کہ متقی وہ ہیں جو غیب یعنی پوشیدہ صداقتوں کو مانتے، جو خدا، فرشتوں اور حشر نشر کی مخفی کیفیتوں پر ایمان رکھتے، جو نماز قائم کرتے، اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اسکی راہ میں حسب توفیق خرچ کرتے، جو قرآن مجید اور جملہ کتب سماوی کو یکساں طور پر اللہ کا کلام سمجھتے اور قرآن مجید پر عمل کرتے، تمام پیغمبروں کو برحق جانتے، آخرت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے اعمال کی جزا ہی پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور دنیا و آخرت میں کامیاب اور فائز رہیں گے۔

قرآن مجید نے آخرت کی کامیابی کو لفظ فلاح سے تعبیر کیا ہے۔ مومن کا نصب العین محض حصول جنت یا حور و قصور نہیں بلکہ فلاح ہے جسکے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ فلاح کے معنی پوری پوری کامیابی حاصل کرنے کے ہیں یعنی اگر تم اسلامی تعلیمات پر پورا پورا عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں ہر طرح کامیاب و کامران رکھیگا۔ تمہاری تمام ضروریات کا کفیل ہوگا اور تمام روحانی و مادی طاقتوں کو بڑھائے گا۔

خداوند تعالیٰ چونکہ فطرت انسانی کا پیدا کرنے والا ہے۔ اسلئے اس نے ان تمام شکوک و شبہات کے جواب جو ایک طالب حق کے دل میں فطری طور پر پیدا ہو سکتے ہیں نہایت عام فہم اور منطقی ترتیب کے ساتھ دے دیئے ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کو شروع کرتے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کس قسم کی کتاب ہے کس مقصد کیلئے نازل ہوئی کس پر نازل کی گئی کن خصوصیات کی حامل ہے۔ وہ لوگ جو اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ان کی شناخت کیا ہے اس کتاب پر عمل پیرا ہونے سے ہمیں کیا حاصل ہو سکتا ہے اور انکار کرنیوالوں کا کیا حشر ہوگا۔ موجودہ تورات، انجیل اور دوسری کتابیں ان تفصیلات سے بالکل خالی ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

سورۂ فاتحہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اس میں سات آیتیں ہیں

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام کے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

سب حمد و ثنا اُس اللہ کیلئے ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ① نہایت بخشش کرنے والا اور بڑا مہربان ہے ② جو جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے ③ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ④ ہمیں سیدھی راہ دکھا ⑤ اُن لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام و اکرام کیا ⑥ نہ اُن لوگوں کی (راہ) جن پر غضب نازل ہُوا۔ اور اُن کی جو گمراہ ہو گئے ⑦

حاشیہ صفحہ نمبر (۱) پر ملاحظہ فرمایئے

سورة البقرة مدنية وهي مائتان وست وثمانون آية واربعون ركوعا

بسم الله الرحمن الرحيم

الٓمّٓ ج ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ ج

الجزء الاول ١

مع

عند المتأخرين ٣

الٓمّٓ (۱) یہ (وہ) کتاب ہے جس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں، پرہیزگاروں کے لئے راہنما ہے (۲)
(پرہیزگار وہ ہیں) جو پوشیدہ حقایق پر ایمان لاتے ہیں، (باقاعدہ) نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اسمیں سے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں (۳)
اور وہ جو اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں جو (اے نبی) آپ پر نازل کی گئی ہے اور اُن تمام کتابوں) پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں۔

حاشیہ صفحہ نمبر (۱) پر ملاحظہ فرمائیے

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ
وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٧﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ
وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ فِىْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ
بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا
فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ
هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ

اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں (۴) یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے
سیدھی راہ پر ہیں اور یہی فلاح پانیوالے ہیں (۵) بیشک وہ لوگ جنہوں
نے راہ کفر اختیار کی۔ اُن کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں
وہ ایمان نہیں لائیں گے (۶) اللہ نے اُن کے دلوں اور کانوں پر مُہر لگا دی
اور اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے (۷) ع
اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے تو ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان
رکھتے ہیں مگر در اصل وہ مومن نہیں (۸) وہ اپنے خیال میں اللہ کو اور مومنوں کو
دھوکا دیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں اپنے آپکو ہی دھوکا دیتے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں (۹) اُن کے
دلوں میں ایک طرح کا مرض ہے۔ پس اللہ ایسے لوگوں کے مرض کو اور بڑھا دیتا ہے اور اُن کیلئے
دردناک عذاب ہے اسلئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے (۱۰) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں
فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنیوالے ہیں (۱۱) خبردار! یہ مفسد لوگ ہیں
لیکن اپنی مفسد پردازی کو نہیں سمجھتے (۱۲) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں کی
طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (بھی) اسطرح ایمان لے آئیں جس طرح کہ بے

متقین یعنی مومنوں کا ذکر کرنے اور انکی شناخت بتانے کے بعد دوسرے گروہوں کا ذکر فرمایا ہے جو ایک ضابطۂ خداوندی کو تسلیم نہیں کرتے انہیں قرآنی اصطلاح میں کافر کہا گیا۔ یہ لوگ ہیں جن پر خدا کے رسول کی کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی اور نہ دلائل و براہین ان کی نظر میں کوئی وقعت رکھتے ہیں اس گروہ کی کفر و انکار اور گناہ و نافرمانی کو اپنا وطیرہ بنا لینے۔ باپ دادا کے غلط رستوں پر چلنے اور حق و صداقت سے منہ موڑ لینے پر کچھ ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ حقائق اور معارف الٰہیہ کا جلوہ ان کے دل میں نہیں سما سکتا۔ صدائے حق کی گونج ان کے کانوں تک نہیں پہنچتی اور واقعات کی روشنی ان کی آنکھوں کو روشن نہیں کرتی۔ حقیقت کا سمجھنا دل کا کام ہے۔ اور جب دل ہی مسخ ہو جائے۔ تو کوئی معقول بات کیونکر سمجھے؟

انسان جب احکام الٰہی کی نافرمانی، حقائق الٰہیہ سے انکار اور فرمان خداوندی سے سرکشی کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایک اور داغ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ باری تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کی تمیز دے کر اسے اپنے افعال کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے اور وقتاً فوقتاً اسی سبق کی یاددہانی اور اعادہ کیلئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا۔ اب اگر انسان بدی کیطرف مائل ہو تو خدائی طاقتیں اسکے رستہ میں حائل نہیں ہوتیں۔ اگر وہ نافرمانی اور سرکشی کی حد میں بڑھ کر دل کو مسخ کرلے تو خداوند تعالےٰ جبراً اسے ہدایت نہیں دیتا بلکہ دل کو مسخ کر لینے والوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتا اور ایمان نہ لانے والوں سے تعرض نہ کرنا دلوں پر مہر لگا دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ص۴ مومن اور کفار کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک تیسرے گروہ کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بظاہر مسلمانوں سے ملے جلے رہتے ہیں لیکن در اصل کفار سے ساز باز رکھتے ہیں اور جب موقع ملے مسلمانوں کی تکذیب سے نہیں چوکتے۔ یہ لوگ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے طرز عمل سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور جب کفار سے ملتے ہیں تو مسلمانوں کی ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں سے محض دکھاوے کے طور پر ملتے ہیں در اصل تمہارے ساتھ ہیں۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ اس منافقانہ طریق سے وہ اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور مسلمانوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ایسے لوگوں کو قرآنی اصطلاح میں منافق کہا گیا ہے۔

السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾
وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى
شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ص فَمَا
رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ
كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ
السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ
فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ
كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ

بیوقوف ایمان لائے ہیں۔ یاد رکھو وہ خود ہی بیوقوف ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں (۱۳)
اور جب یہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے
ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان سے تو محض دل لگی کیا کرتے ہیں (۱۴)
اللہ انکو اس دل لگی کی سزا دیتا ہے اور انہیں انکی سرکشی میں اس طرح چھوڑ دیتا ہے کہ حیران و سرگرداں پھر رہے ہیں (۱۵)
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی لیکن انکی تجارت نے انہیں نفع نہ دیا اور وہ
کسی طرح ہدایت یافتہ ہوئے ہی نہیں (۱۶) ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے اندھیرے
میں آگ سلگائی پس جب آگ نے اردگرد کی چیزوں کو روشن کر دیا۔ تو اللہ نے اُن کی
روشنی کو بجھا دیا اور اُن کو اندھیروں میں (اس طرح) چھوڑ دیا کہ کچھ نہ دیکھ سکیں (۱۷)
وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں پس راہ حق کیطرف لوٹتے ہی نہیں (۱۸) یا انکی مثال اُن لوگوں کی
سی ہے جن پر بادلوں سے ایک ایسی سخت بارش ہو رہی ہو جسمیں تاریکیاں، گرج اور بجلی ہو
کڑک پر موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) اللہ کافروں کو
تمام طرف سے گھیرے ہوئے ہے (۱۹) قریب ہے کہ بجلی اُن کی آنکھیں اُچک لے (چنانچہ) جب
اُن کیلئے ذرا تھوڑی سی روشنی ہو جاتی ہے تو اسمیں چلنے لگتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو

واضح رہے کہ منافقت اللہ کی نظر میں کفر سے بھی بدتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافقین جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں رہیں گے۔ مگر یہ لوگ اپنی بدبختی اور شقاوت قلبی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکیں گے ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تباہی اور ناکامی سے صاف لفظوں میں آگاہ کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہدایت کی جگہ گمراہی خرید کرتے ہیں اور نعیم دنیا و آخرت میں ناکام رہیں گے

چونکہ نفاق اسلام کی نظر میں بدترین مرض ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اسکی خرابیوں سے آگاہ کرنے کیلئے چند مثالیں بھی بیان فرما دی ہیں اور یہ قرآن مجید کا وہ انداز بیان ہے جو اُسے عالم اور عامی دونوں کیلئے یکساں طور پر مفید اور دلچسپ بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین کی حالت بالکل ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص اندھیرے میں حیران و سرگرداں پھر رہا ہو اور منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے راستہ نہ ملتا ہو۔ وہ بہزار دقت آگ مہیا کرے اور اُسے سلگائے تاکہ اسکی روشنی میں راستہ دریافت کر سکے لیکن جب کچھ روشنی نمودار ہو۔ تو آگ فوراً بجھ جائے اور تاریکی راہ میں حائل ہو جائے۔ اب آپ خود غور فرما سکتے ہیں کہ اس صورت حال میں اس شخص کے دل اضطراب کا کیا عالم ہوگا۔

اس کے بعد ایک اور مثال بیان فرمائی ہے کہ منافقین کی حالت ان لوگوں کی سی ہے۔ جو سخت بارش، طوفان اور اندھیرے میں راہ طے کر رہے ہوں اور ایک عالم سراسیمگی ان پر طاری ہو۔ جب بجلی کوندتی ہے تو چند قدم چل لیتے ہیں اور جب دوبارہ اندھیرا ہو جاتا ہے تو وہیں ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ کفر تو بالکل تاریکی اور ظلمت ہے جس میں روشنی کی کوئی کرن نہیں۔ البتہ منافقت کی حالت میں کبھی کبھی امید و ایمان کی جھلک نظر آ جاتی ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کی شنوائی اور قوت بینائی بالکل سلب کر لیتا۔ لیکن وہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اپنی نعمتوں سے محروم ہو اسلئے اس نے اصلاح حال کا موقع ہر شخص کو دیا ہے اگر کوئی اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو بلاشک مستوجب سزا ہوگا۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ ع

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ

رک جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو اُن کی قوتِ شنوائی اور بینائی کو سلب کر لیتا۔ بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ (۲۰) اے لوگو! اپنے اُس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور اُن سب کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (۲۱) (اُسی رب کی عبادت) جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش اور آسمان کو ایک قسم کی چھت بنایا اور بادلوں سے مینہ برسایا جس کے ذریعے تمہارے کھانے کو طرح طرح کے پھل پیدا کئے پس (ان باتوں کو) جاننے بوجھنے کے بعد کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ (۲۲) اور اگر تمہیں اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے کچھ شک ہو تو تم بھی ویسی ہی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بھی بلا لو۔ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔ (۲۳) پھر اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن (نافرمان) انسان اور پتھر ہوں گے (یہ وہ آگ ہے) جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (۲۴) اور (اے نبیؐ) اُن لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں بشارت دو کہ ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور جب انکو ان باغوں میں سے کوئی میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو پہلے بھی ہم پا چکے ہیں اور انکو (دنیا کے پھلوں سے) ملتے جلتے پھل دئے

ف۲ پہلے اور دوسرے رکوع میں متقی اور مومن کافر اور منافق کے اوصاف و اعمال کی توضیح و تشریح ہو چکی ہے۔ اب خداوند کریم دنیا بھر کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ دیکھو میں تمہارا، تمہارے آباؤ اجداد کا اور سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہوں۔ یہ نرم و ملائم زمین جو تمہارے پاؤں تلے بچھی ہے اور یہ نیلگوں آسمان جو سائبان کی طرح تمہارے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے، ہمیں نے پیدا کیا۔ اور ہم ہی بادلوں کو بناتے اور پھر بادلوں سے مینہ برسا کر زمین میں طرح طرح کے پھل اناج اور میوے اگاتے ہیں تاکہ تم کھاؤ پیو اور خوش رہو۔ تمہاری عقل و بصیرت بھی اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ بجز ہمارے کوئی دوسری ہستی نہ تمہیں پیدا کر سکتی ہے اور نہ کوئی ہمارے سوا تمہاری روحانی و جسمانی نشوونما کر سکتا ہے۔ کسی کو یہ طاقت حاصل نہیں کہ وہ زمین کا فرش بچھا سکے یا آسمان کو جس طرح بلا ستون کھڑا دیکھ رہے ہو تمہارے سروں پر کھڑا کر سکے۔ کون ہے جو بادل بنائے اور کون ہے جو پانی اور مٹی کے امتزاج سے رنگا رنگ کے پھول طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کے دانے اگا سکے؟ ہمارے سوا کوئی نہیں اور یقیناً کوئی نہیں۔ پس تم پر لازم ہے کہ تم بھی ہماری ہی عبادت کرو۔ اور یقین کرو کہ تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ یہ تو تمہیں متقی بنا دیگی۔ مگر یاد رہے کہ جب تمہارا ضمیر گواہی دے چکا اور آنکھ مشاہدہ کر چکی کہ ان اشیاء کے بنانے میں ہمارا کوئی شریک کار نہیں تو پھر ہماری عبادت میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرنا۔ جب مانگو ہم سے ہی مانگو۔ اور جب سجدہ کرو ہماری ہی بارگاہ میں کرو۔ اے لوگو! تمہیں نیک، سچے اور متمدن زندگی بسر کرنے کے لئے ایک ایسے ضابطے اور دستور کی ضرورت ہے جو تمہاری صحیح صحیح رہنمائی کر سکے۔ اسی غرض سے ہم نے قبل ازیں متعدد کتابیں نازل فرمائیں اور اب تمہارے اور ان لوگوں کیلئے جو قیامت تک آنے والے ہیں ہم نے اپنے ایک بندے پر یہ قرآن نازل کیا ہے۔ اگر دنیا جہان کے لوگ مل کر بھی اس جیسی ایک آیت بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکتے۔ یہ تمہارے لئے مشعلِ ہدایت ہے۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس سے سبق سیکھو اگر تم نے محض ہٹ دھرمی و عناد سے ہماری کتاب پر عمل نہ کیا اور ہمارے احکام نہ مانے۔ پھر اس بات نہ جانا اور میری مہربانیو

مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا

بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ

بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ

بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ

مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ

وقف لازم

جائیں گے۔ نیز ان (باغوں) میں اُن کیلیئے پاک عورتیں ہوں گی اور وہ اُن میں سدا
رہیں گے (۲۵) بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر ایسی یا اس سے بھی بڑھکر حقیر چیز وں
کی مثال بیان کرے پس جن لوگوں نے راہِ ایمان اختیار کی وہ جانتے ہیں کہ یہ اُن کے
رب کی طرف سے برحق ہے لیکن وہ جنہوں نے انکار کیا کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال (کے بیان
کرنے) سے کیا مقصد تھا (وہ) بہتیروں کو اسکے ذریعہ گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت دیتا
ہے لیکن گمراہ تو صرف بدکاروں کو ہی کرتا ہے (۲۶) یعنی وہ جو اللہ کے ساتھ پیمانِ وفا
پختہ کرنے کے بعد اُسے توڑ دیتے ہیں اور جن (رشتوں) کو جوڑنے کا اللہ نے
حکم دیا ہے انکو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ خسارہ پانیوالے ہیں (۲۷)
تم لوگ خدا سے کیونکر منکر ہوتے ہو حالانکہ تم بیجان تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تم پر موت طاری کریگا
پھر زندہ کریگا پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۲۸) وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے
لئے دنیا کی تمام چیزیں پیدا کیں پھر آسمانوں کیطرف متوجہ ہوا اور سات آسمان نہایت
عمدگی سے ترتیب دیئے اور وہ ہر بات کو جانتا ہے (۲۹) اور (اے نبی یاد کرو) جب تمہارے
رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب مقرر کرنے کو ہوں اُنہوں نے عرض کیا کہ

کے شکرگذار نہ ہوئے تو جب اس چند روزہ زندگی کے بعد
ہمارے حضور میں حاضر ہوگے تو نافرمانی کی پاداش میں دوزخ
کی آگ کا ایندھن بنو گے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے مجھے
مانا۔ میری عبادت کی اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنایا وہ
ابدی زندگی سے اور ہماری عنایتوں سے شاد کام ہونگے۔
انکو وہاں بھی ایسی پرلطف نعمتیں ملیں گی جیسی یہاں دنیا میں
اکثر کو میسر ہیں اگرچہ آنیوالی زندگی کی نعمتوں کا صحیح صحیح
اندازہ تمہیں معلوم نہیں ہو سکتا تاہم مثال کے طور پر یوں سمجھ
لو کہ جیسے پھل میوے اور اناج وغیرہ یہاں کھاتے ہو وہاں
بھی کھاؤ گے۔ ان کی ظاہری شکل وشباہت تو دنیاوی
چیزوں کے مشابہ ہوگی مگر کیفیت بالکل مختلف ہوگی۔ نیز
وہاں تنہائی اور تجرد ہی کی زندگی نہ ہوگی بلکہ تمہارے
ساتھی بھی ہونگے اور پاکباز عورتیں بھی۔ گویا جو چیزیں تم دنیا
میں عیش وعشرت کا سامان سمجھتے ہو وہ تمہیں وہاں بھی میسر
ہونگی۔ مگر اختلاف کیفیت کیساتھ۔ نہ تو وہاں کوئی کثیف
چیز ہوگی اور نہ ایسی جو طبیعت پر گراں گذرے۔ ہر طرف
راحت ہی راحت برستا ہوگا۔ نیز یاد رہے کہ آنیوالی زندگی
کا نقشہ کھینچنے کیواسطے سبزہ، پھلوں اور عورتوں کا ذکر
کیا ہے۔ ایسا بیان تمہارے لئے کچھ بعید از شان نہیں کیونکہ
تمہارے ذہن میں صرف وہی چیز آسکتی ہے جو تم نے اپنی
آنکھوں سے دیکھی ہو۔ جنت اور وہاں کی زندگی کی پوری
کیفیت تمہیں اس دنیا میں معلوم ہو ہی نہیں سکتی وہ ایک
نہایت پاکیزہ، پرلطف اور خوشنما جگہ ہے جتنی بات تم سمجھ
سکتے ہو، مثال دیکر سمجھا دی گئی ہے۔ ممکن ہے اس تمثیل
کو سن کر بعض لوگ ہنسی کرنے لگیں۔ مگر یاد رہے کہ ایسا وہی
کرینگے جو فطرت سلیمہ کو ضائع اور ضمیر کو مردہ کر چکے ہیں
ایسے لوگوں کو زندگی کا صحیح رستہ نہیں ملا کرتا۔ یہ لوگ
ایمان پر کفر کو ترجیح دیتے ہیں اور جسطرح ایک فرمانبردار
مومن منشاء الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے یہ لوگ
اسکے برعکس کرتے ہیں یعنی اپنوں سے قطع تعلق کرتے اور
دنیا میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے میں مشغول رہتے
ہیں یہی لوگ آگے چل کر ان نعمتوں سے محروم رہیں گے اور
موت کے بعد کی زندگی میں خسارہ اٹھائیں گے۔ مگر کسی
شخص کیلئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ باغیانہ اور منکرانہ
زندگی بسر کرنے پر جرأت کر سکے۔ ایک زمانہ وہ تھا جب
تمہارا نام ونشان تک نہ تھا۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا۔ اور ہم پھر
اسیطرح تمہارا نام ونشان مٹا دینگے۔ پھر دوسرے جہان میں
زندہ کر کے لیجائیں گے اور حساب کتاب لیں گے۔ ہم نے
تم کو اور زمین وآسمان کی کل چیزوں کو پیدا کیا اور نیچے
اوپر نہایت خوشنما سات آسمان بھی بنائے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم
ہم پر ایمان نہ لاؤ۔ اور ہماری ہی عبادت نہ کرو۔
۵ گذشتہ رکوع میں اللہ جل شانہٗ نے اپنی شان
ربوبیت اور خالقیت کو پیش کر کے لوگوں کو حکم دیا۔

فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ
الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ
بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى
وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا
تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا
الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا

اے اللہ! کیا تو اُسکو نائب مقرر کریگا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خون بہائے حالانکہ ہم ہر وقت
تیری حمد و ثنا میں مشغول رہتے ہیں ارشاد ہوا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے (۳۰)
اور (اللہ نے) آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ پھر فرشتوں کے رُوبرو
وہ چیزیں پیش کیں اور کہا ان کے نام بتاؤ اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو (۳۱)
(اسپر فرشتوں نے) کہا اے اللہ! تو پاک ہے۔ ہم تو اسیقدر جانتے ہیں جسقدر تو نے ہمیں بتایا۔
بیشک تو ہی علم و حکمت والا ہے (۳۲) (اللہ نے) کہا اے آدم! تم انکو ان (اشیاء) کے نام بتاؤ۔
پس جب اُسنے ان چیزوں کے نام بتا دیئے تو ارشاد ہوا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں زمین و آسمان کے
غیب سے پوری طرح واقف ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو (وہ) اور جو چھپاتے ہو میں جانتا ہوں (۳۳) اور
(یاد کرو) جب ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا
اُسنے نہ مانا گھمنڈ کیا اور کافروں میں شامل رہا (۳۴) اور ہمنے حکم دیا کہ اے آدم! تم میاں
بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو اور جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ اور (دیکھنا) اس درخت
کے نزدیک نہ جانا ورنہ ظالم قرار پاؤ گے (۳۵) پھر شیطان نے انہیں ڈگمگا دیا اور
اس جگہ سے جہاں وہ تھے اُن کو نکلوا دیا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اُتر جاؤ تم ایک دوسرے

کہ بس اُسی کے ہو کر رہیں اور اُسی کی عبادت کریں۔
اور فرمانبرداروں کو جنت کا مژدہ سنایا۔ اس طرح میں
خداوند کریم نے بیفرمایا ہے۔ کہ ہمنے انسان کو جو مخلوقات
حتیٰ کہ ملائکہ سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا۔ اُسے ہر ایک
چیز کے خواص، تمام قوانین، صنعت اور آلات صنعت
کا پورا علم عطا کیا۔ معقولات، محسوسات، تخیلات اور
تصورات سے کمل طور پر بہرہ ور فرمایا۔ علم غیب سوا
کونسی شے ہے۔ جس کا علم انسان کو نہیں؟ روح کے
علاوہ کونسی چیز ہے جسے انسان بنانا نہیں جانتا؟
جڑی بوٹیوں کے خواص، نباتات، تاثیرات اور نفع
نقصان کا علم جس طرح انسان کو عطا ہوا ہے۔ یعنی
لوہے، تانبے، پیتل اور پتھر وغیرہ کے خواص اور
ان سے فائدہ حاصل کرنے کے طریقے جس طرح
انسان کو بتائے گئے ہیں تمام مخلوقات میں کسی
دوسرے کو معلوم نہیں اسی طرح روحانیات میں بھی
انسان دیگر مخلوقات پر ایک نمایاں فوقیت
رکھتا ہے۔ اللہ عزّ و جل انسان کو مخاطب کرکے
ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! ہمنے تمہیں فرشتوں
سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا اور انہیں حکم دیا۔ کہ
آدم کو سجدہ کرکے اپنے عجز و انکسار اور اسکی برتری
کا اعتراف کریں۔ ہمارے اس حکم کی تعمیل میں صرف
عزازیل نے انکار کیا۔ اور اس نافرمانی کی پاداش
میں اپنے منصب سے معزول ہو کر چاہِ ضلالت میں
گر پڑا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعین ٹھہرا۔ اے اولادِ آدم
گو ہم نے تمہیں زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے لیکن
یہ بھی سن رکھو۔ کہ اگر تم نے ہمارے احکام کو ماننے
سے انکار کیا اور سرکشی کی۔ تو تمہارا بھی وہی حشر
ہوگا۔ جو ابلیس لعین کا ہوا۔ ہاں اگر کبھی بھول
جاؤ۔ تو جس طرح آدم نے اپنی غلطی کا اعتراف
کر لیا تھا اور فوراً ہی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ
اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
کہہ کر توبہ کر لی تھی۔ اِسی طرح جب تم سے کوئی گناہ
یا غلطی ہو جائے تو نادم ہو کر فوراً توبہ کر لیا کرو
شیطان تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ قدم قدم پر
تم کو دھوکا دینے کی کوشش کریگا۔ مگر جو لوگ
ہدایت کے خواہاں ہونگے اور قرآن پر ثابت قدم
رہیں گے وہ شیطانی زد سے بچے رہیں گے اور

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾

يٰبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا أَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَإِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ

کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہو اور تمہیں وہاں ایک (مقررہ) وقت
تک فائدہ حاصل کرنا ہو (۳۶) پھر آدم نے اپنے رب کے الہام سے چند کلمات معلوم کئے تو اللہ
نے اُنکی توبہ قبول کر لی بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے (۳۷) ہم نے حکم دیا کہ تم سب
یہاں سے نکل جاؤ۔ اور اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی (پیغام) ہدایت پہنچے تو جو میری
ہدایت کی پیروی کرینگے اُنکو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے (۳۸) اور جن لوگوں نے
ایمان لانے سے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہونگے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے (۳۹) ع
اے اولادِ یعقوب! میرے اُن احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور اس عہد کو پورا کرو جو تم نے
مجھ سے کیا تھا میں بھی تمہارا عہد پورا کرونگا اور صرف مجھی سے ڈرتے رہو (۴۰) اور اس کتاب
پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری کتابوں کی تصدیق میں نازل کی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اسکے
منکر نہ بنو اور میری آیات (میں تحریف کر کے اُن) کے عوض حقیر معاوضہ نہ لو اور صرف مجھ سے
ڈرتے رہو (۴۱) اور سچ کو جھوٹ کا جامہ نہ پہناؤ اور نہ سچ کو چھپاؤ۔ درانحالیکہ تمہیں
اس کا علم ہو (۴۲) اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور خدا کے حضور جھکنے والوں کے ساتھ تم
بھی جھکا کرو (۴۳) (یہ کیا بات ہے) کہ تم لوگوں کو تو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور

جو ہماری آیات ہمارے احکام کی اور قرآن کی پروا نہ کریں گے وہ کافروں میں شمار ہو کر عذاب دوزخ کی سزا بھگتیں گے۔

ف۳: پچھلے چار رکوعوں میں اللہ عزوجل نے دنیا کی تمام قوموں کو مختلف طریقوں سے سمجھا دیا کہ انسان ہماری عبادت کئے بغیر نجات اخروی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس رکوع میں خدائے ذوالجلال نے یہود کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ دیکھو ہم نے تم پر جو بار بار مہربانیاں کیں اب تمہیں بھی لازم ہے کہ تورات میں ہم نے جس قدر احکام نافذ فرمائے ہیں۔ بلا تاویل اور بلا حیل و حجت ان پر عمل کرو۔ تم ہر روز تورات میں پڑھتے اور خوب جانتے ہو۔ کہ اگر نیک نیتی اور خلوص سے ہماری عبادت کی اور تورات پر پورا پورا عمل کیا تو تمہیں دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اور اگر نافرمانی کی تو ذلت و رسوائی حصہ میں آئے گی۔ آؤ۔ ہمارا حق ادا کرو۔ ہم سے جو عہد باندھا تھا اُسے پورا کرو۔ پھر دیکھو ہم کس طرح اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں تمہاری کتاب میں ہم نے جس جلیل القدر پیغمبر کے بھیجنے کی بشارت دی تھی۔ اور جس کی انتظار میں تم چشم براہ تھے وہ آ چکا ہے اس کو ہم نے ایک ایسی کتاب عطا کی ہے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ سب سے پہلے تم پر فرض ہے کہ اس کتاب پر ایمان لاؤ اور اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ ایسا نہ ہو کہ جھوٹے ہی انکار کرنے لگو۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرو اگر تم ایمان لے آؤ گے تو تمہاری دیکھا دیکھی اوروں کو بھی نور ہدایت سے فیض حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ اور وہ بھی قرآن کو سرچشمہ مان لیں گے مگر جو تم ہی نے انکار کیا تو بتاؤ دوسرے جہلاء کا کیا ہوگا؟ وہ تو کفر و انکار میں تم سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر نکلیں گے۔ پھر سب کا گناہ تمہارے اوپر ہوگا۔ تم میں سے بعض لوگوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا ہے کہ جب ان سے تورات کا کوئی حکم یا شریعت کا کوئی مسئلہ پوچھا جاتا ہے۔ تو وہ لوگوں سے دنیا کا معاوضہ لیکر حسب منشاء مسئلہ بیان کر دیتے ہیں اور دُور از کار تاویلیں کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہماری آیات اور ہمارے احکام کو اس طرح سستے داموں بیچ کر وہ کوئی مستقل فائدہ

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا
لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ
عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ
اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا
مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ

اپنے آپ کو بھلا رکھا ہے حالانکہ تم کتابِ الٰہی پڑھتے ہو۔ کیا تم نہیں سمجھتے (۴۴) اور سب باتوں میں صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو۔ یقیناً یہ مشکل ہے مگر اُن خاکساروں کیلئے کچھ مشکل نہیں (۴۵) جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں (۴۶) اے اولادِ یعقوب! میری احسانات کو یاد کرو۔ جو میں نے تم پر کئے اور کہ تمہیں تمام اہلِ جہان پر فضیلت دی تھی (۴۷) اور اُس دن سے ڈرو۔ جب کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائیگا اور نہ اُنہیں امداد ملے گی (۴۸) اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات دی جو تمہیں سخت عذاب پہنچاتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اسمیں تمہارے رب کیطرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی (۴۹) اور اسوقت کو بھی یاد کرو۔ جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا۔ پس تم کو تو بچا لیا اور آلِ فرعون کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے غرق کر دیا (۵۰) اور یاد کرو۔ جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اسکے بعد بچھڑے کی پرستش شروع

نہیں اٹھا سکتے۔ انہیں ایک دن مر کر ہمارے پاس آنا ہے۔ لہذا اگر وہ ڈرتے ہیں تو ہمیں سے ڈریں اور اگر فائدے کے متوقع ہوں تو صرف ہمیں سے۔ حق و باطل کو، سچ اور جھوٹ کو، نقل اور اصل کو آپس میں غلط ملط نہ کرو۔ جب تم ایسا کرتے ہو تو کیا تمہارا ضمیر تمہیں ملامت نہیں کرتا؟ ضمیر سے ہرگز غداری نہ کرو۔ نماز تم پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔ مگر آؤ۔ اب قرآن کو ماننے والوں کے ساتھ مل کر پڑھو اور انکی جماعت میں شامل ہو کر ہمارے حضور میں جھکو۔ تم لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے کہ نماز ادا کرنی چاہئیے۔ اور جماعت کے ساتھ مل کر رہنا چاہئیے۔ اب بھی تم میں کئی حق گو ہادی یہی کہتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تم لوگ اس حکمِ ربانی پر خود عمل پیرا نہیں ہو۔ حالانکہ تورات تمہارے سامنے ہے۔ تم اسے پڑھتے اور سمجھتے ہو۔ اگر قرآن کو اپنا امام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول تسلیم کرنے میں مخالفوں کی طرف سے تم پر کچھ سختی ہو اور تمہارے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں تو صبر سے کام لو اور نماز پڑھ کر خدا سے مدد مانگو۔ گرچہ مخالفتوں کے باوجود اندیشۂ سود و زیان سے برتر ہو کر قبولِ حق کرنا ذرا مشکل ہو مگر ان کے لئے مشکل نہیں جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے، جھکتے اور اسکی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ انہیں تو یہ یقین ہوتا ہے کہ ہمیں بھی مرنا اور ایک دن خدا کے پاس جانا ہے۔ اگر یہاں اسکے احکام پر عمل نہ کیا۔ تو وہاں کیا منہ دکھائیں گے +

۵ے پچھلے رکوع میں یہود کو قرآن پاک پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی تھی۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ سب سے پہلے تمہیں ہی اس نورِ ہدایت کو خوش آمدید کہنا چاہئیے۔ یہاں یہود کی لاتعداد نافرمانیوں کی طویل فہرست میں سے چند ایک کا ذکر فرمایا۔ اور اپنے بیشمار احسانات کو یاد دلایا۔ پھر روزِ حشر اور یومِ جزا کا نقشہ کھینچ کر آخرت سے ڈرایا۔ کہ اگر عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن پر ایمان لے آؤ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے بنی اسرائیل! میرے ان احسانات کو یاد کرو۔ جب تم اپنی بداعمالیوں اور سیاہ کاریوں کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو چکے تھے کہ مصری قبطیوں کے ہاں غلامانہ زندگی بسر کر رہے تھے اور تمہاری قومیت اور شخصیت بالکل مٹ چکی تھی۔ اسوقت ہم نے تمہیں تمہارے دشمنوں کے

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ
الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ
فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ط فَتَابَ عَلَيْكُمْ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى
اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾
ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ
ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ط
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ط وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ
فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

کردی اور اسطرح تم نے اپنے آپ پر ظلم کیا (۵۱) پھر اسکے بعد بھی ہم نے تم کو معاف کر دیا
تاکہ تم شکر کرو (۵۲) اور یاد کرو جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور قانونِ فیصل دیا تاکہ
تم ہدایت پاؤ (۵۳) اور وہ بھی یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری
قوم! بیشک تمنے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے آپ پر ظلم کیا۔ پس اپنے خالق کی
طرف رجوع کرو اور اپنی جانوں کو مارو کہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے
نزدیک یہی بات بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ
درگزر کرنیوالا مہربان ہے (۵۴) اور یاد کرو جب تمنے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تم پر ایمان لائیں گے
جب تک اللہ کو آنکھوں سے ظاہر دیکھ لیں پس تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تم پر بجلی گری (۵۵)
پھر ہمنے تمہاری موت کے بعد تمہیں زندہ کیا تاکہ تم شکر بجا لاؤ (۵۶) اور تم پر
بادلوں کا سایہ کیا اور من و سلویٰ اتارا اور اجازت دی کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے
تمہیں عطا کی ہیں انہیں شوق سے کھاؤ۔ اور انہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا بلکہ
اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے رہے (۵۷) اور یاد کرو جب ہمنے کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں
جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ اور شہر کے دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا

انھوں کو نجات دلائی۔ آزاد کرایا اور ایک سرسبز و شاداب
ملک کی حکومت عطا فرمائی۔ مگر تمنے ہمارے احکام کو مان لیا
تو قیامت کے دن یہ امید نہ کرو کہ جب نفسا نفسی کا معاملہ
ہوگا اور کوئی انسان کسی دوسرے کے کچھ کام آئے گا
خود اپنا ہوش نہ ہوگا۔ اگر تم قرآن پر ایمان نہ لائے۔ تو
اُس دن تمہارے باپ دادوں اور دوسرے بزرگوں کی
سفارشیں ہرگز تمہارے حق میں مفید نہ ہونگی تم یہاں
تو اکثر رشوت اور دوستانہ دیگر کام نکال لیتے ہو
مگر وہاں اس قسم کے فریب ہرگز نہ چلیں گے۔ کیا ہمارے
احسانات تم بھول چکے ہو۔ وہ وقت تو یاد کرو جب تمہارے
ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو قبطی لوگ اسے مار ڈالتے اور
اور اگر لڑکی ہوتی تو اسے زندہ رہنے دیتے۔ ذرا دل میں
سوچو تو سہی تمہارے لئے یہ کتنی خوفناک مصیبت تھی۔
اور تمہاری یہ حالت تھی کہ خوف کے مارے دم نہ مار سکتے تھے
پھر ہمنے تم پر رحم کیا اور اس مصیبت سے تم کو نجات دلائی یاد تو
دیکھو جب تم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھاگ کر بحر سے
کنعان آ رہے تھے اور فرعون نے تعاقب کر کے تمہیں سمندر
کے کنارے پر پکڑ لیا تھا۔ اگر اس وقت ہم تمہارے لئے سمندر کو
پھاڑ کر رستہ نہ بنا دیتے اور تمہیں وہاں سے صحیح و سالم
گذار کر تمہارا تعاقب کرنیوالوں کو منجدھار میں غرق نہ
کر دیتے۔ تو اسی دن تمہارا نام و نشان مٹ جاتا سوز
ہمارا کرم بھی دیکھو۔ اور پھر اپنی ناشکری بھی۔ افسوس!
کیا تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ ان احسانات ہی کو یاد
کر کے پیغمبر اور ہماری کتاب پر ایمان لے آؤ۔ اور ہمارے
سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور پھر اس سے بڑھ کر ہمنے
اس وقت تم پر احسان کیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دن
کیلئے کوہ طور پر طلب کیا تھا اور تم نے ایک بندۂ حرص
یعنی سامری کی پیروی کر کے گوسالہ کا بت بنا کھڑا کیا
اور بجائے معبود وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے جس نے
تم پر ہزاروں احسان کئے تھے۔ اس بچھڑے کی عبادت
شروع کر دی جو نہ تمہیں کوئی نفع دے سکتا تھا اور نہ
نقصان پہنچا سکتا تھا۔ بلکہ اسے تو اپنی بھی خبر نہ
تھی۔ ذرا سوچو تو سہی۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ پھر بھی ہمنے
تمہیں معاف کر دیا۔ کہ شکر بجا لاؤ۔ اور تمہاری رہنمائی
کو ایک کتاب عطا کر دی۔ مگر تم نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔
چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے تم سے کہا کہ چونکہ تم نے گوسالہ

وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا
عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ
رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا
وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ
الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ
لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

اور بخشش طلب کرنا۔ تاکہ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں اور نیکی کرنیوالوں کو ہم زیادہ اجر دیں گے (۵۸) پھر جو کچھ کہا گیا تھا۔ ظالموں نے اُسے بدل دیا۔ پس ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیونکہ انہوں نے حکم عدولی کی تھی (۵۹) اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ پس (ان کا پتھر کو مارنا تھا کہ) اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ اُس پر ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا (ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو۔ اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھرو (۶۰) اور (یاد کرو) جب تم نے کہا۔ اے موسیٰ! ہم ہرگز ایک کھانے پر اکتفا نہیں کر سکتے۔ پس اپنے رب سے ہمارے لئے دُعا کرو کہ ہمارے لئے زمین میں سے اُگنے والی چیزیں مثلاً ساگ پات، کھیرے ککڑی، غلہ گندم، مسور اور پیاز پیدا کرے (موسیٰ نے کہا، کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلے ادنےٰ چیز لینا چاہتے ہو؟ پس (ہم نے حکم دیا) جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔ جو کچھ تم نے مانگا ہے تمہیں ملے گا۔ اور اُن پر ذلت و محتاجی مقرر کر دی گئی اور وہ غضب الٰہی کے مستحق ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے احکام سے انکار کرتے اور نبیوں کو

کی پرستش کر کے ایک گناہِ عظیم کا ارتکاب کیا ہے۔ تم پر لازم آتا ہے کہ اپنے صانع حقیقی کے سامنے گڑگڑا کر توبہ کرو۔ اور اپنی جانوں کو مار کر معافی مانگو کیونکہ اس سے زیادہ بہتر کوئی طریقہ نہیں اگر تم نے توبہ کر لی تو وہ تمہیں معاف کر دیگا۔ مگر اسکے بعد تم نے موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ خدا کو ہمیں ہماری آنکھوں سے دکھا دو۔ حالانکہ تمہیں اُسے دیکھنے کی تاب ہی نہ تھی اور پھر جب ہم کہا کہ آؤ۔ ہمیں دیکھو تو دہشت کے مارے زمین پہ ایسے گرے کہ کئی روز تک تمہیں اپنی خبر ہی نہ رہی لیکن اسکے باوجود ہم نے تم پر رحم کیا تاکہ تم ہمارے شکرگذار رہ کر زندگی بسر کرو۔ کیا ہمارا یہ احسان کچھ کم تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ قرآن کو ہماری کتاب مان کر اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ پھر جب تم جنگلوں میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ تو سائے کے لئے بادل اور کھانے کیلئے تمہیں من و سلویٰ عطا کیا۔ اور ہر صاف ستھری چیز تمہارے لئے مباح کی۔ مگر تم نے مطلق پرواہ نہ کی۔ اور ہمیشہ نافرمانی کرتے رہے۔ پھر ہماری مہربانی دیکھو اور اپنی کور چشمی کہ ہم نے تمہیں بیت المقدس میں فاتحانہ طور پر داخل ہونے کو کہا اور حکم دیا کہ جب شہر کو فتح کر لو۔ تو انکساری کے ساتھ ہمارا شکر بجا لاؤ۔ اور ہم سے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی چاہو۔ مگر تم نے اسکے برعکس کیا۔ اور اپنی اکڑ نہ توڑ دکھائی۔ اور بجائے معافی چاہنے کے گستاخانہ روش اختیار کی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تم پر آسمانی بلائیں اور وبائیں آئیں اور تم لوگ ذلیل و رسوا ہوئے۔ یاد رکھو۔ اگر قرآن کو اپنا دستور العمل نہ بناؤ گے۔ تو پھر اسیطرح رسوا اور خوار ہو گے ٭

ف چھٹے رکوع میں یہود کے ان مصائب کا ذکر تھا جن سے اللہ تعالےٰ نے انہیں چھٹکارا دیا تھا اور بتایا گیا ہے کہ ہر چند اللہ عزوجل نے انہیں ذلت و رسوائی کی زندگی سے نکال کر عزت و وقار اور تسلیم و رضا کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ نتیجہ جو ہونا تھا وہ ہوا۔ نافرمانی اور حیا سوز عادات اُن کی زندگی کا جزو لاینفک ہو گئیں اور یہی چیز اُن کی تباہی کا باعث ہوئی۔ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے بتایا ہے کہ وہ جو کیا انہوں نے کفر و عصیان

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

الَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا
قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا

ناحق قتل کیا کرتے تھے۔ انکے ایسا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ گناہ کرتے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے ﴿۶۱﴾ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور وہ جو یہودی، نصرانی اور صابی ہوئے۔ اُن میں سے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں انکے لئے اُن کے رب کے پاس اجر ہے اور ان کو آئندہ نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ حزن و ملال ﴿۶۲﴾ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر طور کو اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا تھا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اُسے مضبوطی سے تھام لو۔ اور جو کچھ اس میں ہے اُسے یاد رکھو تاکہ (عذابِ الٰہی سے) بچ جاؤ ﴿۶۳﴾ پھر تم نے اسکے بعد منہ موڑ لیا پس اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی تو تم ضرور نقصان اُٹھاتے ﴿۶۴﴾ اور یقیناً تم کو ان لوگوں کا حال بھی معلوم ہو چکا جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے حدود سے تجاوز کیا پس ہم نے ان سے کہدیا کہ (جاؤ) ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ ﴿۶۵﴾ پس ہم نے اس واقعہ کو اس زمانے کیلئے اور بعد میں آنیوالے لوگوں کیلئے عبرت اور عذابِ الٰہی سے ڈرنے والوں کیلئے نصیحت بنا دیا ﴿۶۶﴾ اور (یاد کرو) جب موسٰی نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ وہ کہنے لگے کہ کیا آپ

کا وطیرہ اختیار کیا۔ حتیٰ انہیں ہر طرح کی آسایش اور آسودگی عطا کی۔ مگر پھر بھی وہ شکر نہ بجا لاسکے۔ بندہ فرمانبردار ہو کر نہ رہے۔ انسانی صفات کو کھو کر وحشی درندوں سے جا ملے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے اولادِ یعقوب! کیا تمہیں یاد ہے جب تم فاران کے گھنے جنگلوں اور عرب کے تپتے صحراؤں میں تم مارے مارے پھر رہے تھے۔ اور تمہیں پانی تک پینے کو میسر نہ آتا تھا جب کوئی تدبیر نہ چل سکی اور لگے تم پیاسے مرنے تو ہمارے پیغمبر موسٰی علیہ السلام سے تم نے درخواست کی کہ اے موسٰی! آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمارے پینے کو اس صحرا میں سے پانی کے چشمے بہا دے۔ پھر ہم کبھی کوئی نافرمانی نہ کریں گے۔ اور ہمیشہ اسکے حکم کے مطابق عمل کریں گے۔ چنانچہ ہم نے موسٰی سے کہا کہ لو۔ انہیں ایک اور معجزہ دکھاؤ۔ تمہارے ہاتھ میں جو عصا ہے اُسے پتھر پر مارو۔ دیکھو۔ ابھی بیس بارہ چشمے پھوٹ نکلیں گے۔ اور تمہاری قوم کے بھی بارہ ہی قبیلے ہیں ہر ایک قبیلے کو ایک ایک چشمہ دے دو۔ تاکہ ان میں لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر تم پھر گمراہ ہو گئے۔ اور لگے نافرمانیاں کرنے تمہاری ناشکری کی یہ حالت تھی کہ من و سلویٰ کو چھوڑ کر جو تمہیں بلا مشقت ہر روز میسر آجاتا تھا۔ تم نے ساگ پات تک طلب کیا۔ حالانکہ یہ چیزیں من و سلویٰ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھیں بہرحال جو تم نے مانگا۔ ہم نے دیا۔ مگر پھر بھی تم شکرگزار نہ ہوئے اور ہمارے حکم کی نافرمانی کی۔ اور حضرت موسٰی کے معجزات کو ایک ایک کرکے جھٹلا دیا۔ کیونکہ تمہاری عادت ہی کچھ ایسی ہو گئی تھی کہ تم کوئی اچھا کام نہ کر سکتے تھے۔ پس تمہیں ذلیل و رسوا کر دیا گیا۔

ف۹ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے یہود کی اس غلط فہمی کو دور کر دیا ہے کہ صرف وہی خدا کے چہیتے اور مقبول بندے ہیں اور جنت کی خوشگوار زندگی کے لطف صرف وہی اٹھائیں گے۔ باقی سب خائب و خاسر رہیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور اسکے انعامات کسی گروہ کے لئے خاص نہیں جو اپنے قلبِ سلیم کے اندر ایمان رکھتا ہو۔ یعنی خدا کو، خدا کے رسولوں کو، فرشتوں اور اس کی کتابوں اور صحیفوں کو مانے ان پر عمل کرے، خوش اخلاق ہو، عبادت گذار ہو،

أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ
الْجٰهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ
قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ
بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا
بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙلا إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ
وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا
بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ
فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ ع وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا
فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ ق
فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۷

ہم سے ٹھٹھا کرتے ہیں؟ (موسیٰ نے) کہا کہ خدا مجھے (اپنی) پناہ میں رکھے کہ نادانوں میں
شمار ہوں (۶۷) انہوں نے کہا (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے رب سے کہو کہ ہمیں واضح کر کے بتائے کہ وہ گائے
کیسی ہو؟ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ گائے ایسی ہو جو نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا۔ درمیانی عمر
کی ہو پس جو کچھ تمہیں حکم دیا گیا ہے اسکی تعمیل کرو (۶۸) انہوں نے کہا اپنے رب سے کہو کہ ہمیں
(یہ بھی) بتائے کہ اُس کا رنگ کیسا ہو (موسیٰ نے کہا) وہ فرماتا ہے کہ نمایاں زرد رنگ کی ہو جو
دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہو (۶۹) انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے کہو۔ وہ ہمیں صاف صاف بتائے
کہ وہ کیسی گائے ہو۔ بیشک اس گائے کی پہچان ہمارے لئے مشکل ہو گئی ہے اور اگر خدا نے چاہا
(اب) ہم کو ضرور صحیح پتہ مل جائیگا (۷۰) (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو ایسی محنت کش
ہو کہ ہل میں جوتی جائے اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ صحیح و سالم اور داغ دھبے سے پاک ہو
انہوں نے کہا کہ اب آپ نے ٹھیک بات کہی چنانچہ انہوں نے اسے ذبح کیا اگرچہ وہ (ایسا) کرنے
کیلئے آمادہ نہ تھے (۷۱) اور (یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور (اپنے بچاؤ کیلئے)
ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے اور اللہ ان باتوں کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے (۷۲)
تو ہم نے حکم دیا کہ اس (مقتول) پر اس (ذبح شدہ گائے) کا ایک ٹکڑا مارو۔ اللہ اسیطرح مُردوں کو

اللہ کے بندوں کی خدمت کرے۔ احکام الٰہی پر عمل پیرا ہو
انسانیت کا صحیح نمونہ ہو۔ وہ خواہ کوئی ہو۔ کسی نام
سے پکارا جائے۔ کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ کہیں پیدا ہو بیشک
اللہ کے ہاں مقبول ہوگا۔ اور اللہ کی عنایات ہر جگہ اسکے
شامل حال ہونگی۔ مسلم، نصرانی، یہودی اور مومن کہلانے
والوں کیلئے اسکی رحمت کی تخصیص نہیں۔ اسکو صرف عمل پیارا
ہے۔ ایک خود کو مومن کہلانے والا شخص صوم و صلوٰۃ کی
کچھ پروا نہیں کرتا۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں اسے تامل ہے۔
حقوق العباد اور حقوق اللہ کا اسے کوئی پاس نہیں
قرآن کے احکام کی علانیہ خلاف ورزی کرتا ہے وہ نہ کامل
مومن ہے نہ اللہ کا پیارا۔ بلکہ اسکے واسطے فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا کی وعید ہے۔ اسیطرح ایک یہودی احکام
توراۃ پر عمل پیرا نہیں۔ وہ آیات کی تاویل کرتا ہے
ادائے فریضہ میں سست ہے۔ نبی آخر الزمان کو جس
کی بشارت توراۃ اور انجیل میں موجود ہے۔ خدا کا آخری
پیغامبر ماننے سے انکار کرتا ہے۔ اور ان کے اسوۂ حسنہ کے
مطابق جو انسانیت کا بہترین نمونہ ہے اپنا طرز زندگی
نہیں بناتا۔ بلکہ دغا، فریب، کذب و افترا اور فتنہ و
فساد کا بازار گرم رکھتا ہے۔ خدا کا محبوب ہو؟ آنیوالی
زندگی میں عذاب سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے
کہ تمہیں وہ واقعہ بھی یاد ہوگا۔ جب تمہارے آبا و اجداد
نے سرکشی و نافرمانی کی انتہا کر دی تھی۔ اور کوئی نصیحت
ان پر کارگر نہ ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ خود ہماری ذات کو ماننے
سے انکار کر دیا۔ تو کوہ طور کے نیچے ہم نے ان پر وہ خوف
طاری کیا۔ کہ انہیں ہلاکت سے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ
آتی تھی۔ پھر جب انہوں نے توبہ کی اور آئندہ کے لئے
نیک بننے کا ہم سے عہد و پیمان کر لیا۔ تو ہم نے انہیں عذاب سے
بچا لیا۔ ورنہ وہ سخت نقصان اٹھاتے۔ اسیطرح جب تمہارے
بزرگوں نے ہماری حکم عدولی کی۔ خود سبت کے روز بھی
شکار کیا تو آخر ان پر ہمارا عذاب نازل ہوا اور انکی شکلیں مسخ
کر کے انہیں بندر بنا دیا گیا۔ یہ واقعات صرف اسلئے بطور نمونہ بتائے
گئے کہ آئندہ آنیوالی نسلیں سبق سیکھیں برے اور ناپسندیدہ
کاموں سے بچیں اور نیکوکار رہ جائیں اور نیز جب تمہیں حکم دیا
گیا تھا۔ کہ ایک گائے یا بیل ذبح کرو۔ تو ہر وقت تم نے کج بحثی
کی تھی وہ بھی تمہاری مسخ شدہ فطرت کا ایک بین ثبوت تھی
اس معجزہ کو دکھانے اور تمہارے جہل و فریب کو عالم آشکارا
کرنے سے بھی یہی مقصود تھا کہ تم میں خدا کا ڈر پیدا ہو۔ اور
تم نیکوکار بن کر دنیا میں رہو سہو
ص ۱۰ اس رکوع میں اللہ جل شانہ نے یہود کو بالخصوص

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ
قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ
قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا
لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ
كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ
بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ
اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو (۷۳) پھر اس کے بعد تمہارے
دل سخت ہو گئے۔ گویا کہ وہ پتھر ہیں یا اس سے بھی بڑھ کر سخت ہیں اور بیشک
پتھروں میں بعض (ایسے پتھر بھی) ہیں جن میں سے پانی کی نہریں نکلتی ہیں اور
ان میں یقیناً ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی رستا ہے اور
بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور (یاد رکھو) کہ اللہ تمہارے اعمال سے
غافل نہیں (۷۴) (اے مسلمانو!) کیا اب بھی تمہیں توقع ہے کہ یہ لوگ تمہاری بات تسلیم کر لیں گے
حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کلامِ الٰہی کو سنا کرتا تھا۔ پھر اس میں تحریف کر دیتا
حالانکہ وہ اسے سمجھتا اور جانتا تھا (۷۵) اور جب وہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو
ایمان لا چکے ہیں اور جب ایک دوسرے کے پاس تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (اے بھائیو!)
کیا تم انکو وہ راہیں بتا دینا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ تمہارے پروردگار کے سامنے
انہی باتوں کی بنا پر تمہارے ساتھ مناظرہ کریں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے (۷۶) کیا انہیں معلوم
نہیں کہ اللہ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں (۷۷) اور ان میں بعض
ان پڑھ بھی ہیں جن کو خوش اعتقادی کی آرزوؤں کے سوا کتاب کا علم تک نہیں اور محض

اور اِن نشانوں کو بالعموم بتایا ہے کہ انسان کو کون کون سی صفات
حاصل کرنی چاہئیں۔ کن اعمال کے کرنے سے وہ اللہ کا محبوب
ہو سکتا ہے اور کون سے کام اُسے ہلاکت و تباہی کی طرف لے
جاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے یہود! تمہیں یاد ہوگا۔ کہ
تمہارے آباواجداد میں سے ایک نے اپنے ایک عزیز اور قریبی
رشتہ دار کو وراثت و دولت کے لالچ میں خود قتل کر دیا تھا
اور دوسروں کے سر الزام تھوپ کر ان کو ظلم و ستم کا شکار بنانا
چاہا تھا۔ اسے اس جرم کو کرتے وقت بالکل خیال نہ آیا
کہ زمین و آسمان اور تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا خدا جو
علیم و بصیر ہر بات کو جانتا ہے۔ میں لاکھ چھپاؤں اگر وہ
ظاہر کرنا چاہیگا تو کچھ پیش نہ جائیگی۔ سارا پول کھل جائیگا
اور ذلیل و رسوا ہو جاؤنگا۔ چنانچہ جب یہ مقدمہ ہمارے نبی
کے سامنے لایا گیا۔ تو ہم نے ایک عجیب طریقہ سے اسکا فیصلہ
چکایا۔ حکم دیا کہ ایک بیل یا گائے ذبح کرو۔ اور اس کے
گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم سے مارو تم دیکھوگے
کہ مقتول خود بولنے لگا۔ اور صحیح صحیح واقعات بیان کر دیگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دغاباز اور فریب کار ظالم کیفرِ کردار کو
پہنچا۔ اس معجزہ کے دکھلانے سے ایک تو یہ مقصد تھا کہ تمہیں
آئندہ کیلئے سبق حاصل ہو جائے۔ اور تم اپنا ظاہر و باطن ایک
جیسا رکھو۔ کبھی کسی سے جھوٹ نہ بولو۔ کسی پر تہمت نہ لگاؤ
دغا فریب کا کام نہ لو اور نہایت سچے اور نیک کردار بن کر
آپس میں رہو سہو دوسرے تمہیں یہ دکھانا اور سمجھانا تھا۔ کہ
جس طرح اس مقتول کو ایک عجیب طریقہ سے جو بظاہر تمہاری سمجھ
میں نہیں آ سکتا ہم نے تم سے ہمکلام کرا دیا۔ اور وہ زندوں کی طرح
باتیں کرنے لگا۔ اسی طرح جب تم ایک دن مرچکنے کے بعد ہمارے
پاس اُٹھا کر لائے جاؤ گے تو تمہیں زندہ کیا جائیگا۔ اور تمہارے
نیک و بد اعمال کی جزا و سزا انہیں ملیگی۔ اس دن تم کسی بات پر
پردہ نہ ڈال سکو گے۔ اور اعمال کا پول جب کھلا پاؤ گے۔ تو
نہایت شرم و ندامت کے ساتھ نگونسار ہونا پڑے گا۔ پھر فرمایا ہے کہ یہ
معجزے اور ایسی ہی اور بہت سی نشانیاں تمہیں اسلئے دکھائی
جاتی ہیں کہ تم ابھی سے اپنے چال چلن کو درست کرلو۔ تاکہ پھر تمہیں ساری
: اتفاق نہ کرو۔ چاہیے کہ تمہارے دل نرم ہوں اور ہمارے احکام کو
لینے کے بعد خشیتِ الٰہی سے لرز جائیں اور بُرے کام کرنے کی طرف
مطلق مائل ہی نہ ہوں۔ مگر تم نے کسی بات سے فائدہ نہ اٹھایا
مثلاً ابھی دیکھو کہ ادھر مسلمانوں میں آ بیٹھتے ہو اور ان سے
ہمدردانہ باتیں کرتے ہو۔ مگر جب الگ تخلیہ میں جاتے ہو تو
خود انہیں کی برائی اور انہیں کے دکھ پہنچانے کے منصوبے
سوچنے لگتے ہو گویا تمہارا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ کیا تمہارے

النصف

يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ
ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ
قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

اٹکل پچو باتیں بنایا کرتے ہیں (۷۸) پس افسوس ہے اُن لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں
پھر کہتے ہیں کہ یہ (ہمارے) رب کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کر
لیں پس ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا وہ ان کے لئے خرابی (کا باعث) ہے اور جو کچھ وہ کماتے ہیں وہ
بھی ان کے لئے افسوس کا سامان ہے (۷۹) اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی سوائے گنتی کے
چند روز کے کہدو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے۔ کہ اللہ اُس کے خلاف نہ کرے گا
یا تم (یونہی) اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں؟ (۸۰) ہاں جس کسی نے
بُرائی کمائی اور اسکو گناہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور
وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے (۸۱) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کئے وہ
لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے (۸۲) ع ۹ اور (یاد رکھو) جب ہم نے بنی اسرائیل
سے ایک پختہ عہد لیا تھا۔ کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا والدین کے
ساتھ احسان کرنا۔ اور رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (سلوک سے) پیش
آنا، اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا، نماز قائم کرنا، اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ پھر چند
آدمیوں کے سوا تم سب پھر گئے اور تم (سب) اعراض کرنے والے ہو (۸۳)

خیال ہے کہ ہم تمہاری ان حرکتوں سے بے خبر ہیں؟ نہیں۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر تم ظلم کر رہے ہو کہ ہماری کتاب کی اصل عبارت میں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل و ترمیم کرتے رہتے ہو یعنی مطالب و معانی میں ردّ و بدل اور تاویلات سے کام لیتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہم نے اسمیں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ غور تو کرو۔ کس قدر ظلم کر رہے ہو کتنا جھوٹ بولتے ہو۔ ہم پر افترا باندھتے ہو اور پھر ڈھٹائی یہ کہ خواہ ہم کتنے ہی گناہ کر چکے ہیں دوزخ کی آگ ہمیشہ کیلئے ہرگز نہ چھوئے گی۔ شاید تم دل میں یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ چونکہ تم اسرائیل کی اولاد میں سے ہو اور تمہارے بزرگوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فضل و احسان کئے ہیں اسواسطے تمہاری نافرمانیوں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور تم عذاب دوزخ سے بچے رہو گے۔ نہیں یہ بات نہیں ہو سکے گی۔ بلکہ جو بھی اللہ کو اس کی کتابوں، رسولوں، فرشتوں کو اور روز آخرت کو ماننے اور پورے یقین سے ماننے کے نیک عمل کرے وہی اہل جنت میں سے ہوگا۔ اور صرف وہی عذاب دوزخ سے بچ سکے گا۔

ع ۱۰ - پچھلے رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ یہود نے اپنی کتاب کی کس قدر بے قدری کی اور کس طرح اس کے معانی و مطالب میں تاویلیں کیں اور عبارت میں رد و بدل اور تحریف سے کام لیا۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ یہود کو اصل تعلیم کیا دی گئی تھی تورات میں کیا کچھ لکھا تھا۔ اور ان لوگوں نے کس طرح بعض احکام بالکل پس پشت ڈال دیئے۔ اور بعض پر طوعاً و کرہاً عمل کرتے رہے اور پھر اس قسم کے تمام منافق، ریاکار، بیخوف، مکار اور دغاباز لوگوں کی سزا کا ذکر کیا ہے جو انہیں آنے والی زندگی میں ملے گی۔ ارشاد ہوتا ہے۔ اے یہود! تمہیں یاد ہے کہ ہم نے تم سے بوساطت تورات یہ عہد لیا تھا کہ تم صرف ایک ہی حقیقی معبود کی عبادت کرو گے۔ نیز والدین، اہل قرابت، یتامیٰ اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک اور خوش خلاقی سے پیش آؤ گے۔ اور لوگوں کو ہمیشہ نیکی اور ہدایت کے کام کرنے کی تلقین کرو گے اور نماز ادا کرو گے جس سے تمہاری روحوں کو غذا پہنچے گی اور زکوٰۃ دو گے جس سے تمہارے علاوہ مفلس مخلوق فائدہ اُٹھائیگی

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ
هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ
الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے بھائی بندوں کو شہروں سے نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو (۸۴) اور پھر تم وہ لوگ ہو۔ جو اپنوں کو قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو اُن کے گھروں سے نکالتے اور گناہ و سرکشی کے طریقوں سے ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو فدیہ دے کر اُن کو چھڑا لیتے ہو حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا۔ کیا تم کتابِ الٰہی کے بعض حصوں کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے اس کی سزا دنیا کی زندگی میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتی ہے اور قیامت کے دن ایسے لوگوں کو شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائیگا۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں (۸۵) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے عوض دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو خرید لیا پس اُن کے عذاب میں کمی نہ کی جائیگی اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی (۸۶) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اُن کے بعد کئی رسول پے درپے بھیجے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور رُوح القدس سے

اور تمہیں اجر ملیگا۔ مگر تم لوگوں نے اس تعلیم کو سراسر فراموش کر دیا اور کھلی مخالفت پر تل گئے۔ پھر ہم نے تم سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ دیکھو باہمی جنگ و جدال و خونریزی سے باز رہنا اور اپنے عزیز و اقارب کو ہمسایوں اور شہریوں کو تنگ کر کے ملک چھوڑ جانے پر مجبور نہ کرنا۔ مگر تم تو اس کے بالکل برعکس کر رہے ہو۔ اور آئے دن جھوٹی سازشیں کر کے اپنوں کو قتل کرتے ہو۔ تمہیں ان کی بیوائیں، یتیم بچوں اور ضعیف متعلقین پر مطلق ترس نہیں آتا۔ بعض کو تو تم ستا ستا کر ملک چھوڑ جانے پر مجبور کر دیتے ہو اور جب وہ بیچارے ملک چھوڑ جاتے ہیں اور اجنبی لوگوں کے پاس لونڈی غلام بنکر فروخت ہو جاتے یا مخالف طاقتوں کے پاس قید ہو جاتے ہیں تو تم قصے میں اپنی ناک رکھنے اور یہ بتانے کیلئے کہ ہم بڑی دولت والے ہیں اور اپنے بھائی بندوں پر مال و جان تک قربان کر دینے کو تیار ہیں انہیں معاوضہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور بڑی ڈینگیں مارنے لگتے ہو۔ لیکن تم پر تو ان کا نکال دینا ہی حرام تھا۔ اگر تم نے خدا کے حکم کی نافرمانی کر کے انہیں شہر بدر کر دیا تھا اور اب انہیں چھڑا بھی لیا تو کونسا بڑا کام کیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اپنے کئے پر پچھتاتے اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے۔ الٹا احسان جتانے لگتے ہو۔ تورات کی تعلیم ہے کہ خونریزی نہ کرو اور اپنوں کو نہ ستاؤ۔ نہ انہیں شہر بدر کرو۔ تم اس تعلیم کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور صریح خلاف ورزی کرتے ہو۔ اور یہ بھی حکم ہے کہ تمہارے عزیز مصیبت کی حالت میں قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو ان کی امداد کرو۔ اور انہیں چھڑا لو صرف اس حصہ کتاب پر تمہارا عمل ہے۔ وہ لوگ جو اسطرح خدا کی تعلیم کا کچھ حصہ پس پشت ڈال دیتے ہیں اور کچھ حصہ پر اپنی خواہشات کے مطابق عمل کرتے ہیں ان کو آنے والی زندگی میں سخت ترین عذاب دیا جائیگا اور دنیا میں انہیں ذلیل و رسوا کیا جائیگا۔ ہمیں تمہارے افعال سے پوری آگاہی ہے۔ ہم غافل نہیں اور جب ہمارے عذاب کا وقت آئیگا تو پھر تمہیں کہیں سے بھی مدد نہ مل سکے گی اور نہ عذاب میں رعایت سے کام لیا جائے گا +

ف ۸۷ گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ تورات کے ذریعہ یہود کو کیا تعلیم دی گئی تھی اور انہوں نے کس طرح اسے پس پشت ڈالا۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی ہو کر آئے اور تورات

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج
فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا
قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا
مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ لا وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ
اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ج فَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ

ان کی تائید کی۔ کیا یہ تمہاری عادت ہو چکی ہے کہ جب کبھی تمہارے پاس
کوئی رسول ایسی چیز لیکر آئے جسکو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تو تم نے سرکشی کی سو بعضوں
کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم قتل کرنے لگے (۸۷) اور کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہے
(نہیں) بلکہ اللہ نے انکارِ حق کے سبب اُن پر لعنت کر دی ہے پس بہت کم
ایمان لائیں گے (۸۸) اور جب انکے پاس اللہ کیطرف سے وہ کتاب آئی جو اُن (کتابوں)
کی تصدیق کرتی تھی جو ان کے پاس موجود تھیں اور جسکی امید پر یہ لوگ اس سے پہلے کافروں
مقابلہ میں فتح و نصرت طلب کیا کرتے تھے۔ پس جب انکے پاس وہ چیز پہنچی جس کو وہ
جانتے پہچانتے تھے تو اسکا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر خدا کی لعنت ہو (۸۹) کیسی بری
ہے وہ چیز جو انہوں نے اپنی جانوں کے بدلے خریدی کہ یہ سرکشانہ طور پر اُس چیز سے انکار کیا جو اللہ نے
نازل کی تھی (صرف) اسلئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل نازل کر
دیتا ہے پس وہ غضب در غضب لیکر لوٹے اور کافروں کے واسطے رسوا کن عذاب ہوگا (۹۰)
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اُس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم
پر نازل کیا گیا اس پر تو ایمان لائیں گے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ

ایسی مفید کتاب ان کی ہدایت کیلئے ساتھ لائے
اسیطرح مختلف اوقات میں مختلف رسول آئے۔ اور
لوگوں کو عند التحقیق کرنے سے یہ سب رسولوں نبیوں اور
تمام کتابوں اور صحیفوں کی تعلیم کا لب لباب وہی ہے
جو توراۃ میں ہے۔ سب ایک ہی نصب العین کیطرف
رہنمائی کرتے ہیں اور سب کا منشاء و مقصد یہی ہے
کہ انسان کو تم عتاب و عذاب الٰہی سے دنیا و آخرت
میں بالکل بچا سے۔ سلسلہ کبھی ذلیل و رسوا نہ ہو۔ ہم نے
موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ اور انہیں تورات عطا فرمائی
پھر اس تعلیم کو عام کرنے اور لوگوں کی اصلاح و تربیت
کیلئے کئی ایک رسول بھیجے۔ جب دنیا کا کفر درمیان
حد سے گذر گیا۔ تو عیسیٰ ابن مریم کو نبی بنا کر بھیجا۔ اور
انہیں حیرت انگیز معجزے دکھانے کی قوت عطا کی۔
اور روح القدس یعنی جبرئیل امین کے ساتھ تائید
فرمائی۔ مگر اے اولاد اسرائیل! تم نے اپنی بڑائی
لیکر اب تک ہمیشہ سرکشی کی ہے۔ جب کبھی ہمارے برگزیدہ
بندے نبی اور رسول تمہارے پاس پیغام ربانی اور
مواعظ حسنہ لے کر آئے ہیں تم نے بعض کی پھبتیاں
اڑائیں بعض پر کذب و دروغ کی تہمتیں لگائیں
اور بعض کو تو تم نے سرے سے قتل ہی کر ڈالا۔ جب کبھی
تمہیں خدا کا کوئی حکم سنایا گیا۔ تم نے یہی کہا کہ ہمارے
دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ پس اس کفر و انکار کی وجہ سے
تم پر لعنتیں پڑیں اور نور ایمان کی روشنی سے تم محروم
رہے۔ اور تم ہمارے اس آخری پیغام کو سننے کے لئے
بڑی بے تابی سے ساتھ منتظر تھے۔ اور ہمارے رسول
کی انتظار میں چشم براہ تھے۔ لیکن جب وہ تمہارے
پاس بھیجے گئے اور تم نے انہیں پہچان بھی لیا کہ
ان ہی وہ نبی آخر الزمان ہیں جن کا ذکر تمہاری الہامی
کتابوں میں مذکور ہے۔ تو تمہاری عقل پر ایسا پردہ پڑا
کہ تم جاننے بوجھنے کے بعد انکی اطاعت سے منحرف ہو
گئے۔ اور جو الہامی کتاب ہم نے انہیں عطا فرمائی تھی
اُسے ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس نافرمانی کی سزا یہ
تم ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آ گئے کتنے افسوس کی
بات ہے کہ غرور اور تکبر میں آ کر اس حقیقت کو ماننے
سے انکار کر دیا جائے۔ جو محض تم میں سے اپنے ایک نیک
بندے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کھولی ہے یہ ہماری
مشیت ہے۔ جسے ہم نے اس نعمت کا اہل سمجھا اُسے

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ
مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى
بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا
سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾
قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾
وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى
حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ
اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ

عند المتاخرين ۱۲ مع

یہی (کتاب) کلام سچ ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے (ان سے) پوچھو بھلا پہلے تم نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے اگر تم (درحقیقت) مومن ہو (۹۱) اور بیشک موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر تم نے ان کے بعد بچھڑے کی پرستش شروع کر دی اور تم ظلم کرنے والے ہو (۹۲) اور (یاد رکھو) جب ہم نے تم سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور تم پر کوہ طور کو اٹھا کھڑا کیا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ اور سنو۔ انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور ان کے کفر کی وجہ سے گوسالہ پرستی ان کے دلوں میں پانی کی طرح سرایت کر گئی کہدیں کہ اگر تم اہلِ ایمان ہو تو پھر تمہارا یہ ایمان تمہیں بہت ہی بُرا حکم دے رہا ہے (۹۳) کہدیں اگر آخرت کا گھر خدا کے ہاں دوسروں کی بجائے خاص طور پر تمہارے ہی لئے ہے۔ تو ذرا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو (۹۴) اور (یاد رکھو) وہ اپنے ان اعمال کے سبب جو ان کے ہاتھوں سرزد ہو چکے ہیں اس کی ہرگز آرزو نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے (۹۵) اور یقیناً تم ان کو تمام لوگوں سے بڑھکر زندگی کا حریص پاؤ گے اور مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ بات یہ ہے کہ اگر وہ لمبی عمر پائیں تو بھی عذاب سے نہیں

عطا کر دی۔ اور جو لوگ اس صداقت کو تسلیم نہ کریں گے ان پر ہمارا غضب نازل ہوگا اور انہیں بڑی سخت سزائیں دی جائیں گی۔ غور کرو۔ کہ جب تم سے کہا جاتا ہے۔ کہ قرآن پر ایمان لے آؤ۔ تو کہتے ہو کہ ہمارا ایمان صرف تورات پر ہے۔ ہم کسی اور کتاب کو نہیں مانتے حالانکہ یہ بھی سچ ہے حقیقت یہ ہے کہ تورات اور قرآن کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں ذرا تم سے کوئی پوچھے۔ کہ بھلا اگر تم تورات پر اتنے ہی عمل کرنے والے ہو اور تمہارا عقیدہ ایمان اتنا ہی صادق ہے۔ تو تم نے اس سے پہلے نبیوں کو کیوں قتل کیا تھا۔ تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام آئے اور انہوں نے اتنے معجزے دکھائے۔ پھر بھی تم نہ انکے متبع ہوئے نہ ہماری عبادت خلوص دل سے کی۔ بلکہ الٹا گوسالے کی عبادت شروع کر دی اور ہمارا دل رنج کیا۔ پھر تمہاری نافرمانیوں کی وجہ سے کوہ طور کے دامن میں تمہیں ہلاک برباد کرنا چاہا۔ مگر اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی سفارش سے تمہیں معاف کر دیا۔ اور تم سے اقرار لے لیا۔ کہ دیکھو تورات پر پورا پورا عمل کرنا اور رسولوں کا کہا سننا اور ہمارے احکام کے مطابق عمل کرنا۔ مگر تم نے ہمیشہ احکام سن کر ان کی نافرمانی کی ہے۔ تمہارے دل میں ایمان کہاں ہے؟ گوسالے کی عبادت میں گم ہو کر رہ گئے ہو اگر اسی کا نام ایمان ہے تو یہ بہت بُری شے ہے اور تمہارا یہ خیال بھی سراپا غلط ہے۔ کہ آخرت کا آرام و آسائش صرف تمہارے لئے ہے۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو تم بھی ہماری راہ میں لڑ کے مرنے کو تیار ہوتے۔ برعکس اسکے تم انتہائی درجہ کے بزدل ہو۔ اور موت کے نام سے کانپتے ہو۔ تمہیں طلب شہادت کا ذوق کہاں؟ تمہیں تو یہی حیات چندروزہ نعمت عظمیٰ ہے۔ تمہیں تو بس اتنی خواہش ہے۔ کہ ہم سے عیش و عشرت نہ چھینے۔ اسی طرح تمہارے مشرک بھائی کہتے ہیں۔ مگر تمہارا یہ خیال نہایت بودا ہے۔ یاد رکھو کوئی شخص محض درازیٔ عمر کی وجہ سے عذاب دوزخ سے نہیں چھوٹ سکتا۔ فرض کرو اگر ایک شخص ہزار برس تک زندہ رہے۔ اور اس دوران میں دل کھول کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو کیا مرنے کے بعد اسے عذاب نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات سے ناواقف نہیں۔

يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا
الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ
فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ
ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا
الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ

جھوٹ سکتی۔ اور اللہ انکے اعمال کو خوب دیکھتا ہے ﴿۹۶﴾ (اے نبی) آپ کہدیں کہ جو جبریل کا دشمن ہے (وہ ہوا کرے) بیشک اُس نے اللہ کے حکم سے آپکے دل پر اس کتاب کو نازل کیا جو ان کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں تصدیق کرتی ہے اور ایمان لانیوالوں کیلئے ہدایت و بشارت ہے ﴿۹۷﴾ جو اللہ کا، اسکے فرشتوں اور رسولوں کا، جبریل و میکائیل کا دشمن ہو یقیناً خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ﴿۹۸﴾ اور (اے پیغمبر!) یقین جانیں کہ ہمنے آپ پر کھلے احکام نازل کئے ہیں اور بدکرداروں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کر سکتا ﴿۹۹﴾ اور کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد باندھا تو اسکو ان میں سے کسی نہ کسی گروہ نے پس پشت (نہیں) ڈال دیا ہے بلکہ اکثر تو سرے سے تسلیم نہیں کرتے ﴿۱۰۰﴾ اور جب انکے پاس اللہ کیطرف سے ایک رسول آیا جو ان کتابوں کی جو پہلے سے انکے پاس تھیں تصدیق کرتا ہے تو ان میں سے جنہیں کتاب دیگئی تھی ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو اسطرح پس پشت ڈالدیا گویا وہ جانتے ہی نہیں ﴿۱۰۱﴾ اور اُن چیزوں کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔ اور سلیمان نے راہ کفر اختیار نہیں کی تھی بلکہ خود شیاطین ہی کفر کے مرتکب ہوئے تھے جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے نیز (وہ اس چیز

ف۱۳ گیارھویں رکوع سے لے کر یہاں تک بنی اسرائیل مخاطب تھے اور انہیں ہر طرح سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں عزت و احترام اور آخرت میں نجات و فلاح تمہیں صرف اسطرح مل سکتی ہے کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور ہمارے کلام یعنی قرآن پر عمل کرو۔ اور اگر پہلے کیطرح ضد پر اڑے رہے تو پھر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے لئے ذلت اور تباہی ہے۔ اس رکوع میں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اے پیغمبر! ہمنے تو ہر حاضر کے یہود کو ان کے باپ دادا اور خود ان کے اپنے افعال سے آگاہ کر دیا۔ ان کے افعال کا بھانڈا نہایت اچھی طرح سے پھوٹ چکا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ آپ پر اور ہماری اس کتاب قرآن پر فوراً ایمان لے آتے۔ مگر انہوں نے یہ عذر لنگ پیش کر دیا کہ حضرت جبریل ہمارے دشمن ہیں کیونکہ آسمانی مضمون پر وحی لیکر آجاتے ہیں اور ہماری باتوں سے انہیں واقف کر کے ہمیں ذلیل و رسوا کرتے رہتے ہیں چونکہ آپ بھی فرماتے ہیں کہ یہ کلام جبرئیل علیہ السلام ہی کے ذریعہ آپ پر نازل ہو رہا ہے لہٰذا ہم مجبور ہیں کہ جو کلام ہمارے ایک دشمن کے ذریعہ آپ پر نازل ہو۔ اسکی مخالفت کریں۔ آپ ان یہود کو بالخصوص اور دنیا کو بالعموم پکار کر سنا دیں کہ جو جبریل علیہ السلام کا دشمن ہے خدا اس کا دشمن ہے۔ کیونکہ جبریل امین صرف وہی کام کرتے ہیں جو خدا کی جانب سے انہیں کرنیکا حکم ملتا ہے۔ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کو۔ اللہ کے فرشتوں کو اور رسولوں کو اور جبریل و میکائیل کو مانے اور ان کی تعظیم کرے اور اگر اس نے دشمنی کی تو کافر ٹھیریگا۔ یہ قرآن تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم! آپ پر ہم نے نازل کیا ہے اور اس میں بالکل صاف، غیر مبہم اور آسان فہم احکام ہیں سوائے ان لوگوں کے جو دیدہ و دانستہ اس سے منحرف ہونا چاہیں ورنہ تو کوئی انکار نہیں کر سکتا اور ان یہود کی تو یہ حالت ہے کہ روز اول سے ہی خدائی عہد کو توڑنے اور اس کی نافرمانی کرنے کے عادی ہیں۔ بلکہ اکثر تو سرے سے ایمان ہی نہیں لاتے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارے رسول عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس آئے۔ ہم نے ان کو وہ کتاب دی جو تورات کی تصدیق کرتی تھی۔ خود ان کی کتاب میں وہ تمام نشانیاں، حوالے موجود تھے جن کا ذکر انجیل میں

اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ
فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ
وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ۛ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

کے بھی پیچھے پڑ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو عطا کی گئی تھی اور
وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک اسے یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک ذریعۂ آزمائش ہیں پس تم
کافر نہ بنو (باوجود اس کے) لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے جن سے زن و شوہر میں جدائی ہو اور
وہ اللہ کے حکم کے سوا کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ اور لوگوں نے وہ باتیں سیکھیں جو ان
کے لئے ضرر کا موجب ہوں اور انہیں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں اور یقیناً انہیں
معلوم تھا کہ جن لوگوں نے اس چیز کو خریدا۔ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ
ہوگا۔ اور یقیناً بری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا۔
کاش انہیں علم ہوتا (۱۰۲) اور اگر وہ ایمان لاتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو البتہ
اللہ کے ہاں ان کے لئے بہتر اجر ہوتا۔ کاش انہیں معلوم ہوتا (۱۰۳) اے ایمان لانے والو
لفظ "رَاعِنَا" نہ کہا کرو اور "اُنْظُرْنَا" کہا کرو اور (جو کچھ کہا جائے اسے بغور) سنو اور نہ
ماننے والوں کیلئے دردناک عذاب ہوگا (۱۰۴) نہ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے
کفر اختیار کیا ہے اور نہ مشرک یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کے رب کی طرف سے
آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو۔ اور اللہ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے

تھا۔ مگر ان لوگوں نے نہ اپنی کتاب کی پرواہ کی
نہ انجیل کو قابل اعتبار سمجھا اور ایسی ناواقفیت ظاہر
کی کہ گویا انہیں کوئی علم ہی نہیں ان لوگوں کا عام
یہ ہے کہ رشد و ہدایت سے ہوا نحراف ہمیشہ اعراض کیا
اور لغویات میں تن من دھن سے مشغول رہتے ہیں مثلاً
عہد سلیمانی میں کاہنوں کا بڑا چرچا تھا۔ کاہن لوگ جنات
کو اپنا تابع یا دوست بنا لیتے۔ اور ان کی مدد سے لوگوں پر
جادو کرتے۔ یہود کا خیال ہے کہ خود سلیمان علیہ السلام بھی
ساحر و جادوگر تھے۔ حالانکہ یہ بات نہیں باقی رہے ہاروت
ماروت۔ تو جب کبھی کوئی شخص ان کے پاس یہ علوم سیکھنے آیا
کرتا تھا۔ تو وہ برملا کہہ دیا کرتے تھے کہ جیسے لوگ جانتے
اچھی چیز نہیں فتنہ و فساد کا گھر ہے۔ انسان کو کافر
بناتا ہے۔ پس تمہیں کفر سیکھنے کی کیا ضرورت ہے مگر وہ لوگ
باز نہ آتے اور جادو ضرور سیکھتے۔ جو عورت مرد کے درمیان
لڑائی جھگڑا ڈال دیتا اس سے خوشگوار زندگی کو دنیا ہی
میں دوزخ کا نمونہ بنا دیتا۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ بجائے
ان برے کاموں میں پڑنے کے یہ لوگ خدا پر ایمان لاتے
اور اسی سے ڈرتے تو البتہ دونوں جہان میں ان کیلئے بہتر ہوتا
ف ۱۰۴ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کی
توجہ یہود کی نافرمانیوں ان کے حاسدانہ طرز عمل اور
بیہودہ اعتراضات کی طرف مبذول کرائی ہے۔ ارشاد ہوتا
ہے کہ دیکھو تم یہود کا طرز عمل ہرگز ہرگز اختیار نہ کرنا،
ورنہ پھر یاد رکھو کہ تم بھی اسی سزا اور اسی عذاب کے
مستوجب ٹھہرائے جاؤ گے جو یہود کے حصے میں آیا ہے۔
فرماتا ہے۔ ہمارے ہاں مقبول صرف وہی ہیں جو ہمارے
رسولوں اور کتابوں پر ایمان لائیں۔ اور نیک عمل کریں محض
خوش اعتقادی کی ہمارے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں
حکم ہوتا ہے کہ مسلمانو! دیکھو۔ یہود کس قدر شریر ہیں۔
ہمارے رسول کو ذو معنی لفظوں سے پکارتے ہیں اگر انہیں
ہمارے رسول کو یہ کہنا ہوتا ہے کہ آپ ہماری بات سنیں
تو لفظ "رَاعِنَا" سے خطاب کرتے ہیں جس کے دو معنی
ہیں ایک تو یہ کہ آپ ہماری طرف توجہ فرمادیں دوسرا
اے متکبر! (معاذ اللہ) اور وہ ہمیشہ دوسرے معنی مراد
لیتے ہیں اور اس طرح ہمارے رسول کی ہنسی اڑاتے ہیں
دیکھنا کہیں ان کی دیکھا دیکھی تم بھی رسول اللہ کو
رَاعِنَا کہکر متوجہ نہ کرنا۔ بلکہ ہمیشہ "اُنْظُرْنَا" کہہ کر

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ
مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ
تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ
يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾
وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ
كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِیَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا

الثلثة

لئے مخصوص کرلیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنیوالا ہے (۱۰۵) اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں

یا اسے ذہن سے اتر جانے دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسا ہی (اور حکم) صادر فرما

دیتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت (کاملہ) رکھتا ہے (۱۰۶) کیا آپکو

معلوم نہیں کہ آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا تمہارا

نہ کوئی دوست ہو سکتا ہے اور نہ مددگار (۱۰۷) (اے مسلمانو!) کیا تمہارا ارادہ ہے کہ تم بھی

اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جس طرح کہ اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے اور

جو ایمان کو کفر سے تبدیل کرے۔ تو وہ راہ راست سے بھٹک گیا (۱۰۸)

اکثر اہل کتاب اپنے ذاتی حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان لانے

کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں اس کے بعد کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے

پس تم (انہیں) معاف کردو۔ اور درگذر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا (دوسرا)

حکم نازل فرمائے۔ یقین جانو کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے (۱۰۹) اور نماز قائم کرو۔

اور زکوٰة دیتے رہو اور اپنے لئے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں

(موجود) پاؤ گے۔ اللہ یقیناً تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے (۱۱۰) اور اہل کتاب کہتے ہیں

درخواست کیا کرو۔ کیونکہ اس لفظ کے اندر زیادہ ادب ہے اور اسکے صرف ایک معنی ہیں یعنی آپ ہماری طرف توجہ فرماویں۔ دیکھو! مسلمانو! تم ہمیشہ ظاہر و باطن میں ایک سے ہو۔ کسی کی ہنسی نہ اڑاؤ۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سے ان حرکات شنیعہ کا اصل باعث صرف یہ ہے کہ انہیں حسد ہے کہ آپکو کیوں پیغمبر بنایا گیا۔ ان کی آرزو ہے کہ ان میں سے کسی کو پیغمبر بنایا جاتا۔ پیغمبری تو اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور ایک بخشش عزت اور جود ہے۔ اپنے بندوں میں سے صرف اس شخص کو عطا کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں محبوب ہوتا ہے۔ کسی پر حسد کرنا ایک بداخلاقی حرکت ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ یہود و نصاریٰ کو اہانت کا رنج ہے کہ ہم نے ان کی کتابوں کو منسوخ کیوں کر دیا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم کسی ایک کتاب یا حکم کو منسوخ کرتے ہیں تو اس سے زیادہ بہتر احکام کا صادر فرمانا مقصود ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ اچھی کتابیں نازل کرنے کا ارادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر بات، ہر حکم اور ہر کتاب مقتضائے وقت کے مطابق مخلوق کی بہتری کیلئے نازل کی جاتی ہے۔ ہاں ایک اور بات ہے کہ تم ہمارے رسول سے زیادہ باتیں نہ پوچھا کرو اور نہ بال کی کھال نکالنے کی کوشش کیا کرو۔ کیونکہ یہ یہود کا طرز عمل تھا۔ اور اسی وجہ سے ان پر اکثر مصیبتیں نازل ہوئی تھیں۔ تمہیں چاہیئے کہ نہایت پابندی کے ساتھ صوم و صلوٰۃ ادا کرو۔ کیونکہ یہی نیک کام تمہارے کچھ کام آسکیں گے۔ تم بھی یہود و نصاریٰ کی طرح خالی باتیں نہ بنانے لگنا۔ تم نے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی لوگ داخل ہونگے جو یہودی یا نصرانی ہیں مگر یہ ان کی محض آرزوئیں ہیں جن کے پورا ہونے کی کوئی توقع نہیں کیونکہ جنت کی راحت اور آئندہ زندگی کی سہولت صرف انہیں لوگوں کو حاصل ہوگی۔ جو نیکوکار ہیں اللہ پر اسکے رسولوں، اس کی کتابوں، اور فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں اس کی فرمانبرداری میں مطلق تساہل نہیں کرتے۔ صرف یہی لوگ آخرت کے عذاب سے بچ سکتے اور جنت کی خوشگوار زندگی کے لطف اٹھا سکتے ہیں دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی یہود و نصاریٰ کی سی باتیں بنانے لگو۔ اور

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى
شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ
يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ
قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ
اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا
كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِي
الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

کہ یہود یا نصاریٰ کے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ اُن کی آرزوئیں ہیں کہدیں۔ اگر تم سچے ہو تو (اس بات کی) سند پیش کرو (۱۱۱) ہاں جو اپنی جبینِ نیاز کو اللہ کے سامنے جھکا دے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اسکے رب کے ہاں اس کے لئے اجر ہوگا۔ اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے (۱۱۲) ع ۱۵ اور یہود کہتے ہیں کہ عیسائی کسی بات پر (قائم) نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی بات پر (قائم) نہیں حالانکہ وہ دونوں اپنی اپنی کتابیں پڑھتے ہیں۔ اسیطرح وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں (یعنی مشرکین عرب) تو قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں (۱۱۳) اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے منع کرے اور (اُلٹا) اُن کی بربادی میں کوشاں ہو ان لوگوں کو تو زیبا تھا کہ ان مقامات میں ہیبت و خوف کے ساتھ داخل ہوتے (یاد رکھو) ان کے لئے دنیا میں ذلت و خواری ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا (۱۱۴) اور مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں پس جسطرف تم رُخ کرو۔ اُسی طرف اللہ (کا سامنا)

کہنے لگو کہ جنت میں تو صرف مسلمان ہی داخل ہو سکیں گے۔ حالانکہ یہ بات نہیں جنت میں وہ لوگ جائیں گے۔ جنہوں نے دنیا میں ایمان کے علاوہ نیک عمل بھی کئے ہونگے مگر تمہیں جنت کی آرزو ہے تو پھر تم بھی ایمان لے آؤ۔ اور نیک کام کرو۔ خالی باتوں سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ف ۱۵ گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا جا چکا ہے کہ تم نے یہود و نصاریٰ کی زبوں حالی دیکھ لی اگلی عبارت سے تم واقف ہو گئے۔ دیکھئے۔ کہیں ان کے نقش قدم پر چل کر تباہ و برباد نہ ہونا۔ سنو۔ تمام دنیا کے لئے وہی راستہ درست ہے۔ جو پیغمبر اسلام کے ذریعہ دکھایا جا رہا ہے۔ اس رکوع میں بھی مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کی تباہی کا باعث ان کے باہمی اختلافات، ذاتی عداوتیں، رنج و حسد اور فتنہ و فساد کی ریشہ دوانیاں ہیں۔ مگر تم ان باتوں سے الگ تھلگ رہنا۔ انسان جو دنیا میں خدا کا خلیفہ کہلاتا ہے۔ اس قسم کی لغو اور بیہودہ باتیں اس کی شان اور مرتبے کے خلاف ہیں مثلاً ان کے اختلافات کو لو۔ یہودی تو کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا کوئی مذہب نہیں ہے وہ کسی صداقت پر نہیں ہیں۔ اور نصاریٰ کہتے تھے کہ یہود بے دین اور غدار ہیں ان کا کوئی ایمان نہیں۔ اسیطرح مشرکین عرب خود کو راہ راست پر سمجھتے۔ اور دوسری تمام امتوں کو گمراہ قرار دیتے ہیں کسی بات پر ان کا اتحاد نہیں حالانکہ تورات اور انجیل ان لوگوں کے پاس ہے اس کی روزانہ تلاوت بھی کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ دونوں کتابوں کا مفہوم ایک ہے دونوں کی تعلیم کا لب لباب ایک ہے۔ دونوں صرف ایک ہی خدائے واحد کی پرستش کا حکم دیتی ہیں دونوں دنیا میں امن و چین اور اطاعت و فرمانبرداری کا پیغام دیتی ہیں دیکھو یہ سب کچھ ہے۔ مگر وہ ہیں کہ بس اسی طرح جہالت پر قائم ہیں۔ اور کوئی تعلیم ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ انہیں اسیطرح کٹ مرنے دو۔ قیامت کے دن ان کے ساتھ نپٹ لیا جائیگا اور دیکھو۔ جو خدا کا نام لینے کے لئے معابد یا مساجد میں جاتا ہے۔ یہ لوگ ہے سوچے سمجھے سر راہ ہوتے ہیں دیکھا یہ کتنے ظالم ہیں

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ
اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا
اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ
لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا
وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْــَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ
تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ
مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَلَىِٕنِ
اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِیْنَ

وقف منزل

ہے اللہ یقیناً بڑی وسعت رکھنے والا اور بڑے علم والا ہے ﴿۱۱۵﴾ اُنہوں نے یہ (بھی) کہا کہ اللہ
کے ہاں اولاد ہے (حالانکہ وہ ایسی باتوں سے) پاک ہے - بلکہ جو کچھ آسمان
و زمین میں ہے اُسی کا ہے سب اُسکے تابع ہیں ﴿۱۱۶﴾ (وہی تو ہے) جس نے آسمانوں
کو اور زمین کو پیدا کیا - اور جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بس اتنا کہہ دیتا ہے
کہ ہو تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ﴿۱۱۷﴾ اور اُن لوگوں نے جنہیں کوئی علم نہیں (یہاں تک) کہہ دیا کہ
اللہ ہم سے کیوں ہم کلام نہیں ہوتا ؟ یا کوئی نشانی کیوں ہمارے پاس نہیں آتی ؟ ان سے
پہلے لوگ بھی ایسی ہی باتیں کہہ چکے ہیں اُنکے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے ہیں (اور) ہم تو یقین رکھنے
والوں کیلئے اپنی نشانیاں اچھی طرح ظاہر کر چکے ہیں ﴿۱۱۸﴾ (اے نبی!) بیشک ہمنے آپکو صداقت کیساتھ
خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے دوزخیوں کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی ﴿۱۱۹﴾
اور آپ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز خوش نہ ہونگے - جب تک کہ آپ اُنکے مذہب کی
پیروی نہ کریں کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی (سچی) راہنمائی ہے - اور اگر آپ نے
جاننے کے بعد بھی اُن کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے ہاں آپ کا
نہ کوئی دوست ہوگا - اور نہ مددگار ﴿۱۲۰﴾ وہ لوگ جنہیں ہمنے (یہ جلیل القدر)

بیت المقدس کو جب رومیوں نے فتح کیا تو مسجد
اقصیٰ کو کس طرح خراب برباد کیا - اور جب تم لوگ
حج کعبہ کیلئے گئے تھے - تو جہلاء مکہ نے کیا کیا رشہ دوانی
کیں یہ ہیں ان کے مذہبی عقائد اور یہ ہے انکی کردار کی
اگر یہ لوگ اسی مسلک پر اڑے رہے تو تمہاری آنکھوں
کے سامنے انہیں ذلیل و خوار کیا جائیگا - اور پھر آخرت
میں بھی انہیں شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑیگا - تم
ان کی شرارتوں سے گھبراؤ نہیں تمام دنیا، تمام سطح
ارض اللہ کی ملکیت ہے - وہ ہر جگہ کارفرما ہے جہاں
چاہو - اسکی عبادت کرو - کوئی حرج نہیں اگر ایک
جگہ کوئی مانع ہو تو دوسری جگہ جا کر رہو سو اور اسکی
عبادت کرو - وہ انسان کے اندرونی خیالات تک
سے واقف ہے - اور خدا بہتوں کو بڑی وسعت دیتا
ہے - ان لوگوں نے تو خدا کی حقیقت ہی کو سمجھ
سے نہیں پایا - بس یونہی قیاس آرائیاں کرتے ہیں
ادھر یہودی ہیں وہ کہتے ہیں کہ عزیرؑ خدا کے بیٹے ہیں
ادھر نصاریٰ ہیں تو وہ کہتے ہیں نہیں عیسیٰؑ خدا
کے بیٹے ہیں اور جہلاء جو توراۃ و انجیل کے پیرو ہی
نہیں کہہ رہے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں
حالانکہ وہ ذات پاک اولاد وغیرہ کی احتیاج سے منزہ
و پاک ہے - جس نے خود آسمان بنایا - سطح ارض کو
بچھایا - اور ایک حکم "کن" کے حیرت زا اثر سے دنیا
و مافیہا کو پیدا کر دیا ہو - اسے اولاد کی احتیاج کیا
معنی ؟ جہلاء جن کو خدا کے فرشتوں کا مطلق کوئی
علم ہی نہیں وہ اسواسطے پیغمبر اسلام پر ایمان نہیں
لاتے - کہ اگر خدا ہم سے براہ راست ہمکلام ہو - کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے سچے رسول ہیں تو ہم مانیں - یا ہمیں
پھر اس قسم کی کوئی نشانی دکھائی جائے جس سے
ہمارے شکوک رفع ہو جائیں تو ہم ایمان لائیں
اس سے پہلے بھی لوگ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے رہے
ہیں اور ہزار ہا بار ان کو اپنی نشانیاں دکھا چکے ہیں
مگر وہ کبھی نہیں مانے - اُن کے بڑوں کے اور یہود
و نصاریٰ کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہیں لاکھ
نشانیاں دکھلائی جائیں یہ ایمان لانے والے نہیں
باقی رہے یقین کرنیوالے - سو ان کے لئے بھی مفصل

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ
الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾
وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا
یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ
یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ
قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ
قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا
الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ
مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ
اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

کتاب دی ہے وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے اور وہی لوگ
اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہیں وہی نقصان اُٹھانیوالے
ہیں (۱۲۱) ع اے اولادِ یعقوب! میرے اُن احسانات کو یاد کرو جو میں
نے تم پر کئے۔ اور یہ کہ تمہیں تمام اہلِ جہان پر فضیلت دی (۱۲۲)
اور اس دن سے ڈرو جبکہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئیگا نہ
اس سے معاوضہ قبول کیا جائیگا نہ اُسی کو سفارش فائدہ دیگی اور نہ اُن کو مدد ہی مل
سکے گی (۱۲۳) اور (یاد کرو) جبکہ ابراہیم کو انکے رب نے چند باتوں میں آزمایا۔ انہوں نے انکو
پورا کیا۔ تو اللہ نے فرمایا ہم تمہیں لوگوں کا امام بنانے والے ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا اور میری
اولاد کو بھی؟ (اللہ نے) کہا کہ خلاف ورزی کرنیوالے میرے عہد میں داخل نہیں (۱۲۴) اور
(یاد کرو) جبکہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے مرکز اور جائے امن قرار دیا اور (حکم دیا کہ) مقامِ
ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ تم میرے گھر
کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع و سجود کرنیوالوں کیلئے
پاک وصاف رکھو (۱۲۵) اور (یاد کرو) جبکہ ابراہیم نے کہا۔ اے رب اسکو ایک

احکام جاری کر دیئے گئے ہیں مسلمانو! تم سُن چکے
ہو! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ یقین کریں کہ آپ
ہمارے بھیجے نبی ہیں آپ کا کام صرف یہ ہے کہ ہمارے
احکام پہنچانے والوں کو خوشگوار زندگی کی خوشخبری
دیجئے۔ اور غفلت اور اعراض کرنے والوں کو آنیوالے
ہولناک عذاب سے ڈرایئے۔ آپ کے منکر جو دوزخی ہیں
کے متعلق آپ کو جوابدہ نہیں ہونا پڑیگا۔ یہود اور نصاریٰ
تو آپ سے خوش ہونے کے نہیں۔ حتیٰ کہ آپ دین اسلام
کو چھوڑ کر اسطرح اُن کے ساتھ گمراہ ہو جائیں۔ سو
ان کی پرواہ تو آپ کو مطلق نہیں کرنی چاہیے۔ سیدھا
راستہ وہی ہے جو آپ کو دکھایا جا چکا ہے۔ اور اگر آپ
بھی بفرض محال ان کے ساتھ ہو جائیں تو پھر یاد
رکھیں آپ کو بھی کوئی حامی و مددگار نہیں مل سکیگا
اور کوئی چیز عذاب سے نہ چھڑا سکے گی +
ف۱۱۶۔ اس رکوع میں پھر یہود کو خطاب ہوتا ہے
اور وہی باتیں یاد دلائی جاتی ہیں جو ابتدا میں ان کو
یاد دلائی گئی تھیں ارشاد ہوتا ہے اے اولادِ یعقوب!
میرے ان احسانات کو یاد کرو جو وقتاً فوقتاً تم پر کئے
گئے ہیں اور اس بات کو بھی پیش نظر رکھو۔ کہ ایک
وقت ہم نے تمہیں تمام دنیا کے لوگوں پر فضیلت
دی تھی۔ اور ذرا اس دن کا نقشہ اپنی آنکھوں کے
سامنے لاؤ۔ جب تمہیں خدا کے حضور میں اس طرح
کھڑا ہونا ہوگا۔ کہ تم بالکل بے یار و مددگار رہوگے
اور کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا۔ اس دن کسی شخص کو اسکے
گناہوں اور غلطیوں کا معاوضہ لے کر نہ چھوڑا
جائیگا۔ نہ سفارشیں چل سکیں گی۔ اور نہ کسی کو غلبہ
نصیب ہوگا۔ اور ذرا وہ وقت بھی یاد کرو۔ جبکہ بار
بار ابراہیم علیہ السلام کو کٹھن بعض باتوں میں آزمایا
تھا اور وہ پورے اترے تھے۔ تو ہم نے ان کو
کامیابی کے صلہ میں تمام دنیا جہان کے لوگوں کا امام
بنایا تھا۔ صرف اسقدر بات تمہارے لئے قابل غور ہے
جب ابراہیم علیہ السلام نے امام کا خطاب حاصل
کر چکنے کے بعد درخواست کی تھی کہ میری نسل کو بھی
یہ منصب امامت ملنا چاہیے تو ہم نے نہایت صاف
لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ دیکھو ابراہیم! جو لوگ تمہارے

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ
اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ
فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ
بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ
مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ
لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا
مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ
اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ

پُرامن شہر بنا دے اور اسمیں رہنے والوں میں سے اُن کو جو اللہ اور روزِ آخرت پر
ایمان لائیں کھانے کو میوے دے (اللہ نے) فرمایا اور جو کافر ہوگا اسے بھی تھوڑے دنوں
فائدہ اٹھانے دینگے پھر کشاں کشاں دوزخ کے عذاب میں پہنچا دینگے اور وہ
بہت بُرا ٹھکانا ہے (۱۲۶) اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں
اُٹھا رہے تھے (اور کہہ رہے تھے) اے ہمارے ربّ! ہماری محنت قبول فرما بیشک تُو
سننے اور جاننے والا ہے (۱۲۷) اے ہمارے ربّ! اور ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا۔ اور
اور ہماری اولاد میں سے ایک اُمت (پیدا کر) جو تیری فرمانبردار ہو۔ اور ہم کو عبادت
کے طریقے بتا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک تُو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے (۱۲۸)
اے ہمارے ربّ! انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو اُن کو تیرے احکام سنائے
کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور پاکیزہ (نفس) بنائے۔ بیشک تُو غالب اور
حکمت والا ہے (۱۲۹) ع اور ملتِ ابراہیمی سے کون منہ موڑ سکتا ہے بجز اس
شخص کے جو احمق ہو۔ ہم نے انہیں تو ہمنے دنیا میں (بھی) برگزیدہ قرار دیا تھا اور
آخرت میں (بھی) وہ بلاشبہ جماعتِ صالحین میں سے ہونگے (۱۳۰) یاد کرو جب (ابراہیم کو)

نقشِ قدم پر چلیں گے بیشک ان کو یہ خطاب ملیگا
مگر وہ جو ظالم ہیں اس چیز کے مستحق نہیں ہو سکتے۔
یہ اسی وقت کی بات ہے کہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے
واسطے امن و اطمینان اور اجر و ثواب کا مرکز بنایا۔
اور حکم دیا کہ دنیا جہان کے لوگوں کو مقامِ ابراہیم
میں کم از کم ایکدفعہ ضرور نماز ادا کرنی چاہیئے۔
اور تمہارے اسی جدِّ اعلےٰ حضرت ابراہیم اور ان کے
فرزند ارجمند سے اقرار لیا کہ تم میرے اس گھر کو ان لوگوں
کے لئے جو اسکی زیارت و طواف کریں اسمیں بیٹھ
کر سب علائق سے الگ تھلگ ہو کر میری عبادت کریں
اور نماز پڑھیں پاک صاف رکھو گے۔ پھر ابراہیم
کی دُعا بھی تم کو یاد ہوگی۔ جب انہوں نے ہماری بارگاہ میں
عرض کی تھی کہ اے خدا۔ اس شہر کو امن و امان سے
اور اس میں رہنے والوں میں سے ان لوگوں کو جو اللہ اور
روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوں کھانے کو پھل وغیرہ
عطا فرما۔ اور تمہیں یاد ہے کہ ہم نے کیا جواب دیا تھا کہ اے
ابراہیم! یونہی ہوگا۔ بلکہ ان کو بھی جو کفر کی راہ اختیار
کریں دنیا میں تمام آسائشیں دی جاویں گی۔ پھر
بعد میں انہیں دوزخ کے عذاب میں ڈالا جائے گا۔
تم ذرا اس جلیل القدر امام حضرت ابراہیم کیطرف تو دیکھو
ادھر وہ اور حضرت اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے
ہیں اور ساتھ ہی ساتھ پکارتے جاتے ہیں کہ خدایا!
ہماری محنتوں کو قبول فرما۔ تو سب کچھ سنتا اور سب
کچھ جانتا ہے۔ اے ہمارے ربّ! ہم دونوں کو اپنا بندۂ فرمانبردار
بنا۔ اور ہماری نسل کو بھی اپنی فرمانبرداری کا شرف
عطا فرما۔ اے ہمارے ربّ! ہماری نسل سے بالآخر
ایک ایسا رسول بھی پیدا ہو جو تیرے احکام انہیں پڑھ کر سنائے
ان میں تیرے احکام کے سمجھنے کی قابلیت پیدا کرے۔ انہیں
حکمت و دانائی کی باتیں سکھائے اور انکے دل و دماغ
کو تمام قسم کی آلائشوں سے پاک صاف کر دے۔ اے خدا! تجھے
ہر بات کی قدرت حاصل ہے اور تو جو کچھ کرتا ہے وہ حکمت
سے خالی نہیں ہوتا۔ پس ہماری گذارش کو بھی شرف
قبولیت عطا فرما۔

ف۷ گذشتہ رکوع میں یہود کو مخاطب کرکے حضرت
ابراہیم کیطرف ان کی توجہ مبذول کرائی گئی تھی اور

رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰی
بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی
لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ؕ اَمْ
كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ
لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ
اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا ؕ
قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ
اُنْزِلَ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَ
الْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَاۤ اُوْتِیَ

اسکے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا اُس نے کہا میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوا ﴿۱۳۱﴾ اور ابراہیم
اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی مسلک کی وصیت کی کہ بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے
اس دین کو چن لیا ہے پس تم جو مرو تو اسلام ہی کی حالت میں مرو ﴿۱۳۲﴾ پھر کیا تم اس وقت
موجود تھے جب یعقوب کا آخری وقت آیا جب اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ
میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اسی خدائے واحد کی عبادت کرینگے
جس کی عبادت آپ اور آپ کے بزرگ ابراہیم اسمٰعیل اور اسحٰق کرتے رہے اور ہم
اسی اللہ کے فرمانبردار ہیں ﴿۱۳۳﴾ یہ ایک امت تھی جو گذر گئی۔ اُنکے اعمال اُنکے
کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام۔ اور تم سے اُن کے اعمال کے متعلق باز پرس
نہ ہوگی ﴿۱۳۴﴾ اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے
آپ کہہ دیجیے کہ ملت ابراہیمی کی اطاعت شعاری سے ہدایت حاصل ہوگی جو حق پسند تھے
اور وہ گروہ مشرکین میں سے نہ تھے ﴿۱۳۵﴾ کہدو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر
جو ہماری طرف نازل ہوئی اور اُن تعلیمات پر جو ابراہیم اسمٰعیل اسحٰق یعقوب اور اُنکی اولاد
پر نازل ہوئی تھیں اور اُن کتابوں پر جو موسیٰ عیسیٰ اور تمام انبیاء کو اپنے پروردگار

اصل یہودی تعلیم کا لب لباب بتایا تھا۔ اس میں شارۂ
لطیف صرف اس قدر ہے۔ کہ دیکھو۔ جن کے متبع
اور مقلد ہونے کا تمہیں دعویٰ ہے۔ وہ کیسی قدر
خدا ترس، خدا پرست، نیک اور بلند خیال انسان
تھے۔ اور تم ایسے کوتاہ بین۔ کینہ پرور اور فتنہ پرداز
لوگ ہو۔ تمہیں ان سے کیا نسبت ؟ اگر ان
جیسا بننا ہے تو ویسے عمل بھی کرو۔ اس رکوع میں
بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم میرے منتخب
بندہ تھے اور نہایت نیکوکار انسان تھے۔ ان کی
سعادتمندی دیکھو کہ جب ہم نے انہیں بندۂ
فرمانبردار بن کر رہنے کا حکم دیا۔ تو فوراً بول اُٹھے
ہاں۔ اے زمین و آسمان اور اس کے مافیہا
کو پیدا کرنے والے! میں تیرا فرمانبردار ہوں پھر
اسی قسم کی تعلیم ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام نے
اپنے بیٹوں کو دی۔ ابراہیم نے اپنے بیٹوں سے
کہا۔ اے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے بہترین
دین اور بہترین تعلیم کا انتخاب کیا ہے پس
تمہارا فرض ہے کہ تمہارا ایک لمحہ بھی نافرمانی
میں نہ گذرے۔ اور جب موت آئے تو وہ تمہیں
ایمان کی حالت میں ہی لے جائے۔ یعقوبؑ نے
اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا کہ اے میرے بچو!
میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ کس کے
سامنے سر جھکاؤ گے؟ کس کو قبلۂ حاجات
بناؤ گے؟ تو ان سب نے یہی جواب دیا تھا۔
کہ ہمارا معبود، ہمارا قبلۂ حاجات اور ہمارا
کارساز وہی خدائے واحد ہے۔ جو آپ کا
آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیلؑ
اور اسحٰقؑ کا خدا ہے۔ اور ہم اسی کے
بندۂ فرمانبردار بن کر رہیں گے۔ اے یہودا
دیکھو۔ یہ بڑے نیک لوگ تھے۔ جو
گذر گئے ہیں جو نیکیاں انہوں نے کیں اس کا
فائدہ وہ اٹھائیں گے۔ اور جو نیکیاں تم کروگے
اس کا فائدہ تمہیں ہوگا۔ نہ تمہیں اُن کے
نیک عملوں سے کوئی فائدہ ہے اور نہ تمہاری
بدعملیوں سے انہیں کچھ نقصان پہنچیگا۔ دیکھو
ہدایت نہ تو یہودی کہلانے سے ملتی ہے۔ نہ
نصرانی کہلانے سے بلکہ ہدایت تو ابراہیمؑ کے

النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ
بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۗ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ
اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا
وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ
مُخْلِصُوْنَ ۙ ﴿١٣٩﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾

کیطرف سے دی گئی تھیں ہم اُن میں سے کسی کے درمیان کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم تو
اُسی کے فرمانبردار ہیں (۱۳۶) پس اگر یہ لوگ اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح
آپ اس کتاب پر ایمان لائے ہیں تو یقیناً انہوں نے ہدایت پائی اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا
تو یہ انکی ضد ہے آپکے لئے ان کے مقابلہ میں اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے (۱۳۷) ہم
نے اللہ کا رنگ قبول کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو اُسی
اللہ کے پرستار ہیں (۱۳۸) کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے معاملہ میں ہم سے جھگڑا کرنا چاہتے ہو حالانکہ
وہی ہمارا رب ہے اور وہی تمہارا۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال
اور ہم اُسی کے مخلص (بندے) ہیں (۱۳۹) کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ اسحٰقؑ
یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ بتاؤ۔ کہ تم زیادہ
جاننے والے ہو یا اللہ۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ جو اللہ کی اس
شہادت کو جو اس کے پاس ہے چھپائے اور اللہ تمہارے اعمال سے
غافل نہیں (۱۴۰) یہ ایک امت تھی جو گذر گئی۔ انکے اعمال انکے کام آئیں گے اور تمہارے
اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے متعلق کوئی بازپرس نہ ہوگی (۱۴۱)

موحدانہ طرز عمل سے نصیب ہوتی ہے تو چاہیئے کہ انسان
مشرک نہ ہو۔ دیکھو تمہیں زبان قلب سے یہ پکارنا چاہیئے
اور صدق دل سے اسی پر ایمان لانا چاہیئے کہ ہم اللہ کو
مانتے ہیں اور اس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر اور ہم سے پہلے حضرت
ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور
انکی اولاد پر نازل کی گئی تھی اور ان کتابوں کو بھی بسر و
چشم تسلیم کرتے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبیوں کو عطا ہوئیں۔ ہم ان
تمام نبیوں میں کوئی فرق نہیں کرتے اور اسی ایک خدا
کے پرستار اور اسی کے تابع فرمان ہیں دیکھو۔ اب یہ
اگر تم بھی ان نیک بندوں کی طرح جن کا ذکر ہو چکا ہے
ایمان لاؤ اور اچھے عمل کرو۔ تو یقین جانو۔ تمہاری دنیا
بھی سنور جائے اور دین بھی۔ اور اگر نہ مانو گے تو یہ پھر
تمہاری ضد ہوگی اور اس ضد سے تمہارے سوا کسی دوسرے
کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اور ہمارے نبی کو تم کوئی نقصان
نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ ہماری پناہ میں ہیں آگاہ
رہنا چاہیئے کہ ہم تمہاری ریشہ دوانیوں سے واقف اور
پوری طرح باخبر ہیں۔ دیکھو اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ
اس کے رنگ سے کسی کا رنگ اچھا نہیں اور اسی کے
پرستار ہو کر رہو۔ دیکھو۔ خدا کے معاملہ میں بحث و مباحثہ
چھوڑ دو اور مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہو۔ جو رب
تمہارا ہے وہی اُن کا۔ اگر تم نیک عمل کرو گے تو فائدہ
اٹھاؤ گے وہ نیک عمل کریں گے تو انہیں فائدہ ہوگا۔ ہر
ایک کو اس کا مخلص بندہ بن کر رہنا چاہیئے۔ یہ نہ کہو کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، اسحٰق
علیہ السلام یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد خود کو
یہودی یا نصرانی کہلاتے چلے آتے ہیں لہذا ہم بھی
اپنے واسطے یہی نام رکھیں گے اور اسے چھوڑ کر اسلام میں
داخل نہ ہوں گے۔ ایسا مت کہو۔ وہ لوگ اپنے آپ کو
یہودی یا عیسائی نہیں بلکہ مسلمان کہتے تھے۔ یہ
اصطلاحیں تمہارے بعد کی اختراع ہیں اس کا تمہیں علم
ہونا چاہئے مگر ہم تو جانتے ہیں یہ نیک لوگ اپنا زمانہ گذار گئے
اپنے عملوں کے پھل پا گئے۔ اچھا برا جو کچھ انہوں نے
کیا تمہیں اس پر نہ فخر کرنا چاہئے اور نہ پشیمانی۔ کیونکہ ان کے
اعمال کے متعلق تم سے کوئی بازپرس نہ ہوگی۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ
اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ
يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ
هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي
السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ

اب[۱۵۸] تو یہ بیوقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اپنے اس قبلہ (بیت المقدس) سے پھیر دیا جسکی طرف وہ رخ کیا کرتے تھے کہدیجئے کہ مشرق و مغرب اللہ ہی کی ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر ڈال دیتا ہے (۱۴۲) اور اسی طرح اے مسلمانو! ہم نے تم کو بہترین گروہ بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو۔ اور (اللہ کا) رسول تمہارا شاہد ہو اور اس قبلہ کو جسکی طرف تم (پہلے) متوجہ تھے۔ ہم نے صرف اسلئے مقرر کیا تھا کہ (تحویل قبلہ کے وقت) ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور یقیناً یہ بات بہت ہی مشکل تھی۔ مگر ان لوگوں کیلئے (کچھ) مشکل نہیں جنکو اللہ نے ہدایت دی اور یاد رکھو) اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے (سابقہ) ایمان کو ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت و رحم کرنیوالا ہے (۱۴۳) (اے پیغمبر) ہم آپکے منہ کا آسمان کیطرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں پس یقیناً آپکو ہم اسی قبلہ کیطرف پھیر دینگے جسے آپ پسند کرتے ہیں (اور) اب جبکہ وہ وقت آچکا ہے چاہیئے کہ آپ اپنا رخ مسجد حرام کیطرف پھیر لیا کریں اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہوا اپنا رخ اسی کیطرف کر لیا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ بات انکے رب کی طرف سے بالکل حق ہے اور اللہ بھی ان باتوں سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں (۱۴۴) اور اگر آپ ان لوگوں کے

ف۱۵۸ گذشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا مسلک اور ان کا اسوہ تمام دنیا کے لئے قابل تقلید ہے۔ نصرانی یہود لوگ انکی پیروی کرتے ہوئے کا دعویٰ کرتے ہیں یہود کو بتایا جا چکا ہے کہ تمہارے دعاوی بالکل باطل ہیں تم اسوۂ ابراہیمی سے بہت دور ہو۔ وہ ایک خدا ترس اور نیک کردار انسان تھے۔ انکی اولاد بھی اسی طرح صالح تھی۔ مگر تم ناخلف ہو۔ تمہیں بار بار تنبیہ کی گئی۔ راہ راست دکھائی گئی۔ مگر تم بدکرداریوں سے باز نہ آئے۔ اسی واسطے ہم نے ایک ایسی قوم پیدا کر دی ہے جو صحیح معنوں میں حضرت ابراہیم کا اتباع کریگی اور فرمانبردارانہ طور ان کے نقش قدم پر چلیگی اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اے یہود! ہم نے حضرت ابراہیم کے ان سچے جانشینوں کا مرکز، انکا مقام اجتماع اور قبلۂ عبادت بجائے تمہارے قبلہ بیت المقدس کے خانہ کعبہ کو قرار دے دیا ہے کیونکہ خانہ کعبہ ہمارا گھر ہے اور اس جلیل القدر پیغمبر کی یادگار ہے جس کی پیروی کا تم اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہو جو کچھ تم زبان سے کہتے ہو اگر وہی تمہارے دلوں میں بھی ہے۔ تو آؤ۔ ہمارے ان فرمانبرداروں کی سچی جماعت کے ساتھ مل کر اپنا قبلہ چھوڑ دو اور ہمارے اس گھر کی طرف منہ کر کے جو تمہارے قبلہ میں ہے عبادت کیا کرو۔ فرمایا اسطرح معلوم ہو جائیگا۔ کہ واقعی تمہیں حضرت ابراہیم سے کوئی نسبت ہے یا جھوٹی باتیں ہی بنانا جانتے ہو۔ اگر تم نے خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ بنا لیا۔ تو واقعی تم سچے ابراہیمی ہو۔ دیکھو تم اس حقیقت سے خوب واقف ہو۔ کہ خانہ کعبہ کی بنیاد تمہارے پیشوا حضرت ابراہیم اور انکے نیک اختر صاحبزادہ اسمٰعیل نے ڈالی تھی۔ پس اسکو قبلہ بنانے میں تمہیں مطلق کوئی پس و پیش نہیں ہونا چاہیئے۔

الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَکَ ۚ وَ مَاۤ
اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَہُمۡ ۚ وَ مَا بَعۡضُہُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَۃَ بَعۡضٍ ؕ
وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَہۡوَآءَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ
اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَہٗ
کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَہُمۡ ؕ وَ اِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡہُمۡ لَیَکۡتُمُوۡنَ
الۡحَقَّ وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴۶﴾ؔ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوۡنَنَّ
مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿۱۴۷﴾٪ وَ لِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیۡہَا فَاسۡتَبِقُوا
الۡخَیۡرٰتِ ؕ۟ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ
عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ
وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ اِنَّہٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ
وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ
فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ
فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ۙ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡکُمۡ

وقف لازم

وقف منزل

ع ۱۷

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاس جن کو کتاب دیگئی ہے سب دلیلیں بھی لے آئیں تو بھی وہ آپکے قبلے کو نہیں مانیں گے
نہ آپ اُن کے قبلہ کو مان سکتے ہیں اور نہ وہ خود ایکدوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور اگر آپ جبکہ
آپکو علم حاصل ہوچکا ہے اگر آپنے انکی خواہشوں کی پیروی کی تو البتہ آپ بھی ظالموں
میں شمار ہونگے ﴿۱۴۵﴾ جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی ہے وہ اس نبی کو اسیطرح پہچانتے ہیں جس
طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور پھر بھی ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر صداقت
کو چھپاتا ہے ﴿۱۴۶﴾ بہرحال یہ معاملہ آپکے رب کیطرف سے حق ہے پس آپ کو شک کرنیوالوں
میں سے ہرگز نہ ہونا چاہئے ﴿۱۴۷﴾ ع اور ہر ایک کیلئے ایک سمت ہے جسکی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے
پس تم نیکی کے کاموں میں ایکدوسرے پر سبقت کرو تم خواہ کسی جگہ ہو اللہ تم سب کو لا اکٹھا
کریگا بیشک اللہ کو ہر بات پر قدرت حاصل ہے ﴿۱۴۸﴾ اور اے پیغمبر آپ جہاں کہیں بھی
نکل جائیں (نماز کیوقت) مسجد حرام کیطرف رخ کرلیا کریں اور یقین رکھیں کہ یہ حکم آپکے رب
کیطرف سے بالکل حق پر مبنی ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ﴿۱۴۹﴾ اور آپ جہاں کہیں
بھی جائیں مسجد حرام کی طرف رخ کرلیا کریں اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں بھی ہوا کرو اسی
کیطرف اپنا رخ کرلیا کرو (تحویل قبلہ کا حکم اسلیئے دیا جاتا ہے) کہ تم پر سوائے اُن لوگوں

ف۱۹ اس پارہ کے پہلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ مسلمانوں کے لئے خانہ کعبہ کو قبلہ مقرر کیا گیا ہے اور اور یہ کہ اس تبدیلی سے بہت فائدے حاصل ہونگے۔ مثلاً ایک یہ کہ یہود و نصاریٰ میں سے جو لوگ اسلام قبول کر چکے تھے ان کے اخلاص کا امتحان ہو جائیگا۔ دوسرا یہ کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی نافرمانیوں سے جہاں دوسرے شعائر الٰہی کی بے عزتی کی تھی وہاں اپنے قبلے کی بھی محبت بھی ان کے دلوں میں باقی نہیں رہی تھی۔ لہٰذا مناسب یہی تھا کہ مسلمانوں کی نئی قوم اور عظیم جماعت جس طرح اعتقادات اور نوافل اعمال میں دیگر تمام جماعتوں سے ممتاز اور الگ حیثیت رکھتی تھی۔ ان کا قبلہ عبادت اور مرکز اجتماع بھی الگ ہو۔ پھر یہ مقام جسکو مسلمانوں کا قبلہ تجویز کیا گیا۔ یوں بھی شاندار مذہبی اور تاریخی روایات کا حامل تھا۔ اور نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدس مقام سے دوہرا تاریخی اور خاندانی لگاؤ تھا۔ اس کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اسی کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا جائے تاکہ انہیں یکجہتی اور اتفاق کامل سے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں پوری سہولت ہو۔ اور انسانی طبائع جو تمام اچھے بُرے کاموں میں پوری آزادی کی خواہاں ہوتی ہیں انہیں ایک مرکز سے وابستہ کرکے ان امور میں جو ان کے لئے مفید ہیں آزادی دی جائے۔ اور جو امور ان کیلئے مضر ہیں ان میں جماعتی اور مذہبی پابندیاں عائد کی جائیں۔ اسکے بعد بتایا گیا ہے کہ لوگو! ہم جس قدر احکام نازل فرماتے ہیں اور جو تعلیمات تمہارے لئے ضروری قرار دیتے ہیں ان میں تمہارا ہی فائدہ ملحوظ خاطر ہوتا ہے اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم ان احکام و تعلیمات سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اگر تم نے بے پرواہی سے کام لیا تو یہ بات ہماری ناراضی کا موجب ہوگی ہم نے تمہیں میں سے ایک نہایت جلیل القدر ہستی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اسکے ذریعہ سے تمہیں علمی و روحانی غذا بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ اور تمدن و معاشرت اور اخلاق و تہذیب کے ایسے ایسے عجیب طریقے اصول و قوانین بتلائے جا رہے ہیں کہ اس سے پہلے تمہیں ان کی خبر تک نہ تھی لہٰذا تمہارا فرض اولین ہے کہ تم ان تعلیمات سے سر مو انحراف نہ کرو۔ ہمیشہ ان کے مطابق عمل کرو۔

حُجَّةٌ ۤۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ
وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا
فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ
وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾
اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ

کے جو اُن میں سے بے انصاف ہیں کسی کا کوئی اعتراض نہ رہے پس تم اُن سے ہرگز نہ ڈرو۔ اور صرف مجھ سے ڈرو
(یہ حکم اسلئے بھی دیا گیا ہے) کہ تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دوں نیز اسلئے کہ تم ہدایت پاؤ ﴿۱۵۰﴾ (یہ تحویل قبلہ
بھی ایک ایسی نعمت ہے) جیسا کہ وہ رسول جو ہم نے تمہیں میں سے تمہاری جانب بھیجا ہے جو تمہیں
ہمارے احکام سُناتا تمہیں پاکیزہ بناتا، قرآن اور حکمت سکھاتا اور ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے
جو تمہیں معلوم ہی نہ تھیں ﴿۱۵۱﴾ پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکرگذار رہو اور کفران نعمت نہ کرو ﴿۱۵۲﴾ ع
اے ایمان والو! تم (سب باتوں میں) صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر
کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے ﴿۱۵۳﴾ اور اُن لوگوں کو جو راہ خدا میں مارے جائیں مُردہ نہ
کہو (حقیقتاً) وہ زندہ ہیں لیکن تم (انکی زندگی کو) نہیں سمجھتے ﴿۱۵۴﴾ اور یہ ضروری
ہے کہ ہم خوف و ہراس، بھوک کی تکلیف، مال و جان کے نقصان اور پھلوں کی کمی سے تمہارا
کچھ تھوڑا بہت امتحان لیں اور (اے پیغمبر) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے ﴿۱۵۵﴾ جنہیں جب کوئی
مصیبت پہنچتی ہے تو (بیساختہ) کہہ اُٹھتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے ہیں اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۵۶﴾ ط
ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی بخششیں اور اُسکی رحمتیں ہوتی ہیں اور صرف یہی لوگ
سیدھی راہ پر ہیں ﴿۱۵۷﴾ بیشک صفا اور مروہ اللہ کے مقرر کردہ نشانات ہیں پس جو

ف۲ اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ حق و صداقت کو قبول کرنے والے مومنین کو شرارت پسند طبقہ سے ہمیشہ اذیت پہنچا کرتی ہے۔ فتنہ و فساد کرنے والے جادۂ مستقیم سے برگشتہ ہو جانیوالے تعلیمات خداوندی کو پس پشت ڈالنے والے لوگ سیدھے سادے خدا ترس اور نیکوکار لوگوں کو اکثر تنگ کیا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی شخص ان کی بدعنوانیوں میں مزاحم نہ ہو۔ ایسے حالات میں خدا کے فرمانبرداروں کو چاہیئے کہ وہ نہایت مستقل مزاج اور ثابت قدم ہو کر رہیں اور ادائے نماز میں کوتاہی نہ کریں۔ نماز کو باقاعدہ ادا کرنے والے لوگ ہمیشہ رُوحانی قوت سے مسلح رہتے ہیں اور خدا بھی ایسے لوگوں کی ضرور امداد کرتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ خدا کے فرمانبرداروں کو اگر شریر لوگوں سے جنگ کرنا پڑے اور وہ اس جنگ میں کام بھی آجائیں تو یُوں نہ سمجھو۔ کہ اُن کی جانیں ضائع ہو گئیں بلکہ خدا کی راہ میں سر کٹانے والے زندگی کا اصل مقصد فوراً پالیتے ہیں اور ابدی زندگی حاصل کر لیتے ہیں اس دنیا میں انسان کی تمام جدوجہد محض اس لئے ہوتی ہے۔ کہ وہ آنے والی زندگی میں امن و راحت حاصل کر سکے۔ خواہ اُسے اس دنیا کی مختصر زندگی میں اس مُدعا کے حصول میں کوئی تکلیف ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ عاقبت کی خوشگوار زندگی اگر سر کٹانے سے حاصل ہو جائے تو زہے قسمت۔ اسی اصول کے پیش نظر اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اگر حق و صداقت کے اتباع میں تمہیں بھوکا پیاسا رہنا پڑے۔ مال و جان کا نقصان بھی ہو جائے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ تمہاری زندگیاں راہ مولا میں صرف ہو جائیں تو یہ نہ کہو۔ کہ تمہاری محنتیں اکارت گئیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ صرف ایثار و قربانی کرنے اور تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کرنے والوں کو ہی دینی و دنیاوی مقاصد میں کامیاب سمجھا جاتا ہے۔ اور وہی انعامات الٰہی کے مستحق ہُوا کرتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ
بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ
بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ ع
اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا

خانہ کعبہ کا حج ادا کرے یا عمرہ بجا لائے - اس کو کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں میں طواف کرے اور جو خوشی سے کوئی نیکی کا کام کرے تو اللہ اسے یقیناً قبول کرنیوالا اور جاننے والا ہے (۱۵۸) بیشک وہ لوگ جو اللہ کے کھلے احکام اور اس کی ہدایت کو اس کے بعد بھی چھپا رہے ہیں جبکہ ہم نے لوگوں کیلئے کتاب میں ایک ایک حکم وضاحت کیساتھ بیان کر دیا ہے تو ان پر اللہ اور تمام لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہیں (۱۵۹) لیکن وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور احکام الٰہی کو بیان کیا پس ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنے والا ہوں (۱۶۰) یقیناً جن لوگوں نے اپنی اصلاح کرنے سے انکار کیا اور اسی حالت انکار ہی میں چل بسے ان پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے (۱۶۱) اسی لعنت میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں نہ تو ان پر سے عذاب کم کیا جائے گا - اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی (۱۶۲) اور اے لوگو! تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے کوئی معبود نہیں مگر وہی جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (۱۶۳)

ع۲۱ بلاشبہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آتے رہنے میں کشتیوں میں جو ان چیزوں کو سمندر میں لے کر چلتی ہیں جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اس بارش میں جسے اللہ نے بادل سے پانی کی شکل میں نازل کیا اور اس کے ذریعے سے زمین کو مردہ یعنی خشک ہو چکے

کہ بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے ذریعے سے شریعت کے جو احکام انسان کی ہدایت کے لئے نازل کئے گئے تھے - ان میں اس قدر کمی بیشی اور ردو بدل ہو چکا ہے کہ اب وہ اپنے اندر کوئی روحانی کشش نہیں رکھتے - صرف فضول رسمیں باقی رہ گئی ہیں - آؤ ایک ایک کر کے تمام احکام شریعت کو سن لو - یہی احکام اس سے پہلے نازل کئے گئے تھے - مگر لوگوں نے انہیں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل کر ڈالا اور ملعون ٹھہرے - آئندہ بھی اگر کسی نے احکام الٰہی میں کسی طرح کی دست اندازی کی تو اس پر بھی لعنت اور پھٹکار ہوگی سنو! اگر حج کر جاؤ یا عمرہ بجا لاؤ - تو صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان بیتابانہ دوڑ لگاؤ - یہ ایک تاریخی یادگار ہے - اس کے تازہ رکھنے سے تمہیں بے شمار عبرتیں اور نصیحتیں حاصل ہوں گی ان پہاڑیوں پر جو بت نصب کر دیئے گئے ہیں - انہیں ایک تودہ خاک سے زیادہ کچھ نہ سمجھو وہ محض نام ہیں ان میں نہ جان ہے نہ روح، نہ سکت نہ طاقت - نہ وہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ جواب دیتے ہیں - انہیں مت مخاطب کرو - ان سے ہرگز نہ ڈرو - ان کی طرف مطلق التفات نہ کرو - میرے سوا تمہارا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ سنوار سکتا ہے - بخشش اور رحم کی درخواست صرف مجھ سے کرو - صرف میری ناراضگی سے تمہیں خوفزدہ ہونا چاہیئے - جو مانگو مجھ سے مانگو - جب ڈرو مجھ سے ڈرو - اسی کو عبادت کہتے ہیں اور میرے سوا دوسرا کوئی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔

ع۲۱ گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ تمام عبادات الٰہی میں بالکل مخلص، صاف دل اور اللہ کی توحید کا سچے دل سے معترف ہو کر عمل پیرا ہو۔ اس کے تمام اعمال اور اس کے تمام حرکات و سکنات کا محرک اصلی صرف داعیہ توحید اور خوف الٰہی ہو - اسے ہر ایک کام کرتے وقت اپنے آپ سے یہ سوال کر لینا چاہیئے کہ آیا میرا یہ عمل کسی حکم خداوندی کے خلاف تو نہیں - اور اس میں شرک کا کوئی شائبہ تو نہیں - نیز تنبیہ کر دی گئی ہے کہ وہ علماء جو الہامی کتابوں کی تعلیمات کو اصلی رنگ

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ
تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ
الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا
وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا
مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا
هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى

الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۫ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ

بعد زندہ کیا اور اسمیں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلایا اور ہواؤں کے رخ پھیرنے میں اور بادلوں کو آسمان و زمین کے درمیان مسخر کر رکھنے میں ان لوگوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقلمند ہیں (۱۶۴) اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو ہم پلہ بنا لیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہئے اور جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں انکو اللہ ہی کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے اور کاش ظالموں کو عذاب دیکھکر جو کچھ سوجھیگا وہ ابھی سوجھ جائے (اسدن وہ دیکھینگے) کہ تمام قوت و طاقت صرف اللہ کو ہی حاصل ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے (۱۶۵) اس وقت کو ذرا یاد کرو جبکہ وہ لوگ جنکی پیروی کی گئی تھی اپنے پیروی کرنیوالوں سے بیزاری کا اظہار کرینگے اور جبکہ وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور انکے تمام رشتے اور وسیلے بھی ٹوٹ جائینگے (۱۶۶) اور پیروی کرنیوالے پکار اٹھیں گے کہ اگر ہم ایکبار لوٹ کر جا سکیں تو ان سے اسیطرح بیزاری کا اظہار کریں جسطرح کہ انہوں نے ہم سے کیا ہے اسیطرح اللہ انکے تمام اعمال کو انکے لئے سراپا حسرت بنا کر دکھائیگا اور وہ کبھی آگ سے چھٹکارا پانے والے نہیں (۱۶۷) ع ۲۲ اے لوگو! زمین میں جس قدر حلال اور صاف ستھری چیزیں ہیں انہیں شوق سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (۱۶۸) وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی کی ہی ترغیب دیگا۔ اور یہ

پیش نہیں کرتے بلکہ اپنی ذاتی کمزوریوں اپنی یا اپنے مخاطبین کی خواہشات کے مطابق معنی و مفہوم کو تبدیل کر ڈالتے ہیں وہ انسانوں میں تفریق کر دیتے ہیں اور اپنی ملت کو تباہ کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ذات باری تعالیٰ نے انسان کو سمجھایا ہے کہ تمہیں کیوں میری توحید کا قائل ہونا چاہئے کیوں میری اور صرف میری عبادت کرنی چاہئے اور یہ کہ جب عظمت و احترام اور تقدیس و توحید کا حق مجھے پہنچتا ہے اسے دوسروں کو دیتے ہو تو کس عذاب کے مستوجب ہونگے ارشاد ہوتا ہے ذرا زمین و آسمان پر غور کرو اور دیکھو کہ کیا کوئی اور ہستی بھی یہ چیزیں پیدا کر سکتی ہے۔ دن رات کا تواتر ان کا اپنے اپنے اوقات پر آنا انکے اندر انسان کیلئے زیست و معیشت اور آرام و راحت کے صد ہزاراں سامان مہیا کر دینا کسی انسان کے بس کی بات نہیں اگر تم غور کروگے تو معلوم ہوگا کہ ایک ہی ذات ہے اور صرف ایک ہی جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا۔ اور سروں پر نیلگوں آسمان کو چھت بنا کر اسے ستاروں اور سیاروں کے عدیم المثال برقی چراغوں سے سجایا۔ وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ان خوبیوں سے بنایا وہی خدا ہے اور صرف اسی کا حق پہنچتا ہے کہ اپنی عبادت کرائے اسی نے گہرے سمندروں میں انسان کو کشتیاں چلانے کا ڈھب بتایا تاکہ وہ بحری خزانوں و جواہر سے فائدہ اٹھا سکے اور سمندر پار دوسرے ممالک میں بھی آجا سکے۔ پھر دیکھو یہ بادل کسطرح بنتے ہیں اور کسطرح ان سے بارش ہوتی ہے اور جب زمین بالکل خشک ہو جاتی ہے اور اسمیں تمہارے کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں اگ سکتی۔ تو کسطرح ہم اسے آب باران سے تر و تازہ کرکے سبزہ زار در روئیدگیاں پیدا کرتے اور تمہیں رنگا رنگ کے پھل پھول اور اناج و غلہ بہم پہنچاتے ہیں۔ کیا ہمارے سوا کسی اور میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ بھی اسیطرح بادل بنا سکے بارش برسا سکے خشک مردہ زمین کو سرسبز و شاداب بنا سکے اور دیکھو ہوا کے بغیر ایک منٹ تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر ہم اسے ذرا کم کر دیں تو تمہاری روحیں بے چین ہونے لگتی ہیں اسکو کون چلاتا ہے پس تمہیں چاہیے کہ تم میری شکر گذاری کرو

الْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ
اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ
اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا
يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ

کہ تم سے اللہ کے متعلق وہ باتیں کہلوائے جن کا تمہیں علم تک نہیں (۱۶۹) اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو چلتے ہوئے پایا۔ تو کیا اگر انکے بڑے کسی بات کو نہ سمجھے ہوں اور راہ راست پر بھی نہ رہے ہوں تو بھی انہی کے طریق پر چلیں گے؟ (۱۷۰) اور کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے جو سوا پکار اور ندا کے کچھ نہیں سنتی۔ یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں سو کچھ نہیں سمجھتے (۱۷۱) اے ایمان والو ان پاکیزہ اور حلال چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں (جو چاہو) کھاؤ اور اللہ کا شکر بجا لاؤ۔ اگر تم صرف اسی کی بندگی کرنے والے ہو (۱۷۲) اس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ایسے جانور حرام کئے ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام زد کر دیئے گئے ہوں پس جو نافرمانی کرنے اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو بحالت مجبوری اگر ان کا استعمال بھی کرلے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (۱۷۳) جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے عوض دنیا کے حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ ان لوگوں سے اللہ قیامت کے دن کلام تک نہ کریگا

اور اپنی تمام حاجات کے وقت مجھی سے التجا کرو میں سب کا خواہاں ہوں۔ اور وہ بھی تمہاری بھلائی کی خاطر کہ تم میرے ان احسانات کو دل سے تسلیم کرو اور جب انکو تم بھی سے مانگو۔ افسوس کا مقام ہے۔ اگر تم ان حالات کے ہوتے ہوئے بھی میرے سوا کسی دوسری ہستی کو جو خود میری اسی طرح محتاج ہے جیسے تم محتاج ہو۔ اپنا مشکل کشا اور دستگیر سمجھو۔ سنو! سب علاقے چھوڑ کر سب تعلق توڑ کر اور تمام پابندیوں سے آزاد ہو کر صرف میرے ہی ہو کر رہو اور ہر حالت میں صرف میری عبادت کرو۔ ورنہ جب اس زندگی سے گذر کر آگے جاؤ گے۔ اور اصل حال کو آنکھوں سے دیکھو گے تو پچھتاؤ گے۔ تمہیں پیدا ہوں گی۔ مگر کچھ نہ کر سکو گے۔ پھر تو عذاب میں ہی پڑنا اور دوزخ میں جلنا ہوگا۔

۲۲ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو صرف پاک صاف اور حلال اشیا ہی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ جو چیزیں کھائے جو اس کی صحت اور اخلاق کیلئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہیں۔ جادہ مستقیم سے منحرف ہو کر اور ... خدا رسی کو پس پشت ڈال کر شیطان کے قدم بقدم چلے۔ کیونکہ شیطان کا صرف یہ کام ہے کہ وہ انسان سے بے حیائی بیہودگی اور برائی کے کام کرائے اور اس کے منہ سے ایسی کلمات کہلوائے جن سے وہ مستوجب سزا قرار پائے۔ وہ انسان کو یہی کہتا ہے کہ جس طریق پر تمہارے باپ دادا، تمہارے پہلے بزرگ اور بڑے جل کے عوام الناس چل رہے ہیں۔ تم بھی اسی پر چلو۔ یہی سیدھی راہ ہے اسے چھوڑ کر حال زمانے میں رکھنا لے چلنے کے بارے میں تو ہم پرستی کی بنا پر خواہ تم اچھے اور پر فضل پابند ہی بنا کر لیں گے کوئی دینداری نہیں اور اس کے تحت دوست کبھی حاصل نہیں ہوسکتی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن تم اچھی اور پاک صاف اور حلال چیزیں تمہارے لئے پیدا کر دی ہیں انہیں شوق سے کھاؤ۔ اور وسوسوں میں نہ پڑو شیطان کی بات نہ سنو۔ بلکہ ایمان کی راہ جو اور اصل عقل و بصیرت کی راہ ہے انہیں اختیار کرنی چاہیئے۔ کورانہ تقلید کرنا۔ کسی سنائی باتوں پر بے سوچے سمجھے رہنا اور گمراہ لوگوں کے اقوال و افعال کو سند پکڑنا ہدایت کی راہ سے بہت بعید ہے۔ اندھی پیروی کرنیوالے تو ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے چارپائے۔ فرمایا کہ انسان کے حق میں چار چیزیں مضر ہیں چاہیئے کہ ان سے اجتناب کیا جائے۔ یعنی مردار جانور جراثیم کا خون، سور کا گوشت اور تمام وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نامزد کئے جائیں یہ چیزیں انسان کیلئے مضر ہیں لہذا حرام ہیں۔ ہاں اگر کوئی

الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ
فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ
بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ
السَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي
الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

اور نہ اُن کو پاک کریگا اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہوگا (۱۷۴) یہ لوگ ہیں
جنہوں نے گمراہی کو ہدایت اور عذاب کو مغفرت کے بدلے مول لیا ہے سو یہ لوگ آتش دوزخ
کو برداشت کرنے میں کس قدر صابر ہیں (۱۷۵) یہ اس لئے کہ اللہ نے کتاب سچائی کیساتھ نازل کر دی تھی
اور وہ لوگ جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا بیشک وہ پرلے درجے کی ضد پر اڑے ہوئے
ہیں (۱۷۶) ع۲۳ تم نے مشرق کیطرف منہ کرلیا یا مغرب کیطرف، تو یہ کوئی (بڑی) نیکی
نہیں ہاں نیکی تو یہ ہے۔ کہ کوئی اللہ پر، روزِ آخرت پر، فرشتوں کتابوں اور نبیوں
ایمان لایا اور جس شخص نے اللہ کی محبت میں قریبی رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں
اور مسافروں، سائلوں اور غلاموں کے آزاد کرانے کو مال دیا۔ اور جو نماز
کی پابندی کرتا رہا اور زکوٰۃ دیتا رہا۔ اور جو عہد کرکے اُسے
پورا کرنیوالے ہیں، اور تنگدستی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم
رہنے والے ہیں۔ یہی لوگ حق و صداقت پر ہیں۔ اور یہی متقی انسان
ہیں (۱۷۷) اے مسلمانو! مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اگر آزاد آدمی
نے آزاد کو قتل کیا ہے۔ تو اس کے بدلے وہی قتل کیا جائے گا۔ اور اگر

اور یہودی نے باوجود الہامی کتابوں کی موجودگی کے حلت و حرمت کے بارے میں طرح طرح کی پابندیاں عائد کرلی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے علماء الہامی کتابوں کا نہ مطالعہ کرتے ہیں اور نہ ان پر عمل پیرا ہیں۔ اور جو علمائے الحقیقت باخبر ہیں۔ وہ بھی کسی نہ کسی وجہ احکام الٰہی کو چھپاتے ہیں اور اپنا وقت قوم کی اصلاح میں نہیں بلکہ تفرقہ و مخالفت میں ضائع کرتے ہیں۔ عوام الناس ان علماء کی جو در اصل جاہل ہیں۔ کورانہ تقلید کرتے ہیں اور اصل حقیقت سے دور رہتے ہیں پس جو لوگ ایسے تفرقوں میں پڑ جائیں ان کا نکلنا مشکل ہوتا ہے وہ لوگ یقیناً دوزخ کا ایندھن بنیں گے اور شدید ترین عذاب الٰہی کے مستوجب ہونگے۔ کیونکہ وہ زندگی تمام ضرور کے لئے ہدایت کو بیچ کر جہل و ظلمت کو خریدتے ہیں

ع۲۳ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ محض رسوم پرستی باپ دادا کی کورانہ تقلید کرنا، خورد و نوش کے معاملے میں فضول پابندیاں اپنے اوپر عائد کرلینا دین کی کوئی خدمت نہیں خدا ان باتوں سے نہیں ملتا۔ بلکہ وہ تو خدا پرستی نیکوکاری اور روح و قلب کی صفائی سے ملتا ہے شریعت کے احکام بھی اسی غرض کے لئے ہیں۔
فرمایا ایمان کا عملی ثبوت یہ ہے کہ انسان خدا کو اور اسکے مخفی حقائق کو تسلیم کرے اس کے احکام کی تعمیل کرے۔ اس کے نبیوں کی تعظیم کرے۔ روز آخرت کا قائل ہو۔ مخلوق خدا سے ہمدردی کرے۔ رشتہ داروں سے بہترین سلوک کرے۔ یتیموں پر رحم و شفقت کا ہاتھ رکھے مسکینوں اور مسافروں کی امداد کرے اور غلامی کے دور کرنے میں اجتماعی و انفرادی طور پر ممد و معاون ہو۔ پس تمہاری تمام تر ہمت اور جدوجہد طلب مقصد میں خرچ ہونی چاہئے
دوسری بات یہ بتلائی گئی ہے کہ انسان آزاد ہو یا غلام۔ عورت ہو یا مرد۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ گورا ہو یا کالا انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ نیکی کرنے والا خواہ کوئی ہو انعام پائے گا۔ اور بدی خواہ کوئی کرے وہ سزا بھگتے گا۔ لہذا قاتل خواہ کوئی ہو بلا امتیاز اس سے قصاص ضرور لیا جائے گا۔ اور ہرگز کوئی رعایت روا نہ رکھی جائے گی۔ یہاں کنایۃً یہود کے اس مذموم طریقہ کی مذمت کی گئی ہے کہ جب قاتل کوئی دولتمند یا آزاد شخص ہوتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب یا غلام ہوتا تو آزاد

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ
شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ
تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ
ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ
یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا
حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرَا ۚۖ ۨالْوَصِیَّةُ
لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ ؕ
فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ
یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۸۱﴾ ؕ فَمَنْ خَافَ مِنْ
مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ
عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ لا اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ

غلام نے قتل کیا ہے تو غلام۔ اور اگر عورت نے کیا ہے تو وہی عورت قتل ہوگی پھر اگر قاتل کو
اسکے بھائی کیطرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو چاہیے کہ دستور کے موافق خون بہا طلب کیا جائے
اور وہ خوش خلقی کیساتھ ادا کرے۔ یہ تمہارے رب کیطرف سے ایک قسم کی تخفیف اور رحمت ہے پس جو
اسکے بعد بھی زیادتی کرے اسکے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱۷۸) اور اے عقلمندو قصاص میں تمہارے
لئے زندگی ہے (یہ سب احکام اسلئے ہیں) کہ تم (لڑائیوں سے) باز رہو (۱۷۹) مسلمانو تم پر فرض کیا گیا ہے
کہ جب تم میں سے کسی کا آخیر وقت آجائے اور وہ بطور ترکہ مال و دولت چھوڑ رہا ہو تو والدین اور قریبی
رشتہ داروں کے حق میں منصفانہ وصیت کر جائے۔ متقی لوگوں کو ایسی وصیت کرنا ضروری ہے (۱۸۰)
پس جو شخص وصیت سن لینے کے بعد اسمیں کوئی تبدیلی کر دے تو اسکا گناہ اُن لوگوں پر ہوگا جنہوں
نے اسمیں تبدیلی کی بیشک اللہ ہر بات کو سنتا ہے اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے (۱۸۱) ہاں جو شخص اسبات سے
خوف کرے کہ وصیت کرنیوالے نے کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کیا ہے وہ وارثوں میں صلح کرا دے تو
اُس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے (۱۸۲) ع ۲۲ اے مسلمانو تم پر روزے
اُسیطرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم
برائیوں سے بچو (۱۸۳) (روزے گنتی کے چند روز ہیں۔ پھر تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر میں

قتل کر دینے مسلمانوں کو ایسی بے انصافی سے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا تھا تاکہ وہ بھی کسی ایسی غلطی کا ارتکاب کرنے لگیں۔

نیکی کی تیسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ انسان کو مرنے سے پہلے پسماندوں کیلئے اپنی جائیداد یا ترکہ کی تقسیم کے متعلق ضروری ہدایتیں کر دینی چاہئیں اگرچہ مرنے کے بعد اسکی جائیداد دوسروں کے قبضہ میں آجاتی ہے مگر مناسب طور پر اس کو بانٹ دینا اور شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے حقداروں کو فائدہ پہنچانا انسان پر فرض کر دیا گیا ہے اور اس فریضہ سے کوئی شخص بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ شریعت کے مطابق وصیت نہ کر جائے۔ باقی رہی وصیت کی تعمیل تو یہ ان لوگوں کیلئے چھوڑ دی گئی ہے جو اس کے اہل ہوں۔ انہیں چاہیے کہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔ اگر وہ خیانت کریں گے تو خود اس کے جوابدہ ہونگے۔ اس میں وصیت کرنیوالے کا کوئی قصور اور نہ ان کا جن کے حق میں وصیت کی گئی ہے۔ یہاں بھی یہود کے غیر منصفانہ اور انکی مجرمانہ خیانت کوشی کی مذمت مقصود ہے اور مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر تم ان احکام کے مطابق نہ چلوگے تو پھر تم بھی یہود ہی کے بھائی بند ہو جنکی بد دیانتیوں کا پول آج تمہارے سامنے کھولا جا رہا ہے اور معتوب و مقہور گردانا جا رہا ہے۔ دیکھو کوشش ہونی چاہیے کہ شریعت کے سب بنیادی اصول میں ان میں کمی بیشی نہ ہو۔

ف ۱۸۳ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب سے دنیا قائم ہے تمام قوموں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا رہا ہے۔ بنی اسرائیل کو بھی حکم دیا گیا۔ مگر وہ روزہ کی روح کو بھول گئے۔ محض رسمی طور پر دکھاوے کیلئے اور شریعت کے احکام میں کمی بیشی کرتے ہوئے اس فریضہ کو ادا کرنے لگے۔ خدا عزوجل فرماتا ہے کہ روزے کی فرضیت سے اصل مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو کھانا پینا ترک کر کے ہر تن متقی بننے اور یاد الٰہی میں مشغول رہنے کی مشق کرائی جائے کیونکہ جہاں جسم کو توانا و تندرست رکھنا ضروری ہے وہاں روح کو بھی مردہ اور پژمردہ ہونے سے بچانا لازمی ہے۔ یہاں مسلمانوں کو مخاطب کرنے سے یہ مقصد ہے کہ یہود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے قابل التفات نہیں ہے اسواسطے تمہیں انکے موجودہ دین اور موجودہ مذہب کو

مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى
الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ
الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ
وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ
عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ
لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ

تو وہ اِس گنتی کو بعد میں پُورا کرے اور جو اس امر کی طاقت رکھیں کہ فدیہ دے
سکیں اُن کے ذمّے ایک مسکین کا کھانا ہے پھر اگر کوئی شخص خوشی سے نیکی
کا کام کرے تو اسکے لئے بہت بہتر ہے اور اگر تم روزے رکھو تو یہ امر خود تمہارے لئے بہتر ہوگا
بشرطیکہ تم اسکو سمجھو (۱۸۴) رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو
لوگوں کے لئے راہنمائی ہے اور ہدایت و امتیاز (حق و باطل) کی روشن دلیلیں۔ پس جو یہ
مبارک مہینہ پائے وہ اسکے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے ہی دن بعد میں
روزے رکھے اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ دشواری نہیں چاہتا اور یہ (رعایت اسلئے بھی ہے)
کہ تم گنتی پوری کر سکو اور تاکہ تم اللہ کی عظمت بیان کرو کہ اُس نے تمہیں ہدایت دی
ہے تاکہ تم اس کا احسان مانو (۱۸۵) اور اے نبی! جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال
کریں تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ میں تمہارے پاس ہی ہوں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں
جبکہ وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری دعوت کو تسلیم کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ انہیں راہ ہدایت ملے (۱۸۶)
روزے کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارا پردہ
ہیں اور تم اُن کا پردہ ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم خود اپنی ذات کے ساتھ خیانت کیا کرتے تھے

قطعاً نظر انداز کر دینا چاہئے۔ روزہ کی اصل
یہ ہے کہ انسان چند روز تک خدا کی یاد میں
محو رہے۔ کھانا پینا ترک کر دے۔ دن کو مطلق
کچھ نہ کھائے۔ شام و سحر پاک اور طیب چیزیں
استعمال کرے۔ خدا کو یاد کرے اور جذبات
میں خلوص، پاکیزگی اور توازن پیدا کرے۔
صرف اللہ کے حکم کا منتظر رہے۔ کھائے تو
اس کی اجازت سے اور بھوکا رہے تو اس کے
حکم سے۔ مگر وہ شخص جو عمر کی آخری منزل
میں ہو جسے عرفِ شرعی میں شیخ فانی کہا جاتا
ہے۔ اور روزے کی تاب و توان نہ رکھتا ہو
اُسے اگر استطاعت ہو تو فدیہ دیدے۔ کیونکہ
مقصود یہ نہیں کہ نفس کو تکلیف دی جائے
بلکہ مقصود یہ ہے کہ نفس میں ایثار و قربانی
کی روح پیدا کی جائے۔ اب اگر کچھ لوگ تقاضائے
ضعف و پیری ایسے ہیں جو بھوک اور پیاس کی
شدتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو قرآن کہتا
ہے کہ تم فدیہ دے دو۔ تاکہ ایثار کی روح تم میں پیدا ہو سکے
پھر بتایا کہ یوں نہ سمجھو کہ انسان کے
روزے سے خدا کی ذات کو کوئی نفع پہنچتا ہے۔ بلکہ
حقیقت یہ ہے کہ روزہ انسان کو انسان کامل
بناتا ہے جو تمہارا منتہائے مقصود ہے۔ آگے چلکر
بتایا کہ مختلف قوموں کو مختلف اوقات میں روزہ
رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر اے مسلمانو! تم اپنے
روزے ماہِ رمضان میں رکھا کرو۔ یہ تمہارے لئے
ایک مبارک مہینہ ہے۔ کیونکہ یہ قرآن جس میں
لوگوں کی رہنمائی کے قوانین، سیدھے سادھے
احکام، حق و باطل میں تمیز کرنے کے اصول واضح
کئے گئے ہیں۔ وہ اسی ماہ مبارک میں نازل کیا
گیا تھا۔ پس اس مہینے میں روزے رکھو
تمہیں برکت حاصل ہوگی اور عید کے دن اللہ
کے جاہ و جلال کا اظہار کرو۔ روزوں کے اختتام
پر جشن مسرت بھی مناؤ۔ تاکہ دل اللہ کی اطاعت کیلئے
آمادہ رہیں اور یہ سمجھیں کہ ہر مشکل کے بعد آسانی
و شادمانی ہے۔ اے مسلمانو! تم اس ماہ مبارک
میں روزے رکھا کرو۔ تم میں سے جو مریض ہو
وہ روزے نہ رکھیں۔ اور نہ مسافروں کو تکلیف
دی جاتی ہے۔ ہاں! تندرستی حاصل ہونے کے بعد
تمہیں اسیقدر روزے رکھ کر خدا کا حکم بجالانا
چاہیئے کیونکہ تمہیں تنگ کرنا اور بے فائدہ مشقت
میں ڈالنا اس کی مصلحت میں داخل نہیں اور
دیکھو اگر تم میں روحانی طاقت پیدا ہو جائے

كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج
فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَكُلُوْا
وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج
وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ
اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ع ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط وَلَيْسَ
الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ
اتَّقٰى ج وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

پس اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا۔ لہٰذا اب سے تم (رات کے وقت) اپنی بیویوں سے بخوشی خلوت کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دیا، اسکے خواہشمند رہو اور کھاؤ اور پیو حتی کہ صاف صاف معلوم ہو جائے کہ صبح کی سفید دھاری اندھیرے کی کالی دھاری سے الگ ہو گئی ہے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔ اور مساجد میں اعتکاف کرنے کے ایام میں (رات کو) بھی اپنی بیویوں سے خلوت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں انکے نزدیک نہ جاؤ۔ اللہ اسطرح وضاحت سے اپنی آیتیں لوگوں کے واسطے بیان کرتا رہتا ہے تاکہ وہ برائیوں سے بچ جائیں ﴿۱۸۸﴾ اور آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اور نہ مال کو حکام تک اس نیت سے پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طریقوں سے کھا جاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اسطرح ناجائز باتیں جائز نہیں ہو جاتیں ﴿۱۸۹﴾ (اے نبی) لوگ آپ سے چاند (اور اسکی مختلف تبدیلیوں) کے متعلق سوال کرتے ہیں کہدیجئے کہ یہ انسان کیلئے وقت کا حساب اور حج کا تعین ہے اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پچھواڑے سے آؤ۔ ہاں نیکی اس نے کی جو پرہیزگار بنا۔ گھروں میں دروازوں ہی سے داخل ہوا کرو اور خدا کا ڈر پیدا کرو۔ تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو ﴿۱۹۰﴾ اور خدا کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے

تو جب ہمیں پکارو۔ ہم پکار کو سنیں گے جب ہم سے تمہاری حاجت کو پورا کریں گے۔ اور ہمیشہ سیدھی راہ پر چلنے کی تمہیں توفیق عطا فرمائیں گے۔ دیکھو روزہ صرف کھانا پینا ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ تمہیں تمام نفسانی خواہشات کو کلیۃً ترک کر دینا چاہیئے۔ دن کے وقت عورتوں سے ہم بستری نہ کرو۔ ہاں رات کے وقت اجازت ہے۔ روزے کے اوقات کے متعلق فرمایا کہ پو پھٹنے سے لیکر غروب آفتاب تک روزہ کا وقت ہے۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے مساجد میں اعتکاف کا حکم دیا۔ نیز بتایا کہ دھوکے فریب سے لوگوں کا مال نہ کھانا چاہیئے۔ اکل حلال ہی روحانی ترقی کا موجب ہے اور تقرب الی اللہ کا بہترین وسیلہ ہے۔ اگر روزے رکھنے کے باوجود مال حرام سے اپنے آپ کو نہ روکو، تو روزے کا کوئی فائدہ نہیں۔

۲۵ اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ چاند کی مختلف تبدیلیوں کی وجہ معلوم کر لینا کوئی بہت بڑی دینی خدمت نہیں بلکہ دین کا منشا اس سے البتہ ہے کہ تم ان کے فوائد سے بحث کرو۔ ان تبدیلیوں کا مذہبی فائدہ یہ ہے کہ مذہب کے بہت سے احکام ان سے متعلق ہیں۔ حج کی تاریخ کا تعین رمضان و عید کا تقرر اور وہ تمام مسائل جن کا تعلق تاریخ اور مدت معینہ سے ہے چاند کی تبدیلیوں پر اور ان کے جاننے پر موقوف ہیں۔ نیز یہ بتلایا کہ کوئی نیکی کی بات نہیں کہ حالت احرام میں اگر گھر جانے کی ضرورت پیش آئے تو دروازے کو چھوڑ کر مکان کے پچھواڑے سے داخل ہو۔ اس طرح کی سختیں خدا کو ہرگز قبول نہیں۔ وہ تو صرف اس قدر چاہتا ہے کہ انسان کے اندر تقوے پیدا ہو اور تمام امور میں اسے آسانی حاصل ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ نیکی یہ ہے کہ دنیا میں امن و امان قائم کیا جائے اور ہر شخص بلا خوف و خطر اپنا کام کر سکے۔ اور اگر بعض شرارت پسند لوگ کسی گروہ یا جماعت یا فرد کو دین قیم پر چلنے، خدا کی عبادت کرنے اور آزادانہ

وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۚ ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ

مع - عند المتقدمین

جنگ کریں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۱۹۰﴾ اور انہیں جہاں
کہیں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم ان کو نکال دو، فتنہ کا قائم رہنا
جنگ و جدل سے بھی بڑھکر برا ہے اور مسجد حرام کے قرب و جوار میں ان سے لڑائی نہ کرو جبتک
وہ خود تم سے وہاں نہ لڑیں پھر اگر انہوں نے تم سے لڑائی شروع کر دی تو تم بھی ان کو مارو۔
منکروں کی یہی سزا ہے ﴿۱۹۱﴾ پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا
اور رحم کرنیوالا ہے ﴿۱۹۲﴾ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ شرک کا نام و نشان نہ رہے اور
دین محض اللہ کا دین ہو جائے پس اگر وہ رک جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر
تشدد نہ کیا جائے ﴿۱۹۳﴾ اگر حرمت کے مہینوں کا پاس رکھا جائے تو تمہیں بھی پاس رکھنا چاہئے
اور حرمت کی ہر چیز میں بدلہ کا بدلہ ہے جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس کی زیادتی کا جواب دو
جسطرح کہ اس نے زیادتی کی ہو اور (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ
پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ﴿۱۹۴﴾ اور مال و جان اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور
اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور نیکی کرو۔ یقیناً اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو نیکو کار
ہیں ﴿۱۹۵﴾ اور حج اور عمرہ کو اللہ کی راہ میں پورا کرو۔ پس اگر تم راہ میں گھر گئے تو

زندگی بسر کرنے سے مانع آئیں تو ان کا قلع قمع
کر دینا اور ان کی جمعیت کو منتشر اور انکی طاقت
کو توڑنا بھی نیکی ہے کیونکہ اگرچہ جنگ و جدل بری
شے ہے۔ مگر فتنہ و فساد اس سے کہیں بڑھکر قبیح
چیز ہے۔ اس لئے فتنہ و فساد کی روک تھام کی خاطر
جنگ و جدل کی برائی گوارا کی جا سکتی ہے۔ پس اے
مسلمانو! جو لوگ تمہارے راستہ میں روڑے اٹکائیں
اور تمہیں آزادی کی زندگی نہ بسر کرنے دیں۔ ان سے
ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ ایسے کہ فتنہ و فساد کا ہمیشہ
کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ مگر دیکھو۔ تمہارے ہر کام
میں اعتدال و میانہ روی کارفرما ہو۔ حق و انصاف
پر تمہارا پورا پورا عمل ہو۔ اور جب تم اپنے مقصد میں
کامیاب ہو جاؤ۔ تو کسی پر دست ظلم و تعدی دراز
نہ کرو۔ ایسے کام کسی ایک شخص کے بس کے نہیں
ہوتے۔ اور حکومت ان حالات میں رعایا کی مالی و
جسمانی امداد کی محتاج ہوا کرتی ہے۔ لہذا مسلمانوں
کو من حیث القوم اسمیں پورا پورا حصہ لینا چاہیئے
اور دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہیئے۔ اس موقع پر
بخل سے کام لینا اور جان و مال کو خدا کی راہ میں خرچ
نہ کرنا اپنے لئے ہلاکت مول لینا ہے مخالفین کی جمعیت
کو توڑنے کیواسطے اتحاد عمل کرنا اور اسمیں تمام
مسلمانوں کا عملی حصہ لینا قومیت کی جان ہے اور
یہ کام خدا کے نزدیک نہایت مقبول ہے۔
ارشاد ہوتا ہے کہ جب حالات پر امن و امان کی حالت
ہو جائے تو تمہیں خدا کی راہ میں حج کعبہ سے
بھی مشرف ہونا چاہیے! اور تمام ارکان کو پوری
طرح ادا کرنا چاہیئے! اور بفرض محال اگر کہیں
راستے میں دشمن تمہیں روک دیں تو ایک جانور
کی قربانی دے کر احرام اتار لو! اور اگر تم ایام حج
میں بیمار ہو جاؤ۔ یا سر میں کوئی تکلیف ہو، تو
چاہیئے کہ روزہ رکھو یا صدقہ دو۔ یا ایک
جانور کی قربانی کرو! اور جب کامل اطمینان ہو
جائے اور حج اور عمرہ کو ملا کر ادا کرنا چاہو۔ تو
جو جانور میسر آسکے اس کی قربانی دو! اور اگر قربانی
دینے کی توفیق نہ ہو تو حج کے دنوں میں تین روزے
رکھو اور جب گھر کو لوٹو۔ تو سات روزے اور
رکھ کر دس کی گنتی پوری کر لو۔ یہ حکم ان لوگوں کے

اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا
اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ
اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۟ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ
عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ ؔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ
الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسا کچھ میسر آئے (ایک جانور کی) قربانی کرنی چاہئے اور تم اپنے سر کے بال اُس وقت تک نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے پس اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اسکے سر میں کوئی تکلیف ہو (تو سر کے بال منڈوا دے مگر) چاہئے کہ بطور فدیہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تمہیں امن حاصل ہو تو جو شخص عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ بھی جیسا کچھ میسر آئے - قربانی (کا ایک جانور) دے اور جسے نہ ملے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے واپسی پر رکھے - یہ پورے دس ہو گئے یہ حکم ایسے شخص کیلئے ہے جس کے اہل و عیال مسجد حرام کے قرب و جوار میں نہ رہتے ہوں اور خدا سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ وہ نافرمانوں کو سخت سزا دینے والا ہے ﴿۱۹۶﴾ ع ۲۶ حج کے مہینے معلوم ہیں پس جس شخص نے ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض کر لیا تو ایام حج میں کوئی فحش بات کہے نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ اسے لڑائی جھگڑے کی اجازت ہے - اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے - اور زادِ سفر ساتھ لیکر چلا کرو اور بہترین زادِ راہ اللہ کا ڈر ہے - اور اے عقلمندو! مجھ ہی سے ڈرو ﴿۱۹۷﴾ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر (ایام حج میں) اللہ کا فضل (یعنی مال و دولت بذریعہ تجارت) طلب کرو

لئے ہے جن کا گھر یا مکہ میں نہ ہو - فرمایا حج کے مہینے تمہیں معلوم ہی ہیں اگر تم حج کرنا چاہو تو عورتوں سے مخصوص تعلقات - لوگوں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آنا اور لڑائی جھگڑا کرنا قطعاً بند کر دو مجسم نیکی بن جاؤ - دل میں خشیت الٰہی اور تقوے پیدا کرو کیونکہ تقویٰ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور عقل بڑھتی ہے

ف ۲۶ حج کیا ہے - مسلمانوں کا سالانہ قومی اجتماع ہے - باہمی میل ملاپ اور تعارف کا بہترین ذریعہ ہے - چاہئے کہ ایک جگہ جو عرفات کے نام سے مشہور ہے - تم سب اکٹھے ہو جاؤ - وہاں کے مناسک ادا کرو - پھر مزدلفہ میں بھی ایک ایسا ہی اجتماع کرو - دنیاوی فوائد بھی حاصل کرو - اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیتے رہو تجارت کرنا چاہو - تو اسمیں بھی کوئی حرج نہیں خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہوگا - اس طرح فریضۂ حج سے فارغ ہو کر اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہو کر گھروں کو لوٹو - ہر صورت میں تمہیں خدا سے یہی دعا مانگنی چاہئے - کہ اے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں صرف وہی چیزیں عطا کر جو ہمارے لئے مفید ہوں ۔

حج کو حشر کا چھوٹا نمونہ سمجھو - اس روز کی تکالیف کو اس روز کی تکالیف کا ادنیٰ پیمانہ خیال کرو - اور دیکھو - دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں - جو غرور اور نفس پرستی میں سرشار ہیں بظاہر تو بڑے مزے کی باتیں کرتے ہیں - مگر حقیقت میں وہ دین حق سے بعید اور بدباطن ہیں ایسے لوگوں کو جب طاقت حاصل ہو جاتی ہے تو یہ اپنے ابنائے جنس کے ساتھ بدترین سلوک کرتے ہیں - ایک شخص اپنی زبان سے نیکدل کا کتنا ہی چرچا کرے - اس کا کچھ فائدہ نہیں دیکھنا تو یہ ہوتا ہے کہ اس کا سلوک ابنائے جنس سے کیا ہے - ایسے مغرور اور ظالم لوگوں سے جب کہا جائے - کہ خدا سے ڈرو تو وہ اور زیادہ نافرمانی اور ظلم و معصیت پر اُتر آتے ہیں اور بجائے اصلاح کے اور زیادہ بگڑتے اور کجروی

مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص
وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾ فَاِذَا
قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ
اَشَدَّ ذِكْرًا ط فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى
الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ
مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ
اِثْمَ عَلَيْهِ ج وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لا لِمَنِ اتَّقٰى ط
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَمِنَ

النصف

پس جب عرفات سے لوٹو تو (مزدلفہ میں) مشعر الحرام کے پاس ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو۔ اور اسیطرح اسے یاد کرو جیسا کہ اس نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اور اس سے پہلے تم لوگ یقیناً بےخبر تھے (۱۹۸) پھر جہاں سے ہو کر لوگ لوٹتے ہیں تم بھی (اے قریش) ادھیں سے ہو کر لوٹو۔ اور خدا سے مغفرت چاہو اللہ یقیناً بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (۱۹۹) پس جب حج کے ارکان پورے کر چکو تو جس طرح اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ اسیطرح خدا کو بھی (منیٰ میں) یاد کرو بلکہ یہ ذکر اس سے بھی زیادہ (جوش کیساتھ) ہو۔ پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں دے (جو کچھ دینا ہے) ایسے شخص کیلئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں (۲۰۰) اور بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوشحال رکھ اور آخرت میں بھی خوشحال رکھ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا (۲۰۱) ان ہی لوگوں کیلئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ جلد اعمال کا حساب لینے والا ہے (۲۰۲) اور اللہ کو ان چند دنوں میں یاد کرتے رہو پھر جو دو ہی دن میں جلدی چلا آئے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو (ایک آدھ دن) زیادہ لگا دے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ اس شخص کیلئے ہے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرے اور اللہ ہی سے ڈرو اور یقین جانو کہ تم کو اسی کے پاس جمع ہونا ہے (۲۰۳) اور بعض لوگ

اختیار کرتے ہیں۔ دیکھو یہ ایمان کی راہ نہیں ہے۔ تمہیں زبانی طور پر ہی مسلمان ہونا کفایت نہیں کرتا بلکہ تمہارے ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ تم ایمان سلم کے شہر میں پکے ایمان والے بن جاؤ اور کسی حالت میں شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ تمہارا ہر عمل اسلام کے مطابق اور تمہاری ہر بات اسلام کے ماتحت ہو۔ تمہارا جذبہ اسلامی جذبہ ہونا چاہیئے کہ کسی بات میں تم قرآن کے احکام سے انحراف نہ کرو۔ یہی اسلام ہے۔ اور ایسا ہی اسلام ہے جو اللہ کے ہاں مقبول ہے۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا۔ بعض باتوں میں اسلام پر عمل پیرا ہوئے اور بعض میں ذاتی خواہشات پر چلے تو پھر تم مسلمان نہیں اگر ایسی تشریح و توضیح کے بعد بھی ایمان و یقین کیلئے کلام الٰہی کی ہدایت کافی نہیں تو پھر اس کے بعد یہی فیصلہ باقی رہ گیا۔ کہ خدائے برتر بذات خود تمہارے سامنے آ کر اپنی زبان سے کہہ دے۔ کہ میں تمہارا خدا ہوں۔ مجھ پر ایمان لاؤ۔ مگر یاد رکھو۔ یہ دنیا میں نہیں ہونے کا۔ خدا اسی وقت مخلوق کے سامنے آئے گا۔ جب دنیا تہ و بالا ہو چکی ہوگی۔ اور تمام دنیاوی امور کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ اس رکوع میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ سچی خدا پرستی، اصلی دینداری اور نیکوکاری یہی ہے۔ جو ان سطور میں بیان کر دی گئی ہے۔ یہود میں یہ چیز باقی نہیں رہی۔ یہود کے پاس تعلیم کا جسم ہے۔ اور روح مفقود ہے۔ لہٰذا اس کی ضرورت تھی۔ کہ پھر وہی پرانی تعلیم جس کو دنیا آج فراموش کر چکی ہے اور یہود کھو چکے ہیں۔ عام کر دی جائے لہٰذا ہر شخص جو دین کا شیدائی ہو۔ اور دونوں جہان کی سعادت حاصل کرنا چاہے وہ ان احکام قرآنی کی پیروی کرے اس سے اُسے گوہر مقصود ہاتھ آ جائے گا۔ تصویر کے دونوں رُخ دکھائے جا چکے ہیں۔ نیکی اور بدی کے نتائج واضح طور پر تمہارے سامنے آ چکے ہیں۔ پس ان الفاظ کو صحیح مانو۔ اور پورے

النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ
اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا
تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ
وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ
اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ
الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ
مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ع ﴿٢١٠﴾ سَلْ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ

ایسے بھی ہیں جن کی باتیں آپ کو دنیوی زندگی کے بارے میں نہایت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو اپنے خلوص دل کا گواہ بھی کر لیتے ہیں حالانکہ (فی الحقیقت) وہ جھگڑوں میں بڑے ہی سخت ہوتے ہیں (۲۰۴) اور جب وہ آپ سے الگ ہو جاتے ہیں تو ملک میں اس خیال سے سرگرمی دکھاتے ہیں کہ وہاں فساد پھیلائیں اور کھیتوں کو تباہ کریں اور انسانی نسل کو ہلاک کریں اور اللہ فساد پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۲۰۵) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو وہ گھمنڈ میں آ کر اور گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں انہیں جہنم ہی کفایت کریگا اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے (۲۰۶) اور بعض وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے جان تک صرف کر دیتے ہیں اور اللہ بھی اپنے ایسے بندوں پر بڑا مہربان ہے (۲۰۷) اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو۔ پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے نقش قدم پر چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے (۲۰۸) اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب تمہارے پاس کھلے کھلے احکام آ چکے ہیں تو یقین جانو کہ اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے (۲۰۹) کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے سائبانوں میں اللہ اور اس کے فرشتے نمودار ہو جائیں اور تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے؟ (یاد رہے) کہ اللہ ہی کی طرف (انجام کار) تمام امور کو لوٹایا جائے گا (۲۱۰) ع۲۴ اولادِ یعقوب سے پوچھو۔ کہ ہم نے انہیں کس قدر

پورے تابع قرآن بندے بن جاؤ۔

ان آیات میں انسان کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص یہ تعلیم دی گئی ہے کہ انہیں اختلافات کو مٹا کر خدا کی عبادت کرنے اور امن قائم کرنے کے لئے موافق و متحد ہونا چاہیئے۔ دورِ حاضر کے مسلمانوں کو ان آیات پر متعدد بار غور کرنا چاہیئے۔ اور دو باتوں کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ ایک تو یہ کہ ایمان لانے کے بعد ارکانِ اسلام پر عمل پیرا ہونے کے بغیر چارہ نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو باہمی اختلافات سے بچنا چاہیئے اور اگر اختلافات پیدا ہو بھی جائیں تو نفسانیت ہٹ دھرمی اور خود غرضی سے بالکل الگ تھلگ ہو کر خوفِ خدا کو مدنظر رکھ کر احکام قرآنی کے مطابق فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ ذاتی رائے ذاتی پسند اور ذاتی رجحانات کو یکسر ترک چھوڑ دینا ضروری ہے۔ مقابلہ میں شخصی مفاد کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ خفیہ ریشہ دوانیاں اور غلط پروپیگنڈا کر کے باطل کو فروغ دینا اور حق کو زک پہنچانا مسلم کی شان سے بہت بعید ہے۔

ف ۲۷ ۔ گذشتہ چند رکوعوں میں بتایا گیا تھا۔ کہ شریعت کے احکام کی اصل کیا ہے۔ اور یہود نے انہیں موڑ توڑ کر کس طرح بنا دیا تھا۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ بنو اسرائیل کو دنیا میں سیادت و قیادت کا شرف عطا ہوا تھا انہیں مذہبی پیشوا بنایا گیا۔ انہیں تورات ایسی جلیل القدر کتاب عطا کی۔ مگر انہوں نے اپنی بداعمالیوں، سیاہ کاریوں اور مکارانہ چالوں سے خود ہی اپنے پیر پر ہلاکت لی۔ اور آج ان سے منصب سیادت

مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ
وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ

واضح دلائل دیئے اور جو اللہ کی نعمت کو بدل ڈالے بعد اس کے کہ وہ اس کے پاس آ چکی ہو تو (یاد رہے) اللہ سخت سزا دینے والا ہے (٢١١) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہیں دنیوی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا تمسخر اڑاتے ہیں حالانکہ خدا سے ڈرنے والے ہی قیامت کے دن اُن سے بلند مرتبہ ہونگے اور اللہ جسے چاہتا ہے بیحساب روزی عطا کرتا ہے (٢١٢) ابتدا میں لوگ ایک ہی گروہ تھے (جب اختلاف ہونے لگا) تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو ایمان والوں کو بشارت دیتے تھے اور شریروں کو ڈراتے تھے۔ اور انکو حق و راستی کیساتھ کتاب دی تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔ یہ اختلاف پیدا کرنیوالے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی بعد اس کے کہ انہیں واضح احکام پہنچ چکے تھے محض باہمی ضد اور مخالفت کی بنا پر اختلاف کیا، پس اللہ نے اپنے فضل سے ایمان والوں کی اُس سچی بات میں راہنمائی کی جسمیں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے (٢١٣) کیا تم سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم ان واقعات سے ابھی تک دوچار نہیں ہوئے جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آ چکے ہیں انہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں

چھینا جا رہا ہے۔ وہ دین و دنیا میں معتوب گردانے جا رہے ہیں۔ اور تم کو اے مسلمانو! ان کی جگہ مذہبی پیشوا مقرر کیا جاتا ہے۔ اور تم اُن تمام انعامات سے سرفراز کئے جاؤ گے۔ جو یہود کو حاصل تھے۔ مگر اس بات کا یقین کر لو۔ کہ اگر تم نے یہود ہی کا رویہ اختیار کر لیا۔ تو بس پھر تمہارا بھی وہی حال ہوگا۔ یہاں تو کسی کی شخصیت اور رعایت کا معاملہ نہیں جو شخص احکام خداوندی مانے، وہ سرفراز ہوتا ہے جو بے پرواہ ہو جائے۔ اس کی ہمیں بھی کوئی پرواہ نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اگر تمہیں یہاں دنیاوی آسائش و آرام حاصل ہو جائیں تو یُوں نہ سمجھو۔ کہ بس آخرت کوئی شے ہی نہیں حساب کتاب سے تمہیں کوئی سروکار نہیں۔ نہیں! جس طرح مرنا سب کو ہے۔ اسی طرح حساب بھی سب کو دینا ہے۔ پھر مرنے کے بعد بلند مرتبت وہی ہونگے۔ جنہوں نے دنیا میں نیک عمل کئے ہونگے۔ اور ایمان کی راہ پر چلے ہوں گے۔

دیکھو۔ ابتدا میں تو تمام انسان ایک ہی دین پر تھے پھر جوں جوں تعداد بڑھتی گئی۔ اختلافات رونما ہوتے گئے۔ پس ان میں تصفیہ کرنے اور سیدھی راہ بتلانے اور اختلافات مٹانے کی خاطر نبیوں کو بھیجا گیا۔ وہ لوگ جو دعوت حق کو قبول کر لیتے۔ نبی انہیں آنے والی زندگی میں خوشیوں کی بشارت دیتے اور جو انکار و تساہل سے کام لیتے۔ انہیں آنیوالی زندگی کے عذاب سے ڈراتے اور تعلیم دیتے کہ دیکھو اپنے ہر معاملہ میں کتاب اللہ کو منصف بناؤ۔ مگر اس کے باوجود لوگ اختلاف کرنے لگے۔ اور اس اختلاف کی وجہ محض ہٹ دھرمی ضد۔ قدامت پسندی اور باہمی عناد تھا۔ اصل راہ ہمیشہ وہی ہے جو کتاب اللہ بتائے اور جس کی طرف رسول بلائے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا پرستی و نیک عملی کی تلقین کی جائے۔

وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ
لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع يَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ
وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ
وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ
مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ
عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ

پیش آئیں اور اُنکے پاؤں لڑکھڑا گئے حتیٰ کہ رسول اور اُس کے مومن ساتھی کہہ اُٹھے۔ کہ نصرت الٰہی کب پہنچیگی؟ (جواب ملا کہ) یاد رکھو بیشک نصرتِ الٰہی قریب ہے ﴿۲۱۴﴾ (اے نبی) آپ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں اُن سے کہہ دیجئے کہ جو کچھ بھی اپنے مال میں سے خرچ کرو۔ وہ ماں باپ۔ رشتہ داروں یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو دو اور نیکی کا جو کام بھی کرو گے بیشک وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے ﴿۲۱۵﴾ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو۔ اور وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ اور ہر بات کا حقیقی علم اللہ کو ہی ہے اور تمہیں کوئی علم نہیں ﴿۲۱۶﴾ ع ۲۸ (اے نبی) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ حرمت کے مہینے میں جنگ کرنا کیسا ہے؟ اُن سے کہہ دیجئے کہ اس مہینے میں جنگ کرنا بڑی بُری بات ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کا انکار کرنا۔ اور مسجدِ حرام میں نہ جانے دینا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر بُرا ہے اور فتنہ و فساد خونریزی سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ اور یہ لوگ تم سے جنگ کرتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ اگر انکے امکان میں ہو تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں اور جو تم میں سے اپنے دین سے برگشتہ

اور تفرقہ و اختلاف کی جگہ وحدت و اجتماع کا قیام ہو۔ مگر بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ محض زبانی جمع خرچ ہی کافی ہے۔ یاد رکھو، مومن کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ ایمان کا اقرار کرلے اور سمجھ لے کہ بس جنتی ہو گئے۔ اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ ان تمام آزمائشوں میں ثابت قدم رہکر جو حق پرستوں کو ہمیشہ سے پیش آتی رہی ہیں اور اسے بھی ضرور آئیں گی۔ اس سے کسی کو مفر نہیں۔ اسی طرح یہود نے خیرات کے جو اصول وضع کر رکھے ہیں۔ وہ بھی ہماری کتاب کی تعلیم سے بہت کچھ بعید ہیں۔ سُنو! خیرات کے مستحق سب سے پہلے اپنے رشتہ دار ہیں۔ جنہیں تمہاری امداد کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے اپنی کمائی اور اپنے مال و دولت کو والدین پر خرچ کرو۔ جو کچھ بچے وہ حاجتمند رشتہ داروں کو اُن کے حسب ضرورت دو۔ اور اگر اس سے زیادہ کی طاقت ہو۔ تو یتیموں کی امداد۔ مسکینوں کی دستگیری اور مسافروں کی اعانت پر خرچ کرو یہ سب نیکی کے کام ہیں اور اللہ ایسے ہی کاموں پر اجر دیتا ہے۔ اسیطرح کی نیکی وہ ہے۔ جو اس سے پہلے تمہیں بتائی گئی ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ دیکھو! جہاد اگرچہ تمہیں بظاہر ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہی چیز تمہاری حیاتِ قومی کی اساس و آئین ہے۔ اگر غور و فکر کرو۔ اور اپنی ذہنیت کو مجاہدانہ بنالو۔ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے ◆

ع ۲۸ ۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ حرمت کے مہینوں میں جو حج اور عبادت کے مہینے ہیں۔ جنگ و جدل سے مسلمانوں کو قطعاً باز رہنا چاہیئے۔ کیونکہ لڑائی فی نفسہٖ ایک بُری شئے ہے۔ مگر جب دیکھو۔ کہ غیر قومیں جو احاطہ اسلام کے اندر نہیں ہیں۔ تمہاری عبادت میں مانع ہیں۔ اور فتنہ و فساد پھیلاتی ہیں۔ تو اس فتنہ کا روکنا اشد ضروری ہے۔ خواہ اسکی خاطر

عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ
رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ
اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ
قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ
الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا
الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

ہو گیا اور کفر ہی کی حالت میں دنیا سے گزر گیا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں (اور) انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہوگا (۲۱۷) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے، اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑا۔ اور جہاد کیا۔ وہی رحمت خداوندی کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (۲۱۸) (اے نبی) لوگ آپ سے شراب اور قمار بازی کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں لوگوں کے لئے بڑی برائیاں ہیں اور فائدے بھی ہیں لیکن ان کی برائیاں ان کے فائدوں سے بڑھ کر ہیں اور لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں۔ کہہ دیجئے کہ جس قدر تمہاری ضروریات سے زائد ہو۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت کے امور پر غور و فکر کرو (۲۱۹) اور لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا ہی بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو کوئی حرج نہیں، وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ کو معلوم ہے کہ کون خرابی پیدا کرتا ہے اور کون اصلاح کرنے والا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ ہر بات پر غالب ہے (اور) ہر امر کی حکمت معلوم ہے (۲۲۰) اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یاد رکھو کہ ایک مومن لونڈی مشرکہ

جنگ جدل ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ اگرچہ لڑائی ایک برائی ہے۔ مگر فتنۂ شرک اس سے بھی بڑی برائی ہے۔ لہٰذا ایک بڑی برائی کو روکنے کی خاطر چھوٹی برائی گوارا کی جا سکتی ہے۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہارے دشمن تمہاری جمعیت اور تمہارے مذہب کو صفحۂ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ اور اگر تم نے یہ ذلیل حالت گوارا کر لی۔ تو پھر خواہ تم مسلمان ہی کیوں نہ کہلاتے ہو۔ دوزخ کی آگ کا ایندھن بنائے جاؤ گے۔ اگر تم نے کوئی نیک کام بھی کئے ہوں گے تو وہ سب ضبط کر لئے جائیں گے یعنی تمہیں ان کا مطلق کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے گا۔ اور اگر پوچھو۔ کہ کیا جہاد کے واسطے شراب کا استعمال اور اس کی ضروریات پر جوئے اور لاٹری سے فراہم شدہ روپیہ خرچ کریں! نہیں تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شراب سے دراصل حقیقی جوش اور قوت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ محض عارضی جوش و خروش ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ فائدے بھی ہیں۔ مگر ان کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ پس جس چیز میں زیادہ نقصانات ہوں، اور منافع کم، اُسے تم اپنے اوپر حرام سمجھو۔ یہی حال جوئے اور لاٹری کا ہے۔ اور یہ بھی تمہارے لئے حرام ہیں۔ باقی رہا یہ کہ جہاد میں تم بطور چندہ کیا چیز دو۔ تو اس کے لئے خدا تمہیں کسی مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ کھانے پینے اور دیگر ضروریاتِ زندگی کے مصارف کو چھوڑ کر جو کچھ بچ رہے۔ اسی میں سے راہِ خدا میں خرچ کرو۔ دیکھو، کس قدر صاف صاف احکام اور کس قدر فائدے کی باتیں تمہیں بتائی جاتی ہیں۔ پھر اگر تم دنیا و آخرت کے واسطے ان پر غور نہ کرو۔ تو افسوس کی بات ہے۔ اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ اگر جنگ و جدل میں حصہ لیا۔ اور لقمۂ اجل ہو گئے۔ تو یتیم بچوں کی نگہداشت کون کرے گا۔ تو تمہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ایسے یتیموں کی پرورش اور ان کی کفالت ایک قومی فریضہ ہے۔ یتیم بچے بھی قوم کے معزز افراد میں سے ہوتے ہیں۔ اُن کی اصلاح بھی ایسی ہی ضروری چیز ہے۔

مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى
يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ
اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ
وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ
فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى
يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ
اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ز وَ
قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ
مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً
لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِىٓ

عورت سے کہیں بہتر ہے اگرچہ یہ تمہیں بھلی ہی کیوں نہ معلوم ہو اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں یاد رکھو کہ ایک مومن غلام مشرک آزاد سے کہیں بہتر ہے خواہ یہ مشرک تمہیں بھلا ہی کیوں نہ معلوم ہو۔ یہ مشرکین تو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لیے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت اور موعظت حاصل کریں ⦗۲۲۱⦘ ع ۲۹ اور اے نبی لوگ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجیے کہ یہ ناپاک چیز ہے۔ ان ایام میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو جدھر سے اللہ نے تمہارے لئے فطری طور پر ٹھہرا دیا ہے ان کے پاس آؤ بیشک اللہ انہی کو دوست رکھتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور پاکی و صفائی والوں کو پسند کرتا ہے ⦗۲۲۲⦘ تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں پس جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔ اور اپنے لئے آئندہ کا سامان کرو اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرو اور اس بات کا یقین رکھو کہ تم بالضرور (ایک دن) اس سے ملنے والے ہو اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجیے ⦗۲۲۳⦘ اور اللہ کے نام کی قسموں کی آڑ نہ بناؤ کہ کسی کے ساتھ بھلائی نہ کر سکو یا پرہیزگاری کی راہ اختیار نہ کر سکو یا لوگوں میں صلح صفائی کرنے سے رکے رہو (یاد رکھو) اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے ⦗۲۲۴⦘ (یاد رہے) اللہ

جیسا کوئی اور دینی کام۔ اگرچہ اس بارہ میں بھی تم پر کوئی خاص مشکل احکام نافذ نہیں کئے جاتے۔ مگر مسلمانوں کو من حیث القوم یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ یتیموں کی ہر صورت بھلائی ہو۔ اور اگر اس طرف سے مسلمانوں نے بے اعتنائی کی تو انہیں مجرم گردان کر سخت سزا کا مستوجب قرار دیا جائے گا پھر قومی عزت و حرمت کا تقاضا ہے کہ ازدواجی تعلقات میں مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو مشرک مرد اور مشرک عورت پر بہر حال ترجیح دی جائے۔ ورنہ اس سلسلہ میں اخلاص نہیں آتا۔ نہ کسی کا تعلق خیال رکھا جائے اسی طرح قوم کی تنظیم ہوا کرتی ہے۔ یہی طرح جماعتوں کی ڈھارس بندھا کرتی ہے۔ اور اسی طرح آخرت کے مدارج عالیہ حاصل ہوتے ہیں۔

ف ۲۹ ۔ پچھلے رکوع میں قومی زندگی کی مہمات کا ذکر ہوا۔ اور مسلمانوں کو ایسے ٹھوس اور کارآمد اصول بتائے گئے۔ جن پر عمل کرنے سے رہتی دنیا تک ان کی ہوا نہ بگڑ سکے اس رکوع میں ویسی ہی ایک مہم یعنی گھریلو زندگی کی مشکلات کا بیان ہے۔ اور ہر مشکل کے تمام پہلوؤں پر اس طرح روشنی ڈالی ہے۔ کہ کوئی شق نہیں چھوڑی مثلاً ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ماہواری ایام کے دنوں میں عورتوں سے خلوت نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس حالت میں یہ تعلق عورت مرد دونوں کے لئے مضر ہے۔ اور صفائی اور پاکیزگی کے خلاف ہے۔ مگر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ عورت ناپاک ہو گئی ہے۔ اور نہ یہ روا ہے کہ اسے اچھوت سمجھا جائے۔

دوسرے یہ کہ عورت مرد کے باہم ملنے اور وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے لئے جو فطری طریقہ ہے، وہی اختیار کرنا چاہئے۔ اور کسی ناپاک اور مکروہ طریقہ پر ہرگز نہ جانا چاہئے تیسرے یہ کہ ازدواجی زندگی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے زبان اپنے قابو میں رکھنی چاہیئے۔ اور بے معنی قسمیں کھا لینے کے بعد یہ نہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ

اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ
تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ
قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ
اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ
بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا
اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪
وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا
اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

تمہاری لغو قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا لیکن اُن قسموں پر ضرور مواخذہ ہوگا جو تمہارے
دلی ارادہ سے ہوں اور بہرحال اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے (۲۲۵) جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے
کی قسم کھالیں انہیں چار ماہ کی مہلت ہے پھر اگر وہ اس دوران میں رجوع کرلیں تو اللہ
بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے (۲۲۶) اور اگر طلاق دینے کا پختہ ارادہ کرلیں تو بھی اللہ سننے والا اور
جاننے والا ہے (۲۲۷) اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہو وہ تین حیض یا تین طہر تک انتظار کریں
اور انکے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس چیز کو جو اللہ نے انکے شکم میں پیدا کی ہو چھپائے رکھیں اگر وہ اللہ
اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہوں اگر اس دوران میں صلح صفائی کرنا چاہیں تو انکے
شوہروں کو انہیں زوجیت میں واپس لینے کا زیادہ حق ہے اور عورتوں کے حقوق اسطرح
مردوں کے ذمہ ہیں جسطرح مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں دستور کے مطابق البتہ
مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت دی گئی ہے اور خدا غالب اور حکمت والا ہے (۲۲۸)
طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے اسکے بعد یا تو (مطلقہ کو) حسن سلوک سے روک لیا جائے یا اچھے طریقے
سے الگ کردیا جائے اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو
مگر اس صورت میں جبکہ دونوں کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے پس اگر تمہیں ڈر ہو

رشتۂ نکاح ٹوٹ گیا تیسرے یہ کہ کسی نیکی کے کام
کے خلاف قسم کھالینا اور خدا کے نام کو بُری کام کی خاطر
استعمال کرنا بہت ہی بُرا ہے۔ عورتوں سے قطع تعلق کرنا
کوئی نیکی کا کام نہیں اور اس بارے میں خدا کی قسمیں
کھانا اور راہبانہ اور متقیانہ زندگی گزارنے اور
لوگوں کو اسکی ترغیب دینے کی بنا رکھنا نہایت بُرا ہے
اس بعد یہ سمجھنا ہے کہ اگر بیوی سے جنسی تعلق نہ رکھنے کی قسم
کھالی جائے تو فوراً ہی قطع تعلق نہیں کرنا چاہیئے۔ چار ماہ
تک خوب غور و خوض کرو۔ اس فیصلے کے تمام پہلوؤں
کو جانچ لو۔ اور اگر تمہیں ٹھنڈے دل سے غور کرنے
کے بعد معلوم ہو کہ پہلا فیصلہ غلط تھا تو فوراً رجوع
کرلو۔ خدا تمہاری غلطیوں کو معاف کرنے والا
ہے اور اگر اس کے برعکس طلاق دینے کا فیصلہ
ہی کرلو۔ تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ یکے
بعد دیگرے تین مرتبہ تین مجلسوں میں
اور تین فرصتوں میں اپنے الفاظ کو دہرایا اور اپنے عزم کو
ظاہر کیا جائے اس سے پہلے ملاپ کے لینے کے
مواقع باقی ہیں۔ کیونکہ شرعاً ملاپ مطلوب ہے۔ تفرقہ
اور جدائی مقصود نہیں۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھنے
کے قابل ہے کہ حقوق کے لحاظ سے عورت اور مرد مساوی
ہیں جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں ویسے ہی
عورت کے حقوق مرد کے ذمہ ہیں۔ اس خیال سے کہ گھر
کی اس چھوٹی سی مملکت میں مطلق العنانی اور شتر بے مہاری
کا مظاہرہ نہ ہونے لگے۔ خاوند کو سردار اور حاکم مقرر
کیا گیا ہے۔ تاکہ خانہ داری کا نظام حکومت نہ بگڑنے
مگر جہاں بیوی کے ذمہ وہ تمام فرائض ہیں جو رعایا
کے ہوا کرتے ہیں وہاں خاوند کے ذمہ بھی وہ تمام فرائض
ہیں جو حاکم یا سردار کے ہوا کرتے ہیں یاد رکھو انسان
ہونے میں تم سب برابر ہو۔ کسی کو دوسرے پر ظلم و تعدی
نہ کرنا چاہیئے۔
ص ۲۳۰ ۔ اس رکوع میں طلاق کے تمام مدارج کا ذکر

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ ع

کہ مرد اور عورت اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم نہ رکھیں گے تو اس میں ان پر کوئی گناہ
نہیں کہ عورت کچھ دے دلا کر اپنا پیچھا چھڑا لے۔ یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں۔ ان سے
باہر نہ جاؤ۔ اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے وہی ظالموں میں شمار ہوگا (۲۲۹)
پھر اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو (تیسری) طلاق دے چکا ہو تو وہ اس کیلئے پھر حلال نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ
وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر وہ اپنی مرضی سے اسکو طلاق دیدے تو ان پر کوئی گناہ
نہیں کہ وہ پھر تعلقات کو وابستہ کر لیں بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود قائم رکھ
سکیں گے اور یہ اللہ کی حدود ہیں جنہیں سمجھدار لوگوں کیلئے کھول کر بیان کرتا ہے (۲۳۰) اور جب
تم عورتوں کو دوسری طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں حسن سلوک سے روک لے
یا خوش معاملگی سے علیحدہ کردو مگر انہیں تنگ کرنے کیلئے روکے نہ رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی مقرر کردہ
حدود سے تجاوز کر جاؤ اور جو شخص ایسا کریگا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کریگا اور اللہ کے احکام کو
ہنسی مذاق نہ سمجھو اور اللہ کی عنایتوں کو یاد رکھو جو تم پر ہیں اور کتاب و
حکمت کو جو اس نے تم پر اتاری کہ تمہیں اس کے ذریعہ سے نصیحت فرمائے اور خدا کا خوف
ہر وقت پیش نظر رکھو۔ اور یقین جانو کہ اللہ تمام باتوں کو جانتا ہے (۲۳۱)

اور میاں بیوی کو صلح و صفائی کی زندگی گزارنے کی
تعقیر کتنی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمہیں دو طلاقیں
دے چکنے کے بعد بھی معلوم ہو جائے کہ جدائی اچھی نہیں
ہے۔ اور صلح و صفائی سے دن گزارنے ممکن ہیں تو
نہیں تب بھی اجازت ہے کہ رجوع کرلو اور باہمی
مصالحت سے مل جل کر رہو۔ اور اگر دوسری طلاق
دینے کے بعد بھی علیحدگی ہی کا خیال ہو۔ تو نہایت
خوش سلوکی سے علیحدہ ہونا چاہئیے۔ اس صورت میں تم
نے جو کچھ بیوی کو پہلے سے دیدیا ہو۔ یا دینے کا وعدہ کیا ہو
وہ سب دیدینا چاہئیے۔ اور کچھ واپس لینا چاہئیے۔ ہاں
اگر یہ دیکھو کہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدود اس
طرح کا ہے سے ٹوٹ جائیں گی۔ مثلاً شوہر طلاق دینا چاہے
اور یہ اسکا ارتکاب نہ در ہو۔ مگر میاں بیوی آپس میں
صلح صفائی سے نہ رہ سکیں اور عورت کہے کہ میں اپنا
مہر یا مہر کا کوئی حصہ چھوڑتی ہوں اور خاوند اسکے
بدلے طلاق دیدے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ
تمہارے پیش نظر صرف یہ اصول ہونا چاہئیے کہ بھلائی
اور نیکی کی حدود کسیطرح نہ ٹوٹنے پائیں دیکھو نکاح کا
مقصد صرف یہ ہے کہ عورت مرد کے ملاپ سے ایک
خوشگوار اور پر لطف زندگی پیدا ہو۔ یہ مقصد نہیں
کہ ایک مرد اور ایک عورت خواہ مخواہ ایک
دوسرے کے گلے کا ہار ہو جائیں اور نہ یہ مقصد ہے
کہ عورت کو مرد کے رحم پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ لگے
اس سے وحوش و بہائم کا سا سلوک کرنے۔ خوشگوار
زندگی اسی وقت بسر ہو سکتی ہے جب میاں بیوی
میں باہمی صلح و صفائی ہو۔ پیار اور محبت ہو۔ اور
ایکدوسرے کی چاہت کا جذبہ دونوں کے دلوں میں
موجزن ہو۔ اور دیکھو جب ایسی صورت حالات پیدا
نہ ہو سکے۔ اور تم بالکل مایوس ہو جاؤ۔ اور
ایکدوسرے سے علیحدہ ہونا ہی بہتر ہو۔ تو پھر تم
اسے طلاق دے کر علیحدہ کردو۔ اگر اسے گھر میں
رکھنا ہے۔ تو بیوی کیطرح رکھو۔ اور بہترین سلوک
سے پیش آؤ۔ ورنہ اسے طلاق دے کر آزاد کردو۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ
الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ
وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ
مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

ہـ۱۳۱ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت بھی ختم کر لیں تو پھر انہیں اس سے نہ روکو کہ وہ باہمی رضامندی سے مناسب طور پر کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لیں ان احکام کیساتھ اللہ تم میں سے ان کو نصیحت کرتا ہے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے اور اللہ بہتری کی راہ کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۲۳۲﴾ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ مدت اس کیلئے ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے۔ اور باپ پر فرض ہے کہ وہ بچے کی ماں کے کھانے پہننے کا مطلقہ ہونیکی حالت میں بھی مناسب انتظام کرے کسی شخص کو اسکی بساط سے بڑھکر تکلیف نہیں دی جاتی۔ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے اور یہی احکام بچوں کے وارثوں پر عائد ہوتے ہیں پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورہ سے دونوں (قبل از وقت) دودھ چھڑانا چاہیں تو انپر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلواؤ۔ تو تمہیں بھی کوئی گناہ نہیں شرط یہ ہے کہ تم نے جو کچھ دینا کیا تھا۔ وہ خوش معاملگی سے ان کو دیدو اور ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے ان

اور اس کے راستے میں کسی طرح کی مشکلات نہ پیدا کرو۔ یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ نہ بچاری کو آزاد کرو۔ اور نہ اس سے وہ حسن سلوک کرو جس کی وہ حقدار ہے۔ دیکھو۔ بیہودہ کیطرح تم سے بھی مرد کی خودغرضیوں اور نفس پرستیوں سے عورت ذات کی حق تلفی نہ ہو۔ ہمیشہ خدا کا ڈر پیش نظر رکھو اور اس بات کو قطعی طور پر جانتے رہو۔ کہ اللہ کو تمہارے دلوں تک کے بھید معلوم ہیں۔ ممکن ہے تم کسی انسان کو دھوکا دیدو۔ خدا کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ پس ان احکام کی پوری پوری تعظیم کرو۔ اور تعظیم یہی ہے کہ انپر تمہارا عمل ہو۔ اگر تم نے ان احکام میں موڑ توڑ کر کے کمی بیشی کی۔ یا تاویلات سے کام لیا۔ تو سمجھا جائیگا کہ تم نے آیاتِ قرآن کا تمسخر اڑایا ہے۔ اور اس تمسخر کی کس قدر بڑی سزا ہوگی۔ اسکا اندازہ تم خود ہی لگا سکتے ہو

ف ۱۳۱۔ اب اگر تم نے طلاق دیدی ہے تو عورتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اور ان کے معاملات میں ہرگز کسیطرح کی مزاحمت نہ کرو۔ وہ اپنی خوشی سے جہاں چاہیں نکاح کر لیں۔ کیونکہ وہ آزاد ہیں۔ دیکھو۔ تمہیں یہی تاکید کی جاتی ہے کہ ہر کام میں طہارتِ قلبی اور پاکیزگی کا خیال مد نظر رہے۔ مطلقہ عورتوں کی گود میں اگر دودھ پیتے بچے ہوں۔ تو بچے انہی کو دینے چاہئیں۔ تاکہ وہ انہیں دودھ پلائیں دودھ مکمل دو سال تک پلانا چاہیئے۔ اور اس دوران میں باپ پر فرض ہے۔ کہ وہ ماں بچہ دونوں کے لباس اور خوراک کا بقدرِ وسعت انتظام کرے بچے کے سلسلہ میں نہ تو باپ کو نقصان پہنچایا جائے نہ ماں کو۔ اگر مدتِ رضاعت کے ختم ہونے سے پہلے فریقین دودھ چھڑانے کا فیصلہ کر لیں تو کوئی مانع نہیں۔ اور اگر یہ مناسب ہو۔ کہ کسی غیر عورت سے دودھ پلایا جائے۔ تو اسمیں بھی حرج کی کوئی بات نہیں۔ مگر ایسا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انا کو جو کچھ دینا کیا ہے۔ بلا کم و کاست دیدو۔ اور ہر حالت میں دلوں کے اندر خدا کا خوف رکھنا ہی اتقاء و

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ
بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ
اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ
سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۗ وَلَا تَعْزِمُوْا
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۗ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ
وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ

اعمال کو جو کر رہے ہو خوب دیکھ رہا ہے (۲۳۳) اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں
چھوڑ جائیں (تو ان کی) بیویوں کو چاہیئے کہ وہ چار ماہ اور دس دن تک اپنے آپکو (نکاح سے) روکے
رکھیں پھر جب عدت پوری کر چکیں تو تم پر اس کارروائی میں کوئی گناہ نہیں جو
وہ جائز طریقہ سے (نکاح کیلئے) کریں اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح
باخبر ہے (۲۳۴) اور اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم (عدت کے اندر) ایسی
عورتوں سے اشارۃً نکاح کا خیال ظاہر کر دیا اپنے دل میں قصدِ نکاح کو پوشیدہ رکھو اللہ
کو معلوم ہے کہ تمہیں انکا خیال ضرور آئیگا لیکن مخفی طور پر ان سے کوئی وعدہ نہ لو
ہاں جائز طور پر ان سے کوئی بات کہہ سکتے ہو۔ اور اس وقت تک عقدِ نکاح کا قصد نہ کرو
جبتک عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور اس بات کو اچھی طرح سمجھے رہو کہ اللہ کو
ان سب باتوں کا علم ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں پس اس سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ
اللہ بخشنے والا اور نہایت تحمل کرنے والا ہے (۲۳۵) ع تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو
ہاتھ لگانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدو اور انہیں فائدہ پہنچاؤ مقدور والا
اپنی حیثیت کے مطابق دے۔ اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔ یہ حسن سلوک

پرہیزگاری ہے۔ اللہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا
اور جانتا ہے۔ پس تم سے مطلق کوئی کوتاہی نہ ہونی
چاہئے۔ اور دیکھو جو عورتیں بیوہ ہو گئیں انہیں چار
ماہ اور دس دن تک کی عدت گزارنے کے بعد اپنے
نکاح ثانی کا کوئی انتظام کرنا چاہئے۔ کیونکہ فوراً
ہی نکاح کر لینے سے مرحوم شوہر کی بے وقعتی اور
اس کی تمی محبت میں فرق آتا ہے۔ نیز نسب
مشتبہ ہونے کا خیال ہوتا ہے اور اس سے زیادہ مدت
تک بیوہ بیچاری کو سوگ منانے پر مجبور کرنا بھی
خلاف انصاف ہے۔ کیونکہ اس بیچاری کو خورد و نوش
اور دیگر ضروریاتِ زندگی کے واسطے حیران اور
پریشان پھرنے کے لئے اس کے حال پر بےبسی
کے عالم میں نہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ بلکہ اسے مکمل
اختیار دیا جائے کہ جو صورت اس کے لئے
بہتر ہو۔ وہی اختیار کرے۔ اگر اس کا ارادہ نکاح
ثانی کا ہو۔ تو مدت گزر جانے کے بعد اس
سے نامہ و پیام کی سلسلہ جنبانی کی جائے۔ مگر
کوئی بات چوری چھپے نہ ہو۔ جو کچھ کہو سنو۔
علانیہ اور دستور کے موافق کہو۔ تاکہ نہ غلط فہمیاں
پیدا ہوں، اور نہ کوئی فتنہ فساد اُٹھے۔ عدت
کی مدت ختم ہونے سے پہلے کوئی قول و قرار
لینا ناجائز اور مضر ہے +

ف۳۲ ۔ اس رکوع میں عورتوں کی بعض
مشکلات کو حل کرنے کے اصول بتائے گئے
ہیں اور انپر کاربند رہنے کا ایک زرّیں قاعدہ بتا
دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ فرض کرو۔ کہ کسی
نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ مگر نکاح کے بعد
میاں بیوی میں نہ زناشوئی کا کوئی تعلق ہوا۔
اور نہ مہر کی رقم مقرر ہوئی۔ اور شوہر طلاق دینے
پر آمادہ ہو گیا۔ تو ایسی صورت میں چاہیئے کہ
مرد اپنے مقدور کے مطابق جسقدر فائدہ عورت
کو پہنچا سکتا ہے، پہنچائے اور اگر مہر کی رقم مقرر
ہو چکی ہے تو نصف رقم عورت کو ادا کی جائے۔
اور اگر مرد اس سے زیادہ بطور احسان دے سکے۔

مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾ وَاِنْ
طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ
اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ
تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَاِنْ
خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً
لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ
خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ

دستور کے مطابق ہو۔ نیک اور خوش معاملہ لوگوں کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے (٢٣٦) اور اگر تم انہیں چھونے سے پہلے طلاق دو، اور اُن کا مہر مقرر کر چکے ہو تو چاہئیے، کہ اس کا نصف ادا کرو جو تم نے مقرر کیا تھا مگر یہ کہ عورت خود معاف کر دے یا وہ شخص جسکے ہاتھ میں نکاح کا سررشتہ ہے مُعاف کر دے۔ اور اگر تم معاف کر دو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپسمیں ایکدوسرے پر احسان کرنے سے غفلت نہ کرو بیشک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے (٢٣٧) نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو خصوصاً درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور میں عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو (٢٣٨) پھر اگر تمہیں دشمن کا خوف ہو تو نماز پڑھ لو، خواہ پیدل ہو یا سوار پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو جس طرح کہ اُس نے تمہیں تعلیم دی ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے (٢٣٩) اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہئیے کہ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا جائے اور گھروں سے نکالا نہ جائے پھر اگر وہ خود بخود نکل جائیں تو انہوں نے جائز طور پر اپنے لئے جو کچھ کیا تم پر اس سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا! اور اللہ غالب ہے اُسے ہر بات کی حکمت معلوم ہے (٢٤٠) اور مطلقہ عورتوں کو

تو بہ اور اچھا ہے۔ ہاں عورت یا اس کا ولی خود خود اپنی مرضی سے مہر کی رقم لینے سے انکار کر دیں تو یہ انکی اپنی مرضی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ چونکہ نکاح کے معاملہ میں مرد کا ہاتھ زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اسلئے انہیں چاہئیے کہ ہر معاملہ میں فراخ دلی اور عالی حوصلگی کا ثبوت بھی وہی دیں۔ فرمایا۔ لوگو! اخلاق اور نیکو کاری کے جو اصول تمہیں بتلائے گئے ہیں۔ اُن پر آسانی سے اسی وقت چل سکتے ہو۔ جب تم ہر روز خدا کی عبادت کرو۔ اور اس عبادت کا تمہیں اس قدر شغف ہو کہ اگر دشمن تمہاری جان لینے کے ہی درپئے ہوں۔ اور تمہیں ایک جگہ ٹھہر کر نماز تک بھی ادا کرنے کا وقت نہ مل سکے تو بھی چلتے چلتے یا سواری کے عالم ہی میں نماز ادا کرو۔ ان چیزوں سے تمہاری اخلاقی طاقت بڑھ جائیگی۔ اور ان تعلیمات پر جو تمام تر تقویٰ و طہارت پر مبنی ہیں۔ تمہارا چلنا آسان ہو جائے گا۔ لہذا نماز کو کبھی اور کسی حالت میں بھی قضا نہ ہونے دینا چاہئیے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ دیکھو اگر عورت بیوہ ہو جائے۔ تو متوفی کے وارثین کو نہ چاہئیے کہ اس بیچاری کو فوراً گھر سے نکال باہر کریں۔ کم از کم ایک سال تک تو اُسے گھر سے مطلق نہ نکالا جائے۔ اس کے بعد جائیداد کو تقسیم کریں۔ اس معاملہ پر ہمدردانہ غور کریں۔ ہر شخص کو چاہئیے۔ کہ وہ اپنے مرنے سے پہلے اپنی اہلیہ کے حق میں اس قسم کی کوئی وصیت چھوڑ جائے۔ کہ کم از کم ایک سال تک اُسے گھر سے نہ نکالا جائے۔ ہاں عورت اپنی مرضی سے اگر مکان چھوڑ کر کہیں جانا چاہے۔ تو کوئی اس راستہ میں حائل نہ ہو۔ اخیر میں فرما دیا کہ عورتوں کے ساتھ خواہ وہ مطلقہ ہوں۔ یا بیوہ۔ حُسنِ سلوک سے پیش آنا نیکو کاروں پر فرض قرار دیا گیا ہے لہذا کوئی کوتاہی نہ ہونی چاہئیے +

مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ
الْمَوْتِ ص فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ
يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ
مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ
لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ
قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا

وقف لازم

بہرہ مند کرنا چاہیئے۔ پاکباز اور خوش معاملہ لوگوں کیلئے یہ ضروری ہے (۲۴۱) اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو (۲۴۲) (اے پیغمبر!) کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جو موت کے ڈر سے گھروں سے نکل بھاگے تھے حالانکہ ہزاروں تھے پھر اللہ نے اُن کو حکم دیا کہ مر جاؤ (چنانچہ وہ مر گئے) پھر اپنے فضل و کرم سے انہیں زندہ کر دیا۔ بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ اُس کے شکر گذار نہیں ہوتے (۲۴۳) اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور یقین جانو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے (۲۴۴) کون ہے جو اللہ کو خوشدلی سے قرض دیتا ہے اللہ اسکے قرض کو کئی گنا بڑھا دے گا۔ اور اللہ ہی تنگی دیتا ہے اور وہی فراخی عطا فرماتا ہے اور (یاد رکھو) تمہیں آخر اُسی کی طرف جانا ہے (۲۴۵) کیا آپ نے اس واقعہ پر غور نہیں کیا۔ جو بنی اسرائیل کی جماعت کو موسیٰ کے بعد پیش آیا۔ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے۔ تاکہ ہم اللہ کے راستے میں لڑیں۔ اُس نبی نے کہا کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا تو کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو۔ کہنے لگے۔ کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں اپنے شہروں

ف ۳۳ - اس رکوع میں سلسلہ بیان کو پھر رکوع ۲۹ کے مضمون کیطرف پھیرا گیا ہے جہاں سے یہ سارا مضمون شروع ہوا تھا۔ اور جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ ضمناً کئی ایک سوالات اٹھے۔ جن کے جوابات دے دیئے گئے۔ اور پھر اس رکوع میں بنی اسرائیل کی ایک عبرت انگیز مثال بیان فرما کر واضح کیا گیا۔ کہ جب کسی قوم میں اخلاقی کمزوری بزدلی اور جہالت پیدا ہو جائے۔ تو وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جایا کرتی ہے۔ اور اگر وہ پھر اپنی حالت کو درست کرلے۔ اور کمزوریوں کو دور کردے۔ تو پھر کامیابی آ کر اُس کے قدم چومنے لگتی ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کی ایک دفعہ اسقدر کمزور حالت ہو گئی تھی۔ کہ ان کو مخالفین نے شہروں سے بھی نکال باہر کھڑا کیا تھا۔ حالانکہ تعداد کی رُو سے یہ لوگ اپنے مخالفین سے کہیں بڑھے ہوئے تھے۔ مگر موت کا ڈر ان کے دلوں پر اس قدر طاری تھا۔ کہ تمام ذلتیں گوارا کرتے اور جہاد سے کوسوں بھاگتے تھے۔ بالآخر جب پانی سر سے گزر گیا۔ تو اُنکے چند نمائندے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، کہ اب ہم جہاد کرنے پر بالکل تُلے ہوئے ہیں۔ آپ ہم میں سے ہمارا سردار مقرر کر دیں۔ تاکہ اس کی قیادت میں ہم اپنی قسمت کا فیصلہ کریں۔ ان کے نبی نے کہا، کہ بزدلی اور نافرمانی تمہاری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا جائے۔ تو شاید تمہاری قوم اس کے لئے تیار نہ ہو۔ اور پھر تمہیں خواہ مخواہ اور بھی ذلیل ہونا پڑے وہ عرض کرنے لگے، کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہو سکتی ہے۔ کہ ہمیں اپنے مسکونہ گھروں سے بھی نکال دیا گیا ہے اور ہم سے ذلیل ترین سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہم ضرور لڑیں گے اور ڈٹ کر لڑیں گے۔ اس پر اُن کے

مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ
تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ
مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ
بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَ
الْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ
اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ
مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ

سے نکالا گیا اور اولاد سے علیحدہ کر دیا گیا ہے لیکن جب ان پر جہاد فرض کیا گیا۔ تو چند لوگوں کے سوا سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ اور اللہ بھی نافرمانوں کو خوب جانتا ہے (۲۴۷) اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ واقعی اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے کہنے لگے بھلا اسے ہم پر کیونکر حکومت کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ہم اس سے زیادہ حکمرانی کے حقدار ہیں اور اُسے تو مال و دولت کی وسعت بھی حاصل نہیں (نبی نے کہا) کہ تم میں سے اللہ نے اُسی کو منتخب کیا ہے اور اُسے علم کی فراوانی اور جسمانی طاقت عطا کی ہے اور اللہ تو اُسی کو حکمرانی عطا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے۔ اور اللہ بڑا وسعت بخشنے والا ذی علم ہے (۲۴۸) اور انکے نبی نے ان سے کہا کہ دیکھو طالوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آ جائیگا جس میں تمہارے رب کی جانب سے دلجمعی کا سامان ہوگا اور وہ بقیہ اشیاء بھی جو آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون چھوڑ گئے تھے (تمہیں مِل جائینگی) اُسکو فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ یقیناً تمہارے لئے اسی ایک بات میں نشانی ہے اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہو (۲۴۹) ع

ف۴۳ پس جب طالوت لشکروں سمیت چل کھڑا ہوا تو اس نے کہا کہ اللہ ایک نہر کے ذریعے تمہارا امتحان لینے والا ہے، پس جس کسی نے اسمیں سے پانی پیا وہ میری جماعت سے

نبی نے کہا کہ میں طالوت کو تمہارا سردار مقرر کرتا ہوں۔ جاؤ۔ اس کی معیت میں جا کر لڑو۔ طالوت ایک جید عالم اور باعمل بزرگ تھے اور تن و توش کے لحاظ سے بھی بھاری بھرکم جسم کے مالک تھے مگر دولت کے لحاظ سے غریب ہی تھے۔ یہ لوگ جو اسقدر مخلصانہ درخواست کر رہے تھے۔ کہ ہمیں لڑنے کی اجازت دیجئے۔ ہم ہر طرح تیار ہیں۔ کہنے لگے۔ واہ! آپ نے تو خوب فیصلہ کیا ہے۔ ایک ایسے شخص کو ہم پر سردار مقرر کر دیا ہے۔ جس بیچارے کے پاس ایک کوڑی تک نہیں۔ نبی نے جواب دیا۔ بھلے لوگو! وہ علم میں تم سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ اور جسمانی طاقت میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ تم سب میں سرداری کے زیادہ قابل وہی ہے۔ دیکھو اگر تم نے اسے سردار تسلیم کر لیا۔ تو وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ کی یادگار چند اشیاء تھیں۔ اور وراثتاً تمہارے پاس چلا آ رہا تھا۔ اور اب تمہارے مخالفین نے تم سے چھین لیا ہے ابھی تمہیں واپس مل جائے گا۔ اور یہ سب ایک ایسے معجزنما طریقے سے ظہور میں آئے گا۔ کہ تم دیکھ کر دنگ رہ جاؤ گے۔ تب کہیں جا کر وہ لوگ اس بات پر آمادہ ہوئے۔ کہ طالوت کو اپنا سردار مقرر کریں +

ف۴۳ اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ نصرتِ الٰہی کسی قوم کے شاملِ حال کس صورت میں ہوا کرتی ہے اور اسے تنظیم و متابعت کے کن اصولوں کی پیروی کرنے اور صبر و استقامت کے کن امتحانات میں کامیاب ہونے کے بعد عزت ملا کرتی ہے۔ اور اگر امیرِ جماعت یا سردارِ قوم کی پوری پوری اتباع نہ کی جائے۔ تو قوم کی دھاک بندھنی ناممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب یہ لوگ اس گروہ کو حضرت طالوت اپنی قیادت میں لے کر میدانِ جنگ کو چلے۔ تو راستے میں انہوں نے یہ آزمانا چاہا کہ آیا یہ

وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ
بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ
كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾ ؕ فَهَزَمُوْهُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۛ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ
الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ
اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٥٢﴾

نہ ہوگا۔ اور جو نہ پیئے گا وہ میری جماعت میں ہے۔ ہاں! اپنے ہاتھ سے چلّو بھر پی لینے میں کوئی ہرج نہیں۔ پھر انہیں سے چند لوگوں کے سوا سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور اس کے ایماندار ساتھی نہر کے اس پار ہو گئے تو نافرمانی کرنیوالوں نے کہا کہ ہم میں تو جالوت اور اُس کے لشکر سے لڑنے کی آج طاقت نہیں۔ وہ لوگ جو مرتے دم تک اللہ سے ملاقات کا پورا یقین رکھتے تھے کہنے لگے کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو حکم الٰہی سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ گئیں اور اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے ﴿۲۴۹﴾ اور جب وہ جالوت اور اسکے لشکر کے مقابلہ پر آئے۔ تو کہنے لگے۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں صبر عطا کر اور ثابت قدم رکھ اور کافروں پر نصرت عطا فرما ﴿۲۵۰﴾ پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ اور اللہ نے داؤد کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا سکھایا اور اگر اللہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعے دوسرے گروہ کو ہٹاتا نہ رہے تو البتہ زمین میں فساد پھیل جائے۔ لیکن اللہ کائنات پر فضل کرتا ہے ﴿۲۵۱﴾ یہ اللہ کی آیتیں ہیں۔ جو ہم صحیح صحیح آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں اور بلاشبہ آپ رسولوں میں سے ہیں ﴿۲۵۲﴾

تھے کہ میرے احکام کی پیروی کرتے ہیں یا نہیں لہٰذا انہیں حکم دیا گیا۔ کہ خواہ تمہیں کیسی ہی پیاس لگے راستے میں پانی نہ پینا۔ دیکھو ایک نہر آئے گی۔ جو کوئی اس میں سے پانی پی لے گا۔ اس کو اس جماعت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ مگر جب وہ نہر آئی تو اکثر نے اس میں سے پانی پیا۔ اور حکم کی خلاف ورزی کی۔ وہ پانی ان کے لئے اس قدر خراب ثابت ہوا۔ کہ سب بیمار ہو گئے۔ اور ان میں جنگ کی تاب و تواں نہ رہی۔ دیکھو اے مسلمانو! اگر تم بھی اپنے امیر جماعت کی حکم عدولی کرو گے تو اسی طرح ذلیل و خوار ہو گے۔ یہ قصے تمہارے لئے درس عبرت ہونے چاہئیں۔ اگر تم نے بھی ان سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ تو اسی طرح ذلیل خوار ہو گے۔ پھر دیکھو۔ وہی چند نفر جنہوں نے حضرت طالوت کی متابعت میں پانی نہ پیا تھا جنگ کرنے کے قابل رہے۔ چنانچہ انہوں نے کمر ہمت باندھی اور کہا کہ ہم تو لڑنے مرنے کو تیار ہیں اور اگرچہ مخالفین کے مقابلہ میں ہماری تعداد بہت کم ہے۔ مگر جن کے ساتھ نصرت الٰہی ہو۔ وہ تعداد میں کم بھی ہوں جب بھی کامیاب ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نفقا سے یہ دعا مانگی۔ کہ اے اللہ! ہمیں مشکلات سہنے کی توفیق عطا کر۔ جنگ میں ثابت قدم رکھ اور اپنی خاص عنایت سے اپنے دین کے دشمنوں پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ پس جب ہم نے انکو عمل کے صحیح عقائد پر پایا۔ اور انکے خلوص و صداقت کو بھی پرکھ لیا۔ تو انہیں کامیابی عطا کی۔

دیکھو مسلمانو! تمہارا طرز عمل بھی ہمیشہ یہی رہے۔ اور جہاد کی ذہنیت کبھی کمزور نہ ہو۔ کیونکہ اگر خدا اپنے نیک بندوں کو خبیث جماعتوں کو فتنہ و فساد برپا کرنیوالوں پر مسلط نہ کرے۔ تو تھوڑے دنوں میں دنیا پر اندھیر چھا جائے۔ دیکھو! جہاد کے احکام تمہیں مفصل بتا دیئے گئے ہیں۔ ان میں کوتاہی نہ ہو۔

وقف لازم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ
مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۧ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا

رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ

یہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہمنے بعض پر فضیلت دی انمیں سے بعض ایسے تھے جن سے اللہ ہمکلام ہوا اور بعضوں کو اُس نے کئی (اور بلند) درجے دیئے۔ اور عیسٰی ابن مریم کو ہمنے کھُلے کھُلے معجزات دیئے اور جبریل سے انکی تائید کی اور اللہ چاہتا تو لوگ ان پیغمبروں کے بعد جبکہ ان کے پاس واضح احکام آچکے تھے۔ ایکدوسرے سے نہ لڑتے لیکن (باوجود اس کے) لوگوں میں باہمی اختلاف پیدا ہوا تو انمیں بعض تو ایمان پر قائم رہے اور بعضوں نے کفر کا وطیرہ اختیار کیا اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ ایک دُوسرے سے نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ﴿۲۵۳﴾ اے ایمان والو! [ف۳۵] جو کچھ ہمنے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ حصّہ (اللہ کی راہ میں) اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ وہ دن آجائے جس دن نہ تو خرید فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئیگی اور نہ سفارش اور انکار کرنیوالے ہی ظالم ہیں ﴿۲۵۴﴾ (لوگو!) اللہ وہ ذات ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی قیوم ہے۔ اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے کون ہے جو اُسکی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کرسکے (کیونکہ) جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اللہ کو سب معلوم ہے اور لوگ اُس کے علم میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں۔

اے مسلمانو! تم نے بھی گذشتہ نبیوں اور امتوں کے قصے سن لئے۔ ان نبیوں کو ہم نے اپنی بارگاہ سے نہایت بلند درجے عطا کرکے دنیا میں اسواسطے بھیجا تھا۔ کہ لوگوں میں جو اعتقادی و عملی اختلافات تھے۔ ان کا فیصلہ کرکے سب کو ایک طریق کا رہنما بنادیں۔ اور باہمی محبت و یگانگت پیدا کردیں۔ چنانچہ نبیوں نے اپنے فرائض منصبی کو باحسن وجوہ ادا کیا۔ مگر لوگ اپنے اپنے اختلافات پر اڑے رہے۔ بہت تھوڑے لوگ نبیوں پر ایمان لائے۔ اور اگرچہ یہ درست ہے کہ اگر ہم چاہتے تو انسان کے ہاتھ پاؤں اس طرح باندھ کر اُسے بند و مجبور بنادیتے کہ وہ بُرائی کا کوئی کام نہ کرسکتا۔ پھر نہ نبی بھیجنے کی ضرورت پڑتی اور نہ اختلافات ہی رونما ہوتے۔ مگر ہمنے انسان کو بند و مجبور نہیں بنایا۔ بلکہ اُسے پوری آزادی دی کہ جو چاہے کرے۔ ہاں نیک و بد میں تمیز کرنے کو ضمیر دیا۔ اور وعظ و نصیحت کرنے اور رشد و ہدایت کے راستے بتانے کو رسول و پیغمبر بھیجے۔

ف۳۵ - پچھلے رکوع میں جہاد کی ضرورت کو ایک قصے کے ذریعے واضح کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا جب تک راہ حق پر چلنے والے لوگ شریروں اور مفسدوں کے خلاف اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں تب تک دنیا کا امن قائم ہی نہیں ہو سکتا۔ اور مسلمانوں کی توجہ بھی اس عظیم الشان اصول کی طرف منعطف کرائی گئی تھی۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جہاد میں اسوقت تک کامیابی ناممکن ہے۔ جب تک فرداً فرداً ہر شخص اخراجات جہاد میں مالی طور پر حصہ نہ لے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم دنیا میں فساد و شر نہیں دیکھنا چاہتے پس جو لوگ اس دفع فساد میں اپنا مال و جان خرچ کردیں وہ یقیناً نجات حاصل کرلینگے۔ اور جن لوگوں نے جہاد کے واسطے مال و جان خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا۔ وہ آخرت میں پچھتائیں گے۔ لوگو! آخرت کے معاملات کو اس دنیا کے معاملات پر محمول نہ کرو وہاں لوٹ، فریب اور دوستی یا سفارش سے کام نہ چل سکیگا کیونکہ خدا کی ذات عالم الغیب ہے۔ وہ سب کے دلی حالات سے واقف ہے۔ اور ہر بات اسکے علم میں ہے۔ نیز خدا کی ذات ان تمام عیوب

إِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج
وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ
إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ج لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ع ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ
اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ م
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا
اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ط قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ
مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ

وقف لازم

الا یہ کہ وہ جس قدر علم ان کو دینا چاہے دیدے اور اسکا تخت حکومت آسمان اور زمین کی وسعت پر چھایا ہوا
ہے اور اسکی حفاظت و نگرانی اسے گراں نہیں گزرتی اور وہ بڑی ہی بلند مرتبہ اور عظیم الشان ذات ہے (۵۵) دین کے
بارے میں زبردستی نہیں بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے نمایاں طور پر الگ ہو گئی ہے بس جو
شخص شیطان کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لے آئے۔ اس نے درحقیقت ایک ایسی مضبوط
رسی کو پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں لہٰذا اس کے سہارے قائم رہیگا اور اللہ تمام باتوں کو سنتا
اور ارادوں کو جانتا ہے (۵۶) اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو اس پر ایمان لے آئیں وہ انکو کفر کی تاریکیوں
سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کریں شیاطین انکے دوست
ہیں وہ انکو ہدایت کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں
اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے (۵۷) ع کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم سے
اسکے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا اور اس لیے کیا کہ اللہ نے اسکو بادشاہت دے رکھی تھی جب
ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو (انسان کو) زندہ کرتا اور مارتا ہے، تو اس نے کہا۔
میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا اچھا۔ اللہ تو سورج کو مشرق کی
طرف سے نکالتا ہے تو مغرب کی جانب سے نکال کر دکھا پس یہ بات سنکر، وہ کافر ہکا بکا

و نقائص سے مبرا ہیں جو انسان میں پائے جاتے ہیں جسکی
وجہ سے وہ دوسروں کی سفارش سننے اور ان کی رائے لینے
پر مجبور ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اگر ہم نبیوں کو
بلند مرتبہ کرنے کے خیال سے انہیں کسی گروہ یا فرد
کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت دیں تو یہ اور بات
ہے۔ درحقیقت ہمیں اس کی ضرورت نہیں لہٰذا تمہیں
صرف وہی نیک اعمال فائدہ دینگے جو تم نے اس دنیا
میں کئے ہیں اور دیکھو دین کے معاملے میں ہم کسی
پر کوئی سختی نہیں کرتے۔ ہدایت اور گمراہی کی راہیں
واضح کر دی گئی ہیں ہر شخص کے اختیار میں دے دی گئی ہے
کہ اگر وہ چاہے۔ تو ہدایت قبول کرے۔ اور اگر چاہے
تو کفر اختیار کر لے۔ ان معنوں میں انسان بالکل آزاد اور
خود مختار واقع ہوا ہے۔ اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لے
آتے اور کفر و سرکشی کی راہوں سے انکار کر دیتے ہیں
وہ مقصد حیات میں کامیاب ہونگے اور کسی طرح کی پشیمانی
نہ اٹھائیں گے۔ یاد رکھو! ہم تمہاری باتوں کو سنتے
اور تمہارے دل کے ارادوں سے خوب واقف ہیں۔ اگر
خلوص دل سے نیک عمل کرو گے۔ تو بڑی بڑی انعام پاؤ گے
دیکھا جو لوگ ہمارے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں ہم
ہر طرح انکی رہنمائی کرتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ اگر وہ
خطرناک اندھیروں میں بھی ہوں تو ہم انکے واسطے
روشنی کر دیتے ہیں اور ہلاکت سے بچا لیتے ہیں
برعکس اسکے وہ لوگ جو ہمارے احکام اور
ہدایت کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ ہر وقت شیطان کی
معیت میں رہتے ہیں۔ جو کسی وقت بھی ان کا پیچھا
نہیں چھوڑتا۔ ایسے لوگ اگر کبھی حسن اتفاق سے
سیدھی راہ پر آ بھی جائیں تو شیطان بھٹکا انہیں
پکڑ کر ٹیڑھے راستے پر ڈال دیتا ہے یوں سمجھو کہ اگر وہ
روشنی میں بھی ہوں تو شیطان انہیں اس سے محروم
کر دیتا ہے اور تاریکی کی ہلاکتوں میں لیجا کر پھینک دیتا
ہے لیکن وہ جنتی نہیں اور دوزخ کا ایندھن
بنتے ہیں۔ جہاں ہمیشہ انہیں جلنا ہوگا۔
ف۳۶۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اے مسلمانو
اپنی موجودہ کمزور حالت اور بے بسی سے خائف ہو
کر کہیں تبلیغ حق اور جہاد فی سبیل اللہ کو نہ چھوڑ
بیٹھنا۔ دشمن کی ظاہری طاقت اور انکے ان گنت
خزانے کہیں مرعوب نہ کریں۔ تمہیں چاہیئے کہ ابراہیم

كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ ﴿٢٥٨﴾ اَوْ كَالَّذِيْ
مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى
يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ
ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ
يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ
وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۫ وَلِنَجْعَلَكَ
اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ
نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ
كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى
وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ
فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

رہ گیا اور اللہ اس قسم کے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (۲۵۸) یا آپ نے اس شخص کے
واقعہ پر غور نہیں کیا، جو ایک تباہ شدہ گاؤں کے پاس سے گزرا جسکی دیواریں چھتوں پر گری
پڑی تھیں (اور) اسے دیکھ کر کہنے لگا! اللہ اس تباہ شدہ گاؤں کو کسطرح دوبارہ آباد کریگا؟ بس
اللہ نے اُسے سو سال تک مُردہ رکھا پھر اُسے زندہ کیا (اور) پوچھا کہ کتنا عرصہ تم اس حالت میں رہے۔ کہنے لگا
ایکدن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا نہیں تُو سو برس تک رہا ہے۔ اب اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھ
گلی سڑی نہیں ہیں اور اپنے گدھے کیطرف بھی نظر کر۔ یہ سب تجھے اسواسطے دکھایا گیا ہے تاکہ ہم تجھے لوگوں کے
واسطے ایک نشان بنائیں اور گدھے کی ہڈیوں کو بھی دیکھو کہ کسطرح ہم انہیں جوڑتے ہیں پھر
کسطرح ان کو گوشت پہناتے ہیں پھر جب یہ بات اُس پر آشکارا ہوگئی تو کہنے لگا۔ میں نے
اب جانا کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے (۲۵۹) اور پھر اس واقعہ کو بھی یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب!
مجھے دکھا تو کسطرح مُردوں کو زندہ کریگا۔ فرمایا کیا تجھے اس بات پر ایمان نہیں ہے۔ عرض کیا
کیوں نہیں (ایمان تو ہے) لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں پھر فرمایا کوئی سے چار پرندے لیلو اور
انہیں اپنے آپ سے مانوس کرلو پھر انہیں کا ایک ایک ٹکڑا مختلف پہاڑوں پر رکھدو پھر
انہیں بلاؤ۔ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ غالب اور

اور اُسکے زمانے کے ظالم بادشاہ کا واقعہ اپنے پیش نظر
رکھو۔ جب دنیا میں خدا پرستی کا نام نہ رہا تھا اور ہر سو
بُت پرستی، نفس پرستی، انسان پرستی اور آتش پرستی
کا دور دورہ تھا۔ جب احکامِ خداوندی کو لوگ بھول
چکے تھے۔ اور دنیا میں طاقت و قوت کی حکومت
تھی تو دعوتِ تبلیغ حق کے لئے ابراہیم نے کمر ہمت
باندھی اور نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہوکر حاکم
وقت کو جو ایک نہایت مغرور، ظالم اور خود سر بادشاہ
تھا خدا کا فرمانبردار بننے اور صرف اسی کی عبادت
کرنے کیلئے دعوت دی۔ اُسنے جو کچھ سختیاں
کیں۔ اور جس طرح آگ کو ابراہیم کیلئے روا رکھا۔ وہ تاریخ
عالم کے اوراق پر نقش ہیں۔ مگر کیا ہم نے ابراہیم کو اپنی
حفاظت میں نہ لیا؟ کیا یہ واقعہ نہیں ہے۔ کہ دشمن کا
بال بھی بیکا نہ کر سکے؟ اور کیا ان کی آواز پر تمام دنیا
کی قوموں نے لبیک نہ کہا؟
تم بھی نتائج و عواقب سے اسیطرح بے پرواہ ہو
کر دعوت و تبلیغ حق کیلئے کمربستہ ہوجاؤ۔ خدا کا دین
پھیلاؤ۔ مظالم سے نہ ڈرو۔ اپنی جان، اپنا مال و دولت
اپنا متاع حیات ہماری راہ میں قربان کردو۔ دیکھو
تم بھی ابراہیم کیطرح اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگے
عزت کی زندگی بسر کروگے اور زندہ کہلاؤ گے اسی
طرح بنو اسرائیل کا وہ واقعہ بھی تمہیں نہ بھولنا چاہیئے
جب بخت نصر نے بیت المقدس کو اُجاڑ کر ویران و برباد
اور انکی قومی زندگی کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔ چونکہ وہ
جادۂ مستقیم سے بالکل منحرف ہو چکے تھے۔ دوسری
قومیں ان پر مسلط ہو گئیں اور انہوں نے بنو اسرائیل کی
حالت قابلِ رحم بنادی۔ اسوقت ہمارا ایک نیک بندہ
نے قوم کی ناگفتہ بہ حالت اور بیت المقدس کی ویرانی
کو دیکھ کر کہا۔ کہ خدایا! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ شہر
از سرِ نو اسیطرح آباد ہو جائے۔ اور میری قوم جو پامال
مُردہ اور فنا ہو چکی ہے دوبارہ زندہ ہو۔ اور ذلت کے
بجائے عزت و احترام کی زندگی حاصل کرے؟ ہم نے اسی حالت
میں جہاں وہ تھا اسپر موت طاری کر دی۔ اور پورے
ایک سو سال بعد اُسے دوبارہ زندہ کیا۔ اور پوچھا۔ کہ
بھلا تم کتنے عرصے سے یہاں ہو۔ کہنے لگا۔ کہ کم و بیش
ایکدن گذرا ہوگا۔ ہم نے کہا۔ ایکدن نہیں۔
تم سو سال سے یہاں پڑے تھے۔ ذرا اپنے کھانے
پینے کی اشیاء تو دیکھو کہ اسی طرح جوں کی توں
پڑی ہیں۔ اور دیکھ لو کہ تمہارے گدھے
کی ہڈیاں کسطرح بکھری پڑی ہیں اب ہم انہیں [illegible]

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ
سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ
كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ
فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى
شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾

حکمت والا ہے ۞ (۲۶۱) اُن لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں ایسی ہی ہے جیسا کہ بیج کا ایک دانہ ہو جس سے سات خوشے پیدا ہوں ہر ایک خوشے میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے ۞ (۲۶۲) وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دُکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو اُن کے رب کے ہاں سے اجر ملیگا اور اُن پر نہ کسی طرح کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے ۞ (۲۶۳) خوش کلامی (سے جواب دینا) اور درگذر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ پہنچایا جائے (دیکھو!) اللہ بڑا بے نیاز اور بڑا بُردبار ہے ۞ (۲۶۴) اے ایمان والو! اپنے صدقات کو اُس شخص کیطرح احسان جتا اور دکھ پہنچا کر ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت لوگوں کو دکھانے کیواسطے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اور نہ یوم آخرت پر اعتقاد رکھتا ہے سو اُس شخص کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک چٹان ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو پھر جب ابر زور کی بارش ہو تو ایک چٹان کی چٹان ہو جائے اسیطرح انہیں ان کی کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ اور اللہ ناشکری کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا ۞

سامنے جوڑ رہا تھا اور ان پر گوشت پوست چڑھا کر زندہ کر رہا تھا صحیح و سالم بنا کر کھڑا کر دیتے ہیں چنانچہ اس نے سب کچھ دیکھا اور بے ساختہ پکار اٹھا: یقیناً اللہ کو ہر بات پر قدرت تامہ حاصل ہے۔ اس قصہ میں (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اے مسلمانو! اگر ہم ایک شخص کو سو سال تک مردہ رکھنے کے بعد دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں اور اس کے سو سال کے مرے ہوئے گدھے کو دوبارہ اس کی آنکھوں کے سامنے جیتا جاگتا صحیح و سالم کر سکتے ہیں تو کیا تمہیں تمہارے مقاصد میں کامیاب اور تمہاری مردہ اور بے نشان قوم کو زندہ نہیں کر سکتے؟ پھر اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت ابراہیم کو پیش آیا۔ ایک بار ابراہیم نے ہم سے التجا کی کہ بار خدایا! مجھے اپنی قدرت سے یہ تو دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کریگا۔ میں اپنا اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ ہم نے کہا کہ چار پرندے لے لو اور انہیں پالو جب وہ ہل جائیں تو ذبح کر کے مختلف پہاڑوں پر رکھ دو اور آواز دے کر پکارو اور پھر دیکھو کہ وہ سب اڑتے ہوئے تمہاری آواز پر چلے آئیں گے۔ اور خوب یقین رکھو کہ ہمیں ہر چیز پر پورا پورا غلبہ حاصل ہے۔ یہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں کہ کس کام کو کس طرح کرنا چاہئے۔ اے مسلمانو! تمہیں ایک لمحہ کیلئے بھی اس میں شک نہ کرنا چاہئے کہ کس طرح مخالفین پر تمہیں غلبہ حاصل ہوگا اور کس طرح تم دنیا کی زمینوں پر حکمران ہو گے۔ ان اوہام کو دور کرو اور اپنے قلب سلیم کے اندر یقین محکم پیدا کرو پھر تم دیکھو گے کہ ہم تمہیں ضرور کامیاب کرینگے۔

ہ ۱۲ گذشتہ رکوع میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب پہلے بند سے دیگئی تھی اور تین مثالیں پیش کر کے واضح کیا گیا تھا کہ جب اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ بظاہر ناممکن چیزوں کو ممکن کر دے تو پھر اس کے لئے یہ بھی کوئی مشکل بات نہیں کہ اگر تم خدا کی راہ میں کٹ مرنے کیلئے کمر بستہ ہو کر نکل آؤ۔ تو وہ تم مٹھی بھر فدائیوں کی جماعت کو منکروں کے لاتعداد لشکروں پر غالب کر دے جیسا کہ اس نے ہمیشہ کیا ہے۔ چونکہ جہاد میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے مال و دولت خرچ کرنے کا حکم دیا گیا تھا مگر پورے طور پر سخاوت کے فضائل بیان نہیں کئے گئے تھے اب چونکہ جہاد کے متعلق مشرح احکام صادر ہو چکے۔ تو سخاوت کے فضائل کو بھی وضاحت سے بیان کر دیا۔ اب مقام پر لطیف اشارہ ہے کہ یہود نے ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ سے منہ موڑا تھا سو دیکھ لو وہ کیسی ذلت کی زندگی بسر کرتے ہیں تم ان کے نقش قدم پر نہ چلنا۔ دوسرے یہ کہ یہود خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے معاملہ میں بڑے بخیل واقع ہوئے ہیں جس سے ان کی روحانیت فنا ہو چکی ہے اور وہ انسانیت کا جوہر کھو چکے ہیں تم اُن کی طرح

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا
وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ
اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ
الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ
نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ
اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ

اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے اور دلوں کو
تقویت پہنچانے کیلئے خرچ کرتے ہیں اس باغ کی مانند ہے جو بلند جگہ پر واقع ہو اگر اس پر زور کی
بارش ہو تو دگنا پھل لاتا ہے اور اگر بارش نہ ہو تو اوس ہی کافی ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال
کو دیکھ رہا ہے (۲۶۵) کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ وہ کھجوروں اور انگوروں کے
ایک ایسے باغ کا مالک ہو جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اس میں اس کیلئے ہر قسم کے
میوے مہیا ہوں اور وہ ایسی حالت میں بوڑھا ہو جائے کہ اُس کے بچے کمزور و
ناتواں ہوں پس اچانک تیز و تند ہوا چلے جس میں آگ ہو اور اس کا باغ جل جائے
اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و خوض
کرو (۲۶۶) اے ایمان والو اپنی حلال کمائی میں سے اور ان حلال اشیاء میں سے جو ہم نے تمہارے واسطے زمین سے
پیدا کی ہیں ہماری راہ میں خرچ کرو اور ناقص و ناپاک (چیزیں دینے) کا ارادہ نہ کرو کہ
ایسی چیزیں دینے لگو حالانکہ تم ایسی چیزیں (دوسروں سے) خوشدلی کیساتھ قبول نہیں
کرتے ہاں چشم پوشی کر جاؤ تو دوسری بات ہے جان لو کہ اللہ بے نیاز اور لائق حمد و ثنا ہے (۲۶۷)
شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بُرے کاموں کی ترغیب دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی

مشاغل کی محبت میں نہ پھنسنا - بلکہ تمہیں خوب کمانا اور [illegible]
نیک کاموں میں خرچ کرنا چاہیئے - حلال روزی کماؤ اور اسے
قطع رحم و تعلقات پر خرچ کرو - زندگی کا یہی طریقہ ہے ارشاد
ہوتا ہے کہ خلوص دل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہی
ہے جیسے کوئی شخص زمین میں ایک دانہ بوئے اور سات سو
حاصل کرے - بلکہ بعض حالات میں اس سے بھی کئی گنا زیادہ یا جیسے
کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا ایسی سرزمین میں کوئی [illegible]
ہے جب بیاکاری کا شائبہ نہ پایا جائے تو [illegible]
جما پائے - اس قسم کی سخاوت سے تو یہی بہتر ہے کہ لوگوں
سے نرمی و شائستگی کے ساتھ گفتگو کی جائے [illegible] کے ہاتھ
پھیلا [illegible] [illegible]
جو خدا کی راہ میں ریاکاری کی خاطر خرچ کرتے ہیں ان کا کیا کرایا
اکارت جاتا ہے - خدا کو ہرگز تمہاری اس احتیاج نہیں بلکہ
تمہارے حصول ثواب کی ضرورت ہے - دیکھو اگر تم خرچ ہی
خوش کرنے اور اپنی روحوں کو ذکر خدا سے بچانے کے
خیال سے اپنی نذر و نیاز اس راہ میں لاؤ گے تو تمہارے
اعمال اس بلند باغ کی طرح ہوں گے جو کبھی خشک نہ ہو
اس کے برعکس اگر ریاکاری ایذا دہی اور نفس پرستی کے
خیال سے خرچ کرو گے تو خائب و خاسر ہو گے - فرمایا
ریاکاری سے خرچ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے
بڑی محنت سے نشاط سے میوہ جات کا ایک باغ لگایا -
اور جب اس نے پھل کھانے کے دن آئے - تو بڑھاپا آیا
ناتوانی کی مصیبت سے کچھ نہ بچے تک پرورش کی فکر
آسمان پہلی اس ساتھ ہی ایک ایسی تند ہوا چلی جس سے تمام
باغ اور اس کے پھل پھول جل کر خاک سیاہ ہو گئے - غور کرو
کہ اس شخص کی حالت کس قدر قابل رحم ہوگی اور تم میں سے
کون چاہتا ہے کہ ویسا ہی ہو جائے پس اگر تمہیں ویسا بننا
مقصود نہیں تو ابھی سے سنبھل جاؤ اور جو کچھ خرچ کرو -
اخلاص اور صرف اللہ کے واسطے خرچ کرو ۔

ف ۳۸ - پچھلے رکوع میں صدقہ و خیرات کی فضیلت بتا کر
اسکی ترغیب دی گئی تھی اور ریاکاری کی سخاوت یا صدقہ
دینے کے بعد احسان جتانے کے خوفناک نتائج سے باخبر کر کے
مستحق اشخاص کی امداد کرنے کی تلقین کی
گئی تھی ۔

اس رکوع میں اسکی چار باتیں بتائی گئی ہیں -
اول یہ کہ خدا کی راہ میں صرف عمدہ اشیاء دینی چاہئیں
جو انسان کو خود پسند ہوں - ہر مسلمان کو [illegible]
پسند کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے - دوسرے یہ کہ

يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ

فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا

الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ

مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ

اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ

تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ

عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا

ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ

وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫

بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور (یاد رکھو) اللہ بڑی وسعت والا اور بڑے علم والا ہے (۲۶۸)
وہ جس کو چاہتا ہے علم و حکمت سے بہرہ ور کرتا ہے اور جسے (علم و حکمت کی) سمجھ دی گئی۔
اُس نے بلاشبہ خیر و برکت کی بہت سی نعمتوں کو پا لیا۔ اور اس بات کو صرف دانا آدمی ہی سمجھتے
ہیں (۲۶۹) اور تم جو کچھ (تھوڑا بہت جہاں کہیں بھی) خرچ کرو یا نذر نیاز کے طور پر دو
سو وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔ اور ظالموں کا (جو ناجائز طریقوں سے خرچ کریں)
کوئی مددگار نہ ہوگا (۲۷۰) اگر تم علانیہ خیرات کرو۔ تو بھی اچھا ہے اور اگر مخفی طور
پر حاجتمندوں کو دو تو وہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ تم سے تمہارے گناہوں
کو دُور کر دیگا اور (یاد رکھو) اللہ ان تمام باتوں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو (۲۷۱)
(اے پیغمبر!) آپ ان (لوگوں) کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کی
توفیق دیتا ہے اور (اے لوگو!) جو کچھ تم (ہماری راہ) میں خرچ کرو گے وہ خود تمہیں فائدہ
دیگا اور تم صرف خدا کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے خرچ کرتے ہو اور (یاد رکھو) تم جو کچھ بھی
خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا اجر دیا جائیگا اور تم نقصان میں نہیں رہو گے (۲۷۲) (صدقے خیرات کا
مال) ان حاجتمندوں کو دو جو اللہ کی راہ میں گھر بیٹھے رہیں یا (معاش کیلئے زمین میں) دوڑ دھوپ کرنے

قوم کی امداد میں چندہ دینے اور غریبوں کی مدد کرنے سے انسان غریب نہیں ہو جاتا۔ تیسرے یہ کہ صدقہ و خیرات کرنے والوں کے اس فعل سے ان کی ذات اور قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ نہ خدا کا اس میں ذاتی فائدہ ہے نہ اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذاتی فائدہ مقصود ہے۔ چوتھے بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے لوگوں کو خیرات کا مال دینا چاہیئے۔ ارشاد ہوتا ہے
کہ اے مسلمانو! تمہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اب اگر تم یہ پوچھو کہ اللہ کے نام پر کیا دینا چاہیئے تو اس میں کوئی خاص پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ تم اپنی عقل سلیم سے جو کچھ بھی بہتر سمجھتے ہو۔ مگر اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ خدا کے نام پر ردی اور بے کار یا ناپسندیدہ اشیاء نہ دو۔ بھلا ہم تمہاری اس قسم کی سخاوت کو کیوں قبول کرنے لگے جبکہ خود تمہیں کوئی ناپسندیدہ اور ردی چیز دی جائے۔ تو تم ہرگز قبول نہیں کرتے بلکہ ناراض ہو جاتے ہو۔ تو ہم بھی ایسی ردی چیزوں کی سخاوت پر کوئی اجر نہیں دیتے۔ نیز اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اگر تم اپنی کمائی کا کوئی حصہ ہماری راہ میں غرباء کی امداد یا خاص کر اسلام کی صدہا قومی تحریکات کی اعانت کے واسطے خرچ کرو گے تو یہ ہرگز نہ سمجھو کہ غریب ہو جاؤ گے۔ نہیں۔ بلکہ اس طرح کا سے تمہاری کمائی میں برکت ہوگی۔ قوم کی دھاک بندھ جائیگی حکومت کے پاؤں متزلزل نہ ہونگے۔ دشمن مقابلہ کی جرأت نہ کریگا۔ اور تمہارے افراد خوشحال و مطمئن ہو کر بہترین کام کرنے کے قابل ہونگے۔ دیکھو جسے ہم حکمت کہتے ہیں وہ علم و عمل کے مجموعے کا نام ہے علم کیا ہے اللہ پر، اس کے رسولوں پر، ان کی نازل کردہ کتابوں پر، روز حشر پر، حساب کتاب پر اور بعث بعد الموت اور ان سب کی تفصیلات پر ایمان لانا اور صدق دل سے ان کا اعلان کرنا۔ عمل کیا ہے اپنی جیب سے اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے اور اپنے فراہم کردہ مال و متاع کی مدد سے مستحق افراد کے پھیلانے پر خرچ کرنا اگر منکرین سے جنگ کرنے کی نوبت آئے تو ضروریات جنگ کی فراہمی کے واسطے خوب ترقی کر لینا جو لوگ جنگ میں کام آئیں ان کے بیوی بچوں کے وظائف مقرر کرنا۔ جو لوگ زخمی ہو جائیں ان کو خورد و نوش کے سامان بہم پہنچانا۔ جو لوگ اعلان حق کر رہے ہوں تو ان کی معاش کی کفالت اپنے سر لینا۔ عمل ہے۔ جو لوگ علم بھی رکھیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہوں۔ یوں سمجھو کہ انہیں حکمت دی گئی ہے۔ اور جسے حکمت دی جائے۔ ہمارے نزدیک اسے دین و دنیا کی تمام نعمتیں مل گئیں۔ جو انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج
لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ
الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبٰوا م وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ
مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُهٗٓ
اِلَى اللّٰهِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ط
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

وقف منزل · ربع

وقف لازم

کی طاقت نہیں رکھتے۔ ناواقف آدمی انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے دولتمند سمجھتے ہیں تم ان کے چہرے سے پہچان سکتے ہو وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر سوال نہیں کرتے اور یاد رکھو تم نیکی کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے بیشک اللہ کے علم میں ہے ﴿۲۷۳﴾ وہ لوگ جو[۲۹] اپنا مال رات دن اللہ کی راہ میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے ﴿۲۷۴﴾ وہ لوگ جو سُود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) اُس شخص کی طرح (اپنے پاؤں پر) کھڑے نہ ہو سکیں گے جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو یہ انہیں اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے کہدیا خرید و فروخت بھی تو سُود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور سُود کو حرام قرار دیا ہے تو جس شخص کو اللہ کی نصیحت پہنچ چکی اور وہ (آئندہ کیلئے) باز آگیا تو جو کچھ وہ لے چکا ہے وہ اس کا ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو اس کے بعد بھی سود لے تو یہی لوگ دوزخی ہیں اور یہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۷۵﴾ اللہ سُود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہ ماننے والے گنہگار لوگوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۲۷۶﴾ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے، نماز کے پابند رہے، اور زکوٰۃ دی۔ اُن کے واسطے

دیکھو! نہ تو یہ ضروری ہے کہ صدقہ چوری چھپے ہی دیا جائے اور نہ یہ ضروری ہے کہ ضرورتمند لوگوں کو دکھا کر دیا جائے بلکہ مناسب حال جو صورت بہتر ہو اس پر عمل کرو۔ ہاں اتنی بات ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ ریاکاری یا نفسانیت یا دل آزاری کا کوئی شائبہ تمہارے دل میں نہ آنے پائے۔ دیکھو! اگر مخلص ہو کر نیک کام کرو گے اور خیرات دو گے۔ تو صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ ورنہ تمہارا اپنا نقصان ہوگا۔ کسی دوسرے کا کیا حرج ہے۔ ہاں! صدقات صرف انہی مسلمان نیک عمل اور پابند صوم و صلوٰۃ لوگوں کو دو۔ جو تمہیں مستحق نظر آئیں اور جو خود نہ کما سکتے ہوں۔ یاد رکھو۔ تم کو ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم تم سے کسی وقت غافل نہیں۔

ف ۲۹ پچھلے رکوع میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ خیرات صدقہ بھی محبت یعنی علم و عمل کی ایک شاخ ہے۔ اور نیز یہ کہ خیرات کس طرح کن لوگوں کو اور کیوں دینی چاہیئے۔ اس رکوع میں خیرات کی ضد سود و ربا کی مذمت اور حرمت کا بیان ہے اور سُود لینا خدا سے جنگ کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ گزشتہ رکوع اور اس رکوع کے مضمون کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام انسانوں میں باہمی محبت' ہمدردی اور مروت پیدا کرنا چاہتا ہے وہ تمام ایسے احکام صادر کرتا ہے جن کے تحت میں جذبۂ ہمدردی و ایثار کار فرما ہو یعنی ایک انسان دوسرے انسان کے دکھ درد اور تکلیف کو اپنا دکھ درد اور اپنی تکلیف سمجھے اور اس کی ضرورت کو اپنی ضرورت خیال کرے۔ اور نہ صرف زبانی ہمدردی کرے بلکہ عملی طور پر اپنے روپے پیسے اور اپنے سامان خورد و نوش سے دوسروں کا پیٹ پالے۔ وہ اپنے آپ کو تکلیف دینا تو گوارا کرے۔ مگر دوسرے اپنے جیسے انسانوں کو دکھ درد اور تکلیف میں نہ دیکھ سکے۔ اسلام ان تمام طریقوں رواجوں اور قوانین کی مذمت کرتا ہے جو اس جذبہ کے خلاف ہوں اور عملی طور پر اس کی تعلیم کے منافی ہوں۔ مثلاً وہ سُود و ربا کی ذہنیت کو فنا اور ملیا میٹ کر دینا چاہتا ہے۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی سُود خوار قوم یہود کے طرز عمل کو دکھا کر پوچھتا ہے کہ کیا انسانیت اسی چیز کا نام ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو احتیاج و ضرورت میں جکڑا دیکھ کر اس سے ذاتی فائدہ اٹھائے اور اس کی مفلسی کو اپنی دولتمندی کا ذریعہ بنائے۔ فی الحقیقت سُود کی ذہنیت انسان کو بے رحم درندہ اور وحشی صفت حیوان بنا دیتی ہے اور اس کے انسانی اوصاف میں سے

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا
بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ج وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ
كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ط وَاَنْ تَصَدَّقُوْا
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ قف ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ
بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ط وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ
كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ص وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ج وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ط فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ

اُن کے رَبّ کے پاس اَجر ہے اور اُنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وُہ غم کھائیں گے (۲۷۷) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں خُدا پر ایمان ہے تو جس قدر سُود باقی ہے اُسے چھوڑ دو (۲۷۸) اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ اور اُسکے رسُول سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم کے حقدار رہو۔ نہ تم ظلم کرو نہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے (۲۷۹) اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اُس کے لئے آسودگی تک مُہلت ہے اور بخش دو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم اِس بات کو سمجھو (۲۸۰) اور اے لوگو! اُس دن سے ڈرو جب تم خدا کیطرف لوٹائے جاؤ گے پھر تم میں سے ہر ایک شخص کو جو کچھ اس نے کیا ہی اُس کا پُورا پُورا بدلہ دیا جائیگا اور اُن پر بالکل ظلم نہ ہوگا (۲۸۱) ع ۴۰ اے مسلمانو! جب کبھی تم ایکدوسرے کے ساتھ مقررہ میعاد کے لئے لین دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان ایک کاتب ہونا چاہیئے جو عدل و انصاف سے لکھے اور کاتب جیسا کچھ اللہ نے اُسے سکھا دیا ہے لکھنے سے انکار نہ کرے اُسے چاہیئے کہ وہ لکھدے۔ اور وہ جو لے رہا ہے لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اُس کا ربّ ہے اور اپنی طرف سے عبارت میں کوئی کمی نہ کرے۔ ہاں اگر

کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ خدا اپنے بیرو صفت لوگوں کو فرماتا ہے کہ سود لینے سے باز آؤ۔ اور انسان بن کر رہو۔ اگر ایسا نہیں تو ہم یہی سمجھیں گے کہ تم ہم سے اعلانِ جنگ کر رہے ہو۔ مگر تم ناتوان اور ضعیف الخلقت ہستیوں کی کیا مجال ہے کہ ہمارے مقابلے میں کھڑے ہو سکو۔ اگر ہم تمہیں فنا کرنا چاہیں تو ایک لحظہ میں کر دیں۔ ہماری نافرمانی کے خوفناک نتائج سے آگاہ ہو جاؤ۔ اور سود لینا چھوڑ دو۔ دیکھو! ہم یہ چاہتے ہیں کہ انسان سود کی رسم کو دنیا سے ملیا میٹ کر دے۔ اور خیرات و صدقات کو عام کر دے۔ منہ سے اقرار کرنے کے بعد عمل بھی کر کے دکھائے۔ اگر نماز پڑھتا ہو تو زکوٰۃ بھی دے۔ عذاب سے بچنے کا یہی طریق کار ہو۔ فرماتا ہے جس وقت کسی کو سود کی ممانعت کا حکم پہنچ جائے۔ اسی وقت سے وہ سودی لین دین کو بند کر دے۔ اور حیل و حجت اور اگر مگر کو بہانہ نہ بنائے۔ یاد رہے سود اور چیز ہے تجارت اور۔ ان دونوں میں کوئی یکسانیت نہیں تجارت حلال ہے اور جائز۔ سود حرام ہے اور ناجائز اور بس۔ مسلمانو! آج یہود جن کو ہم نے کبھی دین و دنیا کی نعمتیں عطا کر رکھی تھیں کیوں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں کیوں مغضوب مقہور قرار دئیے گئے ہیں۔ سنو! سنو اور غور کرو کہ ان میں سب سے بڑی خرابی یہ بھی تھی۔ کہ سود کی عادت نے ان کے دل پتھر اور ان کی فطرتیں مسخ کر دی تھیں۔

تم اس بُری چیز سے بچو اور آخرت کا خوف پیدا کر کے انسانیت کے ساتھ یہ چند روزہ زندگی گذار جاؤ۔

ف ۴۰ پچھلے رکوع میں سود کی حرمت بیان ہوئی اور اس سلسلے میں قرض لینے دینے کا بیان شروع ہو گیا تھا۔

اِس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قرض لینا دینا ممنوع نہیں بشرطیکہ سُودی قرض نہ ہو۔ نیز معاملگی اور تلخ تجربوں سے بچنے کے چند اصول بیان کر دیئے اور فرمایا۔ کہ اس طریق کار سے تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔ اوّل یہ کہ قرض لین دین کا معاملہ تحریری معاہدہ کے بغیر ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ دستاویز لکھنے والا کاتب عدل پسند، حق گو اور دلیر آدمی ہو۔ اور دیانتداری

عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ
فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ
مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ
اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا
اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ
وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً
تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ
وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا
شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ
كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ

وہ شخص کہ جس کے ذمے حق ہے نادان یا کمزور (بچہ یا بوڑھا) ہو یا خود لکھانے کی طاقت نہ رکھتا
ہو تو چاہئے کہ اس کا ولی (وکیل) انصاف سے (دستاویز) لکھاتا جائے اور اپنے میں سے دو مرد
گواہ کر لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور (ایسی) دو عورتیں کافی ہوں گی
جنہیں تم شہادت کیلئے پسند کرو کہ (اگر) ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے
اور گواہوں کو چاہئے کہ جب (عدالت میں) بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور معاملہ جب
ایک مدت کیلئے ہو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھنے میں تساہل نہ کرو۔ یہ کارروائی اللہ
کے نزدیک بہت انصاف پر مبنی ہے اور شہادت کے لئے بھی بہت موزوں ہے
اور مطلب یہ ہے کہ اس طرح تم شک و شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں اگر تجارت نقد ہو جسے تم
(ہاتھوں ہاتھ) لین دین کرتے ہو۔ تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور
اس قسم کی خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ کر لیا کرو اور کاتب کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے
اور نہ گواہ کو۔ اور اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی۔ اور اللہ سے ڈرو
اور اللہ تمہیں (باہمی معاملات کی) تعلیم دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (۲۸۲) اور
اگر تم سفر میں ہو۔ اور کاتب نہ ملے۔ تو با قبضہ گرو کا معاملہ کر لو۔ اگر تم میں

سے اپنا فرض سرانجام دے۔ تیسرے یہ کہ اگر کوئی فریق
بے سمجھ یا کمزور و ناتوان ہو تو اس کا سرپرست
نہایت دیانتداری اور انصاف پسندی سے اسکی
وکالت کرے۔
چوتھے یہ کہ دو گواہ اس دستاویز یا معاملہ
پر شاہد ہوں اور جب انہیں گواہی دینے کیلئے
طلب کیا جائے تو وہ لیت و لعل اور پس و پیش
نہ کریں۔
پانچویں یہ کہ کوئی شخص کاتب اور گواہ پر ناجائز
رعب نہ ڈالے۔
چھٹے یہ کہ اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک
مرد اور دو عورتیں شاہد ہوں۔
فرمایا۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے تو کبھی بدمعاملگی
کا خدشہ لاحق نہ ہوگا۔ اور اگر عدالت تک جانے
کی نوبت بھی آئے۔ تو آسانی سے شہادت بہم پہنچا
کر اپنا حق محفوظ کرا سکو گے۔ ہاں وہ چیز جو تم نقد
بنقد فروخت کرو۔ ایک ہاتھ سے دو۔ اور دوسرے ہاتھ
سے اسکی قیمت وصول کر لو اس کے لئے ایسی کوئی
دستاویز لکھ کر دینے کی ضرورت نہیں مگر جہاں تک ہو
اسکی فروخت پر بعد میں کوئی فتنہ برپا ہو سکتا ہے تو
تم گواہ بنا لو۔ اور اس طریق سے لکھا پڑھی کرو کہ نہ
فریقین میں سے کسی کے ساتھ حیلہ و فریب ہو اور نہ کاتب
و شاہد کو کوئی نقصان پہنچ سکے یعنی بالکل سچائی اور صفائی
کو مد نظر رکھا جائے۔ پھر فرمایا۔ کہ اگر تم ایسے حالات
میں گھر جاؤ۔ کہ لکھا پڑھی نہ کر سکو اور قرض لینے کی
ضرورت پیش آئے۔ تو کوئی چیز گروی رکھ کر کام چلا لو
اور وعدہ کے مطابق قرضخواہ کی رقم ادا کر کے اپنی چیز واپس
لو۔ یہاں قرضخواہ کو تنبیہ کر دی کہ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ
تم گروی رکھی ہوئی چیز کو واپس کرنے سے انکار کر دو۔
یاد رکھو! وہ ایک امانت ہے جو تمہارے قبضے میں دی
گئی ہے۔ تمہارا فرض ہونا چاہیئے کہ تم اس امانت کو
اسی طرح واپس کر دو جیسے تمہیں دی گئی تھی۔ اور
ہمیشہ خدا کا خوف دل میں رکھو۔ دیکھو! ہم تم میں سے
ہر ایک کے معاملہ سے واقف ہیں۔ اور تمہارے دلوں تک

فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ
وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ط وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط وَمَن
يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع

لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَإِن تُبْدُوا
مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ط فَيَغْفِرُ
لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ط وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ ط كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَ
رُسُلِهِ ط لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ قف وَقَالُوا
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾
لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا
أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ

کوئی شخص کسی پر اعتماد کرے (اور قرض دیدے) تو جس پر اعتماد کیا گیا اُسے چاہئے کہ وہ اُسکی امانت
کو ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اُسکا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو گواہی کو چھپاتا ہے
وہ دل کا مجرم ہوتا ہے۔ اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے (۲۸۳) ع
آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے، اور خواہ تم دل کی باتوں کو ظاہر کرو
یا پوشیدہ رکھو (ہر حال میں) اللہ ضرور تم سے اُس کا محاسبہ کریگا۔ پھر جس کو
چاہے گا بخش دیگا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر بات پر قدرت
رکھتا ہے (۲۸۴) جو کچھ اللہ کیجانب سے رسُول کیطرف نازل کیا گیا، اُس پر رسُول نے اور ایمان لانیوالے
لوگوں نے یقین کر لیا ان میں سے ہر ایک اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکی کتابوں اور رسُولوں پر ایمان لایا
(اور اُنہوں نے کہدیا کہ) ہم تو اللہ کے رسُولوں میں سے کسی ایک کو (دوسرے سے) جُدا نہیں سمجھتے اور یہ بھی
کہا کہ خدایا! ہمنے (تیرے حکم کو) سُنا اور بجا لائے تیری ہی مغفرت کے خواہاں ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے (۲۸۵)
اللہ کسی انسان پر اُسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص وہی کچھ پائیگا جو اُس نے کمایا اور
جوابدہی بھی اُسی کیلئے ہے جو اُس نے کیا۔ (ایمان لانے والے) یہی کہتے ہیں، خدایا! اگر ہم سے بھول چوک ہو
جائے تو اُسپر ہمیں سزا نہ دے۔ خدایا! ہم پر ویسا بار نہ ڈال جیسا کہ تُو نے اُن لوگوں پر ڈالا

کی کیفیتیں ہم کو معلوم ہیں۔

ف۱۴۱ یہاں سورۂ بقرہ کا اصلی مضمون ختم ہوا۔ اس سورہ کا پہلا رکوع بطور مقدمہ کے تھا اور یہ آخری رکوع بطور تتمہ دکھلاتے ہیں۔ ان دونوں کا مضمون ایک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کو ہم نے پیدا کیا۔ ہم ہی ان اشیاء کے مالک حقیقی ہیں۔ جب چاہتے ہیں ان پر اختیار کو بنا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں فنا کر دیتے ہیں کوئی چیز ہماری نگاہ سے پوشیدہ نہیں تھی اور جو باتیں تمہارے دلوں کی پہنائیوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں وہ بھی روز روشن کی طرح ہم پر عیاں ہیں دیکھو تمہیں راہ ہدایت اور راہ ضلالت دکھا دی گئی ہے اور ان پر چلنے کی توفیق بھی دے دی ہے۔ اور صاف بتا دیا ہے کہ اگر اپنے لئے راہ ہدایت کو منتخب کرو گے تو تمہاری لغزشیں معاف کر دی جائیں گی اور اپنے قرب میں مقام عزت عطا کروں گا۔ اور اگر تم نے غلط راستہ اختیار کیا۔ تو پھر تمہیں غضب، عذاب اور سزا سے سابقہ ہوگی۔ یاد رکھو سلامتی اسی میں ہے کہ تم اس رسول (یعنی محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقش قدم پر چل کر قرآن اور صرف قرآن پر ایمان لاؤ۔ اور اسی کے مطابق عمل کرو۔ دیکھو! تم اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور رسولوں میں سے کسی کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرو۔ تم سب کی عزت کرو۔ اور قرآن کے احکام سُن کر ان پر عمل کرو۔ ہر وقت اپنی فروگذاشتوں کی معافی چاہو۔ اور کہو کہ خدایا! ہمارا کوئی دوسرا ٹھکانا نہیں ہم تو بالآخر تیری ہی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں کوئی ایسا کام کرنے کی تکلیف نہیں دیتے جو تم نہ کر سکو۔ جن فرائض کی تعمیل کے لئے ہم حکم صادر کرتے ہیں ان کی توفیق بھی عطا کرتے ہیں پس جو آپ ہی کوتاہی کرے۔ اُس کا نتیجہ بُرا ہوگا۔ دیکھو۔ تم ہمیشہ دُعا مانگا کرو۔ بار خدایا! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمیں سزا نہ دے۔ ہم پر کوئی ایسی ہم نہ ڈال جیسی کہ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالی گئی تھی خدایا! ہم سے کوئی ایسا بوجھ نہ اٹھوا جو ناقابل برداشت ہو خدایا! ہماری لغزشیں معاف فرما۔ خدایا! ہم پر رحم کر۔ خدایا! تو ہی ہمارا آقا ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر غلبہ

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ

تھا جو ہم سے پہلے تھے۔ خدایا! ہم سے ایسا بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں۔ ہم سے درگذر فرما، ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ خدایا! تو ہی ہمارا آقا ہے۔ تو ہی ہمیں نافرمانوں کے مقابلہ میں فتح عطا فرما ﴿۲۸۶﴾

سورۂ آلِ عمران مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا مہربان ہے،

الٓمّٓ ﴿۱﴾ (اے لوگو!) اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو حی و قیوم ہے ﴿۲﴾ اسی نے (اے پیغمبر!) آپ پر حق کتاب نازل کی جو ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور اسی نے اس سے پہلے توراۃ اور انجیل کو نازل کیا ﴿۳﴾ جنہیں لوگوں کیلئے ہدایت کا سامان ٹھہرایا اور اسی اللہ نے تمہیں جوہرِ امتیاز عطا کیا۔ بیشک جو لوگ (باوجود اس سامانِ ہدایت کے) اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے ان کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ بڑا غالب اور سزا دینے والا ہے ﴿۴﴾ یقیناً اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ﴿۵﴾ اللہ (وہی) ہے جو رحمِ مادر میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے (یاد رکھو) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا زبردست اور بڑا صاحبِ حکمت ہے ﴿۶﴾ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے (اے پیغمبر!) آپ پر یہ کتاب نازل کی اس کی

حالانکہ یہ سب دینِ مبین کو نہیں مانتے۔ نہ قرآن پر عمل نہیں کرتے بلکہ اسلام کے دشمن ہیں۔

ف ۲۴۲ سورۂ بقرہ ختم ہوئی اور یہاں سے سورۂ آلِ عمران شروع ہو گئی جاننا چاہئے کہ ان دونوں سورتوں میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ دونوں کی حیثیت ایک ہی موضوع کے دو حصوں کی سی ہے۔ یا ایک دوسری کا تتمہ کہیے۔ اگر آپ نے سورۂ بقرہ کا مطالعہ غور سے کیا ہے اور حاشیہ کے تمام مطالب کو ذہن نشین کر لیا ہے تو آپ کو حسبِ ذیل کی باتیں نظر آئی ہوں گی جنہیں اس سورۃ کا خلاصہ کہنا چاہیئے۔

۱۔ خدا کی نگاہ میں انسان اسی وقت قابلِ عزت ہستی ہو سکتا ہے جب اس کے اندر صحیح جذبۂ ایمان و عمل پیدا ہو۔ ایمان بلا عمل اور عمل بلا ایمان مطلق فائدہ نہیں بخشتا۔

۲۔ کسی شخص کا خواہ وہ کسی وقت ہوا ہو۔ کوئی ساتھ رکھتا ہو۔ کسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ یا پکارا جا رہا ہو۔ محض خوش اعتقادی یا گروہ بندی کی بنا پر نجات کی توقع رکھنا سخت غلطی کرنا اور اپنے آپ کو دھوکے میں ڈالنا ہے۔

ایمان و عمل کے بغیر نجات ناممکن ہے۔

۳۔ ایمان یہ ہے کہ انسان خدا کو یگانہ و یکتا جانے کسی ہستی کو اس کی ذات و صفات میں شریک نہ سمجھے۔ ذات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جس طرح خدا معبود ہے۔ ویسا ہی کسی دیگر کو بھی معبود سمجھے جس تعظیم کے قابل اس کی ذات ہے وہ تعظیم کسی دوسرے کی کرے۔ صفات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جو قدرت تمام اس ذات یگانہ کو حاصل ہے وہی قوت بعینہٖ کسی دوسری ہستی کی طرف منسوب کرے۔ ایمان کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان ان تمام کتابوں کو جو خدا کی جانب سے نازل ہوئی ہیں سچا جانے اور ان کی عظمت کو دل میں جگہ دے اور عمل صرف قرآن پر کرے کیونکہ خدا نے قرآن کریم سے پہلے جس قدر کتابیں اور صحیفے نازل کئے تھے وہ آج بعینہٖ موجود نہیں اگر وہ آج بعینہٖ موجود ہوتے تو قرآن میں خدا کے اس آخری پیغام پر ایمان لانے اور اس کی پیروی کرنے کی نمایاں تعلیم موجود ہوتی اور یہود و نصاریٰ میں سے کوئی شخص بھی جو اپنی کتاب پر پوری طرح عمل پیرا ہوتا اور اسکی پیروی کو ذریعہ نجات سمجھتا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بغیر کوئی چارہ کار نہ پاتا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ انسان فرشتوں کو تسلیم کرے جیسا کہ خدا نے فرما دیا۔ خواہ ان کی ہستی اسکے ذہن میں آسکے یا نہ آسکے۔ چوتھی شرط رسولوں کو ماننا ان کی تعظیم کرنا، ان میں باہمی تفریق نہ کرنا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر ماننا ہے کیونکہ اب بنی دنیا تکمیل کو پہنچ گئی۔ اس سے پہلے انسان خدا کی نازل شدہ کتابوں میں تحریف کر لیا کرتا تھا اب پیغمبروں کا آنا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ
اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ
كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ
جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۹ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ
عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ
هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝۱۰ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ

وقف لازم

بعض آیتیں صاف و صریح اور محکم ہیں یہی اس کتاب کے اصول ہیں اور بعض آیتیں مختلف معنوں کی متحمل ہیں تو
جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ انہیں آیتوں کی پیروی کرتے ہیں جو ہم مختلف معنوں کی
متحمل ہیں (وہ لوگ) فتنہ برپا کرنے کے لئے اور اپنے ڈھب کے معنی تلاش کرنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں حالانکہ ان آیتوں
کے اصل معنی و مقصود اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور جو لوگ علم میں ماہر ہوتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان
رکھتے ہیں سب کچھ ہمارے رب کی جانب سے ہے اور وعظ و نصیحت تو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو صاحب عقل و تمیز ہیں ⑦
(ان کی یہی دعا ہوتی ہے) خدایا! ہدایت دے چکنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر اور ہمیں اپنی رحمت
عطا فرما بیشک تو بہت عطا کرنے والا ہے ⑧ خدایا! ہم (متشابہات کی حقیقت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر) تو بیشک لوگوں
کو ایک ایسے دن (ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے جس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں یقین
رکھو اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ⑨ (یاد رکھو) وہ لوگ جو راہ کفر اختیار کریں انہیں اللہ کے عذاب سے نہ
اُن کی دولت بچا سکے گی اور نہ اولاد، اور وہ یقیناً آگ کا ایندھن بنائے
جائیں گے ⑩ ان لوگوں کی حالت آلِ فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے کہ
انہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی پس اللہ نے ان کے گناہوں پر ان سے مواخذہ کیا اور (یاد رکھو) اللہ
سخت سزا دینے والا ہے ⑪ (اے پیغمبر!) جو لوگ کفر کی راہ اختیار کریں انہیں کہہ دیجئے کہ تم بھی

اس کے ذہن سے اُتر جایا کرتا تھا۔ مگر اب قرآن کی حفاظت کرنے اور ہدایت محمدی کو قائم رکھنے کا امر اللہ عزوجل نے اپنے اوپر لیا ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان یوم قیامت کو مانے جس دن اس دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا اور ہر شخص کو اس کے نیک یا بد اعمال کی جزا سزا ملے گی۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان کو ایک ایسی آنے والی زندگی پر ایمان رکھنا چاہئے جو اس دنیا سے گزر جانے کے بعد واقع ہوگی۔ اور روز قیامت کے فیصلے کے مطابق ہر شخص کو یا ہمیشہ راحت و آرام نصیب ہوگا یا ہمیشہ کے لئے رنج و آلام۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ نیک و بد کا پیدا کرنے والا اسی خدا کو سمجھا جائے۔ مگر نیکی کرنے کے لئے خدا کی توفیق شامل حال ہوتی ہے۔ اور وہ نیکی پر خوش ہوتا ہے لیکن بدی کرنے کے لئے اس کی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ برائی کرنے والوں کو وہ ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور ان سے ناراض ہوتا اور ہر گناہ کے بعد ان کو سزا دیتا ہے۔

۴۔ عمل یہ ہے کہ انسان جب آئین حق کو تسلیم کر چکا ہو تو اس کا اعلان اور اس کی تبلیغ بالکل بے باکانہ و نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہو کر پوری تندہی سے کرے تاکہ اس کے وہ قابل رحم بھائی جو کسی نہ کسی مجبوری سے سوسائٹی کے اثر یا عاقبت نا اندیشی سے بدی کی طرف مائل ہو کر قبول حق سے محروم ہیں وہ راہ راست اور صراط مستقیم پر آجائیں اور اسکے بعد یہ ہو کر اسی ذات اقدس کے ہو کر رہیں تاکہ دنیاوی کامیابی اور اخروی فوز و فلاح سے شاد کام ہوں۔ دوسرے یہ کہ دنیا کا امن قائم رکھے۔ ہر ہم جنس سے پسندی برادرانہ ہم جنسانہ پر کار بند ہو۔ خویش و اقارب سے بہترین سلوک کرے۔ ہمسائے کو اپنے آپ پر ترجیح دے۔ اور سب کو ہر ممکن مسرت پہنچائے۔ کسی کی عزت کو بٹہ نہ لگائے۔ کسی کا مال نہ لوٹے۔ معاملہ کا صاف ہو۔ خدا کا عبادت گزار ہو اور ہر وہ کام کرے جسے قرآن کی اصطلاح میں نیک اور پسندیدہ کام کہا جاتا ہے۔

۵۔ یہودی بد اعمالیوں کا نقشہ دکھا کر مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کے نقش قدم پر نہ چلیں یہود نے اصل دین کو موڑ توڑ کر بالکل اپنی خواہشات کے مطابق بنا لیا تھا۔ سورۂ بقرہ میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ یہود کو راندۂ درگاہ قرار دیئے جانے کے اسباب پر مفصل بحث ہو چکی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ عمل کی جگہ زبانی عقیدہ و تصور ہی گروہ بندی اور خود اختراع کردہ رسوم کو نجات کا ذریعہ مانتے تھے وہ یہود کا اقرار کرتے مگر ان کی تعلیم پر عمل نہ کرتے تھے۔ جو حکم آسان مانتے اسے قبول کر لیتے۔ جو مشکل دکھائی دیتا اُسے یہ کہہ کر ٹال دیتے کہ ہم یہودی ہیں سزا بخشے جائیں گے ہمیں عمل کی فکر نہیں۔ اس سے مسلمانوں کو افشاء یہ سمجھانا مقصود ہے کہ یہودی ان باتوں سے ہمیں انہیں معتوب ٹھہرایا۔ اگر تم بھی یہی طریق کار اختیار کرو گے تو تم بھی اسی طرح دنیا میں ذلیل و خوار کر دیئے جاؤ گے۔ سورۂ آل عمران میں بھی ایمان و عمل کی یہی تعلیم ہے۔ مگر یہاں یہود کی بجائے عیسائیوں کا مذموم رویہ دکھایا گیا ہے کہ انہوں نے ایمان و عمل دونوں سے لاپروائی برتی۔ انجیل کے الفاظ تک بدلتے چلے گئے طرف نہ آیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ بنا دیا۔ توحید کے عقیدہ کو

وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ
لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ
الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِىْ
ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ
حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ
مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ ۚ
اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

(آل فرعون کی مانند) بہت جلد مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور (وہ) بہت ہی برا ٹھکانا ہے (۱۲) تمہارے
سامنے دو گروہوں کے باہم مقابلہ (جنگ بدر) کا واقعہ آ چکا ہے۔ ایک گروہ خدا کی راہ میں جنگ کر رہا تھا
اور دوسرا منکروں کا گروہ تھا اور مسلمانوں کو بظاہر اپنے آپ سے تعداد میں دو گنا دیکھتا تھا اور اللہ
اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے۔ بیشک ان واقعات میں بصیرت رکھنے والے لوگوں
کے لئے عبرت کا بے شمار سامان ہے (۱۳) لوگوں کے دلوں میں بیوی بچوں کی محبت
سونے اور چاندی کے انباروں سے الفت، عمدہ عمدہ گھوڑوں سے لگاؤ اور مال مویشی اور
کھیتی سے شغف کی خواہشیں آراستہ ہیں۔ یہ چیزیں اس دنیا کی زندگی کا متاع (و)
اسباب ہیں (اور اچھی ہیں مگر) آئندہ کی بہتر زندگی تو اللہ ہی کے پاس
ہے (۱۴) (اے پیغمبر!) آپ فرما دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس چند روزہ زندگی سے بہتر کوئی
چیز بتاؤں؟ (سنو!) وہ لوگ جو خدا کا ڈر پیدا کر لیں (آنے والی زندگی میں) اللہ کے پاس ان
کیلئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو (آلائش و نجاست سے)
پاک صاف بیویاں میسر آئیں گی اور اللہ کی رضامندی حاصل ہو گی (یاد رکھو) اللہ اپنے بندوں کو (نیک ہوں یا بد) دیکھنے والا ہے (۱۵)
(یہ وہ لوگ ہوں گے) جو کہتے ہیں کہ خدایا! ہم تجھ پر (صدق دل سے) ایمان لائے ہیں پس ہمارے گناہ بخش دے

مضحکہ خیز بنا دیا۔ خدا نے یگانہ کو تین میں سے ایک اقنوم قرار دیا۔
عمل میں کیسر غلط ہو گئے۔ محض نفسانیت کی پیروی کی۔ خدا سے
کبھی نہ ڈرے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری کو صفحات
انجیل سے محو کر دیا۔ اور جو کچھ باقی رکھا اس میں تحریف کی۔ سو یہ بھی راندۂ
درگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ یہ بھی یہود کی طرح حق کے مقابلہ پر ہمیشہ ناکام
رہیں گے۔ بے عزت ہوں گے۔ ذلیل و خوار رہیں گے اور آخرت میں
گرفتار عذاب رہیں گے۔ یہ ہے خلاصہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران
کی تعلیم کا خلاصہ۔

اس کے بعد ہر انسان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اس عقیدہ کو
نہایت پختگی کے ساتھ دل میں بٹھا لو۔ کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی ذات برتر
والا ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی قائم رہیگی اور جس نے تمام
کائنات کو پیدا کیا۔ اور قائم رکھا ہے۔ پھر پیغمبر کو مخاطب فرمایا
کہ دیکھئے! جو کتاب آپکو دی گئی ہے۔ اس میں تمام باتیں سچی
ہیں کیونکہ اس کی اصل تعلیم وہی ہے جو آپ سے پہلے اور پیغمبروں کے ذریعہ
ہم نے دنیا تک پہنچائی تھی۔ قرآن سے پہلے لوگوں کو راہ ہدایت دکھانے
کے لئے ہم نے تورات اور انجیل نازل کی تھی اور ہر شخص کو سمجھ کر بھی
دی ہے۔ کہ وہ اچھے برے میں تمیز اور حق و باطل میں فرق کر سکے لیکن
جو لوگ اس کے باوجود ہدایت پانے کے بارے میں انکار حق پر اڑے
رہتے ہیں وہ پچھتائیں گے اور سخت سزا پائیں گے
گے۔ پھر فرمایا ہے کہ انسان کو اپنی پیدائش پر غور کرنا چاہیئے۔ اسی سے
سمجھ سکتا ہے کہ اس کا معبود صرف وہی ہو سکتا ہے جو ماں کے پیٹ میں اس
کی صورت بناتا ہے جیسی بنانا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر ایک بات کو جانتا
ہے۔ آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن پاک کی بعض عبارتیں اور
بیانات ایسے ہیں جو شریعت کا قانون ہیں اور جن پر انسان کی نجات کیلئے
عمل لازمی ہے۔ یہ عبارتیں واضح ہیں۔ نہایت آسان فہم ہیں ہر شخص
انہیں بآسانی سمجھ سکتا ہے اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ مگر بعض
عبارتیں اور بعض حقائق و معارف کی باتیں ایسی بھی مذکور ہیں جو سمجھ
تا بعد کے انسان نہیں سمجھ سکتے۔ ذہنی ترقی کے بعد تعالیٰ حالات
کے ذریعہ کچھ سمجھتے اور حقیقت کو پاتے ہیں مگر پھر بھی اصل
معنی و مقصود اللہ کو اور [illegible] اللہ کو معلوم ہوتا ہے ایسے موقع پر ہر
شخص کو غلط معانی مراد نہ کرے۔ ان باتوں کو جیسا کہ قرآن نے اور پہلی
قسم کی عبارتوں پر یعنی قوانین و اصول پر کاربند رہے اور ہمیشہ
طلب مغفرت کرتا رہے۔

ص ۲۳ گذشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ اصل دین یہی ہے کہ خدائے
کے احکام کو بلا چون و چرا تسلیم کیا جائے۔ اسکی عبادت میں سر تا پا غرق ہو
توحید کا عقیدہ رگ رگ میں سرایت کر جائے۔ اور اسکے کلام قرآن پاک
میں جو باتیں جس طرح مذکور ہیں ان پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ اس
رکوع میں یہ بیان ہے کہ جو لوگ دین حق قبول نہ کریں گے ان کو یہاں بھی
اور وہاں بھی نا کامیاں اور ذلت و خواری نصیب ہو گی۔ جو
فرعونیوں کو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے پر اٹھانی پڑی تھی۔ پھر جنگ بدر
کی طرف اشارہ کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا
کہ جب یہی حق کے دشمن بڑے مسلمانوں کو تباہ کرنے کے
منصوبوں میں پڑے ہوئے تھے۔ قرآن کے مقابلے پر مٹھی بھر مسلمان
تھے۔ تاہم انھوں نے کفار کو شکست دی کہ [illegible] کا یہ کارنامہ۔

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ ج اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ
الْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ﴿١٨﴾ اِنَّ
الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا
بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ
لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ
ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ

النصف

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا (۱۶) یہ لوگ صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے، فرمانبردار، سخاوت
شعار اور آخر شب (اپنے پروردگار سے) گناہوں کی بخشش چاہنے والے (ہوتے ہیں) (۱۷)
(لوگو) اللہ شہادت دیتا ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں نیز ملائکہ اور اصحابِ علم (بھی یہی شہادت
دیتے ہیں) جو حق و انصاف کے ساتھ کارخانہ کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز و حکیم ہے (۱۸)
بیشک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دینِ حق ہے اور ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی جو اختلاف رونما
ہوا وہ باہمی ضد کی بنا پر ہوا اور اس وقت ہوا جب انکے پاس حقیقی علم پہنچ چکا تھا اور جو
اللہ کے احکام سے سرتابی کرے تو (اُسے یاد رہے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا
ہے (۱۹) اے پیغمبر! اگر لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ میں اور میرے پیرو رب اللہ کے فرمانبردار
ہیں اور اہلِ کتاب اور ان پڑھ (عرب) لوگوں سے پوچھئے کیا تم بھی اللہ کے فرمانبردار ہو پھر اگر
وہ اطاعت کریں تو یقیناً راہِ ہدایت پر ہیں اور اگر نافرمانی کریں تو (انہیں چھوڑ دو کیونکہ) آپ پر صرف
(احکام کا) پہنچانا فرض ہے اور اللہ بندوں (کے حال) کو خوب دیکھتا ہے (۲۰) ع ص۲۲ یقیناً جو لوگ
اللہ کے احکام سے سرتابی کرتے ہیں اور نبیوں کو بلا قصور قتل کرتے ہیں اور جو لوگ حق و
انصاف کا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین کرنے والوں کی جانیں تلف کرتے ہیں

رہتی دنیا تک باقی رہیگا۔ اور بطور معجزہ پیش کیا جاسکے گا۔ آگے چل کر
مسلمانوں پر یہ راز کھلا کہ اگرچہ دنیاوی جاہ و جلال کی چاہ
اور مال و منال کی محبت فطری امور ہیں اور بظاہر نہایت خوبصورت
اور اعلیٰ درجہ معلوم ہوتے ہیں مگر ایمان و عمل کی برکت ان کو ہیچ بنا
کر اچھی چیز ہے۔ اور جو لوگ آخرت کی خوشگوار زندگی حاصل کریں گے
خواہ کیسی ہی اچھی کیوں نہ ہو وہ یقیناً ان سے بدرجہا بہتر ہوں گے
جنہوں نے آخرت کے واسطے کوئی ذخیرہ تیار نہ کیا۔ اور انہیں جو
کچھ بھی ہو ترجیح دیا گیا۔ یہ انہوں نے باطل فانی اور بہت جلد فنا
عارضی جاہ و مال حاصل کیا۔ مگر کیا اچھے ہوں گے وہ جنہوں نے دنیاوی
جاہ و جلال اور مادی مال و منال کے ساتھ ہر وقت اپنے پروردگار
سے یہی التجا کی کہ خدایا! ہم تیرے طاعت گذار ہیں تو ہماری
لغزشیں معاف فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور صبر و بردباری
جمع خرچ ہی نہیں کیا بلکہ عملی طور پر اتباع حق میں جو مصیبتیں آئیں
انہیں بخوشی جھیلا۔ کسی حالت میں سچ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ علاوہ ازیں
کمال خشوع و خضوع سے کی اور اپنے مال و دولت اور جاہ و جلال
کو پروردگار کے رستے میں استعمال کیا اور سحر کے وقت اُٹھ کر نہایت گڑ
گڑا کر اللہ سے گناہوں کی معافی چاہی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو!
بس تمہیں اسی قسم کی ایک امت ہونا چاہیئے۔ اور یاد رکھو کہ تمہارا دین
اسلام اسی وقت سے انسان کا دین چلا آ رہا ہے جب سے وہ پیدا کیا گیا۔
اور تمام انبیاء صرف اسی ایک ہی دین کی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں
یا ان میں یہود و نصاریٰ اور دیگر امتوں کے باہمی اختلافات جو نہ
ہماری طرف سے تھے اور نہ نبیوں کی تعلیم یا ان پر نازل کردہ
کتابوں کے پیدا کردہ تھے۔ بلکہ وہ ان امتوں کے بعض لوگوں کی باہمی
ضد اور عناد کا نتیجہ تھا جس سے تمام کی تمام امتیں متاثر ہو گئیں
پس تمہیں یاد رہے۔ کہ کہیں بھولے سے بھی ایسی غلطی کا ارتکاب
نہ کرنا۔ بلکہ ہمیشہ یہی اعلان کرو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ اور
صرف ان لوگوں کے ساتھی ہیں جو ہماری طرح اللہ کے فرمانبردار
ہوں اگر تم یہودی ہو تو کوئی ہرج نہیں عیسائی ہو تو کوئی
مضائقہ نہیں۔ اگر کسی اور گروہ سے متعلق ہو تو بھی کوئی ڈر نہیں
آؤ سب مل کر اللہ کے فرمانبردار بن جائیں فرمانبرداری کیلئے جو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء کی طرح اسے روز روشن کی
طرح عیاں کر دیا ہے اور قرآن میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ لہٰذا
آؤ سب مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمانبرداری کے طریقے
سیکھیں اور قرآن کی تعلیم کو اپنا نصب العین بنالیں کیونکہ اور
کوئی تعلیم دستبرد زمانہ سے محفوظ نہیں۔ مسلمانو! جو لوگ اس
طریق کار پر گامزن ہو جائیں وہی راہِ ہدایت پر ہیں۔ اور جو
تمہارا کہا نہ مانیں۔ تم ان کے لئے جوابدہ نہیں۔

ص۲۲ پچھلے رکوع میں دکھایا جا چکا ہے کہ جب کبھی
حق و باطل میں مٹھ بھیڑ ہو جائے۔ تو حق کو ہمیشہ غلبہ حاصل ہوتا
ہے۔ نیز یہ کہ حق کوشوں کو باطل پرستوں کے اسباب مادی سے
ہرگز ہرگز مرعوب نہ ہونا چاہیئے۔ اور کسی حالت میں نجات
اُخروی کے نصب العین کو ہاتھ سے چھوڑ کر اس چند روزہ
زندگی کے عارضی فریب میں نہ پھنس جانا چاہیئے۔ اس رکوع میں

النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ
اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا
النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا
رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ
تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ
الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ

انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے (۲۱) یہی لوگ ہیں جنکے اعمال دنیا اور آخرت
میں اکارت گئے اور انہیں (عذاب سے بچانے کیلئے) کوئی مددگار میسر نہ آئیگا (۲۲)
(اے پیغمبر!) کیا آپ نے (ان لوگوں کے حال پر) غور نہیں کیا جنہیں کتاب کے فہم وادراک کا کچھ حصہ دیا
گیا تھا جب وہ کتاب اللہ کیطرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ (اسکی رو سے) انمیں فیصلہ ہو جائے تو انمیں ایک
گروہ منحرف ہو کر منہ پھیر لیتا ہے اور وہ درحقیقت رب کے سب تغافل پیشہ ہیں (۲۳) اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ
کہتے ہیں کہ ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی ہاں (اگر چھوئیگی بھی تو) گنتی کے چند روز اور دین کے معاملہ میں انکو
ان باتوں نے دھوکے میں رکھا ہے جو وہ خود تراش لیتے ہیں (۲۴) تو ان کی کیا کیفیت ہوگی جب ہم انہیں
اُس وقت جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شک ہی نہیں اور ہر نفس کو اسکے اعمال کا پورا پورا
بدلہ دیا جائیگا اور انپر مطلق کوئی ظلم نہ ہوگا (۲۵) (اے پیغمبر!) آپ کہدیں کہ اے خدا! بادشاہی کے مالک
تو جسے چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے
تیرے ہی ہاتھ میں خیر و برکت (کا سررشتہ) ہے بیشک تجھے ہر بات پر قدرت حاصل ہے (۲۶) تُو رات کو
دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے
اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا

بیان ہے۔ کہ لوگ کیوں اپنے باطل عقیدوں پر جمے رہتے ہیں۔ اور ہمیں ان کے مقابلے میں کیا کرنا چاہیئے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اے پیغمبر آپ کی مخالفت کوئی نئی چیز نہیں۔ اس سے پہلے بھی اس قسم کے لوگوں نے ہمارے سچے پیغمبروں کو اذیتیں پہنچائیں۔ حتیٰ کہ بعض کو جان ہی سے مار ڈالا۔ اس قسم کے لوگ ان سر پھرے اور سنگدل علماء کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ جو تعلیم الٰہی کو صحیح طور پر سمجھنے کے باوجود من گھڑت اور بے بنیاد اعتقادات کو رائج کر دیتے ہیں۔ مثلاً ان کا یہ کہنا کس قدر لغو ہے کہ ہم تو بخشی ہوئی امت ہیں۔ اگر ہم نے فلاں یا فلاں مذہب کو تسلیم کر لیا۔ تو بس عمل کی ضرورت نہیں زبان سے مان لینا ہی کافی ہے۔ ہمارا پیغمبر یا دوسرے نیک کردار بزرگ ہمیں بخشوا لیں گے ہم دوزخ میں نہیں جا سکتے۔ اور اگر گئے بھی تو صرف چند روز کے لئے تاکہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں۔ یہ اُن کے عقائد فاسدہ ہیں۔ کوئی امت جنت کی اجارہ دار نہیں ہو سکتی اور جب تک وہ اپنے "ایمان و عمل" سے اُس کی مستحق نہ ہے جنت میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ کوئی شخص کسی کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ سفارش کے بھی وہی مستحق ہیں۔ جو نیک نیتی سے تعلیم ربانی پر کاربند ہونے کی کوشش کریں۔ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہیں ہاں! اگر اجتہادی غلطی کے مرتکب ہو جائیں یا ضعیف البنیان ہونے کی وجہ سے کسی عمل سے قاصر رہ جائیں مگر شریعت کو کبھی خواب میں بھی بلا ضرورت استحقار سے نہ ٹھکرایا ہو قرآن سے 'قرآن کی تعلیم سے' قرآن کے اوامر سے مطلق بے پروائی نہ برتی ہو۔ تو اُن کے واسطے خدا جسے سفارش کرنے کی اجازت دینا چاہے۔ دے سکتا ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی اُن ہی لوگوں کی سفارش کریں گے جنہوں نے قرآن کی تعلیم سے بے پروائی نہ برتی ہو۔ یاد رکھو نیک عمل کرنے والوں کو نیکی کا بدلہ ملے گا۔ اور نافرمان اور بدعمل لوگوں کو نافرمانی کی سزا اور بدعملی کا ثمرہ ملے گا۔ آگے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ دنیا کو

تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ
مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا
فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ
وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ
بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ ع
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا

عند المتأخرين ٣

ركوع

فرماتا ہے ﴿۲۷﴾ (دینِ حق قبول کرنیوالوں کو چاہیئے کہ) مومنوں کو چھوڑ کر انکارِ حق کرنیوالوں
سے دوستی نہ گانٹھیں (یاد رہے) جس کسی نے ایسا کیا اسے اللہ سے کوئی سروکار نہیں
مگر اس صورت میں کہ تمہیں انکی طرف سے خوف ہو (اور یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات
سے ڈراتا ہے اور (بالآخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۲۸﴾ (اے پیغمبر لوگوں کو) کہہ دیجئے
کہ تم اپنے دل کے بھیدوں کو چھپاؤ یا انہیں ظاہر کرو اللہ کو ہر حال ان کا علم ہے اور وہ
جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر بات پر قدرت
حاصل ہے ﴿۲۹﴾ (وہ دن یاد رہے) جب ہر ایک متنفس اپنے نیک کاموں کا نتیجہ موجود پائے گا اور
بُرے کاموں کا نتیجہ بھی (اور) آرزو کرے گا کہ کاش اس دن اور اسکے درمیان ایک عرصہ دراز
حائل ہوتا (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے ﴿۳۰﴾ ع
ف۴۵ (اے پیغمبر) دنیا کو سنا دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے سچی محبت ہے تو میری پیروی کرو (اس صورت میں)
اللہ بھی تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنیوالا ہے ﴿۳۱﴾
(انہیں) کہہ دیجئے کہ تم اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر یہ روگردانی کریں تو (یاد رکھے کہ) اللہ
انکارِ حق کرنیوالوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا ﴿۳۲﴾ بیشک اللہ نے تمام دنیا میں سے آدم اور نوح کو

پیغامِ خدا سنا چکے اب نافرمانوں کی
گوشمالی کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے دلوں کو
اس عقیدہ سے تقویت دیں کہ خدایا! تو ہی
بادشاہی عطا کرتا ہے۔ اور تو ہی بادشاہی چھین
لیتا ہے۔ تو جسے چاہے عزت دیتا ہے۔ اور جسے
چاہے رسوا کر دیتا ہے۔ خدایا نافرمانوں کے مقابلے
میں ہمیں غلبہ عطا فرما۔ اور فتح و نصرت کی عزت
بخش اور انہیں ہماری آنکھوں کے سامنے
ذلیل و رسوا کر تیرے لئے کیا مشکل ہے؟ مگر
مسلمانو! یاد رکھو کہ اگر اس معرکہ حق و باطل میں
کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اپنی الگ ڈیڑھ
اینٹ کی مسجد بنا کر باہم تفرقہ پیدا نہ کرنا
سب اکٹھے رہنا۔ اور باطل پرستوں سے کوئی
ساز باز نہ کرنا۔ ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی
اور رعب اٹھ جائے گا۔ کفار کے مقابلے پر
خوب ڈٹ کر لڑو۔ دیکھو! اندروں کی دیکھا دیکھی
باہمی ریشہ دوانیاں شروع نہ کر دینا۔ کہیں
تمہیں یہ خیال نہ آئے۔ کہ اب تو مزے سے گذار
لیں۔ عاقبت کی پھر دیکھی جائے گی۔ وہاں سوائے
تمہارے عملوں کے کچھ نہیں دیکھا جائے گا۔ اور
اگر تم نے مخلص ہو کر خدا کی عبادت اور اس کے
دشمنوں سے جنگ نہ کی ہوگی۔ تو پچھتاؤ گے۔ واویلا
کرو گے ہاتھ ملو گے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ف۴۵ گذشتہ رکوع میں بتلایا جا چکا ہے
کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے
پہلے یہودی اور عیسائی علماء نے اپنی اپنی کتابوں
سے منہ موڑ لیا تھا۔ اور تعلیم ربانی کا اصل مقصد
فوت ہو رہا تھا۔ لہذا مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ
وہ منظم جماعت کی شکل میں تبلیغ حق کے لئے کمربستہ
ہو جائیں۔ اور جماعتی اصولوں پر شدت سے
کاربند رہیں۔ اس رکوع میں بیان ہے کہ اب
سے لے کر ہستی دنیا تک جو لوگ محبوب خدا بننا
چاہیں ان کے لئے اسوۂ محمدی اور شریعت
اسلام پر چلنا لابدی و ضروری ہے۔ اتباع
شریعت کرنے والوں سے کوئی غلطی سرزد
ہوگی۔ تو ان کا معاملہ اللہ سے ہے۔ جو بڑا
بخشنے والا مہربان ہے۔ مگر جو لوگ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے اسوہ پر نہیں چلتے اور شریعت کا

وَاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةً
بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ
امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ
وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ
حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا
دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ
قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ
دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً

اور خاندانِ ابراہیم و عمران کو منتخب کیا ہے ﴿۳۳﴾ جو ایک دوسرے کی نسل سے تھے اور اللہ رب تجھے سننے اور جاننے والا ہے۔ (وہ) لوگوں کی سنتا اور نیتوں کو جانتا ہے ﴿۳۴﴾ (اس واقعہ کو یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے کہا تھا کہ خدایا! جو کچھ میرے شکم میں ہے اسے آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں پس میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما۔ بیشک تو (ہماری باتوں کو) سنتا اور (نیتوں کو) جانتا ہے ﴿۳۵﴾ (چنانچہ) جب اُس نے لڑکی جنی تو کہا۔ کہ خدایا! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا تھا۔ جو کچھ اُس نے جنا۔ اور (عمران کی بیوی نے کہا کہ) مرد عورت کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے اِس (بچہ) کا نام مریمؑ رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو شیطانِ مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ﴿۳۶﴾ پس اس کے پروردگار نے اس کی نذر کو حُسنِ قبول کا شرف بخشا۔ اور اس کی نہایت عمدہ تربیت کی اور زکریاؑ کو اس کا کفیل بنا دیا۔ جب کبھی زکریاؑ محراب میں اُس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے۔ کہتے، اے مریمؑ! یہ تجھے کہاں سے مل گئیں وہ کہتی یہ اللہ کی طرف سے ہیں بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا فرماتا ہے ﴿۳۷﴾ اُس وقت زکریاؑ نے اپنے رب سے دُعا کی۔ کہا خدایا! مجھے اپنی جناب سے نیک اولاد عطا فرما

احترام و عزت پیشِ خاطر نہیں رکھتے۔ وہ کافر ہیں اور ہر لحاظ سے یہاں اور وہاں خائب و خاسر رہیں گے۔ پھر عیسائیوں کو مخاطب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کوئی نئی چیز نہیں تمہاری کتابوں میں یہ بشارت موجود تھی۔ مگر تم نے اپنی کتاب کو پس پشت ڈالا۔ اور اس کی اصل تعلیم اور عبارت کو غلط ملط کر دیا۔ آؤ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اپنے بزرگوں اور نبیوں کے سچے حالات سنو۔ اور ان کے متعلق جو غلط روایات تم نے مشہور کر رکھی ہیں جن کی بنا پر افراط و تفریط میں پڑے ہو۔ انہیں چھوڑ دو۔ اور جو کچھ قرآن نے تمہیں بتا دیا ہے اسی پر کفایت کرو۔ دیکھو! عیسیٰ علیہ السلام جو تمہارے پیغمبر تھے اُن کا سلسلہ عمران سے شروع ہوتا ہے۔ عمران کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی نے اللہ سے دعا مانگی کہ "خدایا! اگر مجھے بچہ عطا ہو تو اُسے تیرے پجاریوں کی جماعت میں داخل کر دوں گی کہ ہر وقت تیری ہی عبادت کرے"۔ اُس کی دُعا قبول ہوئی۔ اور اللہ نے اسے بیٹی عطا کی۔ کہنے لگی "خدایا! اگر بیٹا ہوتا تو بات ہی تھی۔ بیٹیاں اتنی دلیر کہاں کہ معبد اور رہبانیت کی زندگی بسر کر سکیں بہر حال تو نے جو کچھ دیا ہے اس کی حقیقی مصلحت تجھے ہی معلوم ہے۔ میں اس کا نام مریم رکھتی ہوں اور اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کی زد سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو ہی اس کا حافظ و ناصر ہے"۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس عورت کی صدقِ دل سے نکلی ہوئی دعا ہمارے ہاں قبول ہوئی۔ ہم نے اس ہونہار لڑکی کی بڑی اچھی تربیت کا انتظام کیا۔ اور زکریاؑ کو اس کا سرپرست مقرر کر دیا۔ گاہ بگاہ جب زکریاؑ مریمؑ کے کمرے (ہیکل) میں جاتے تو کھانے پینے کی عمدہ عمدہ چیزیں دیکھ کر پوچھتے۔ کہ مریمؑ! یہ نعمتیں تجھے کہاں سے دستیاب ہوتی ہیں۔ وہ عرض کرتی میں کیا جانوں۔ وہی خدا جو سب کا رازق ہے کسی نہ کسی طریقے سے یہاں پہنچا دیتا ہے۔ ورنہ میں تو ان کے حصول کے واسطے کوئی کوشش نہیں کرتی۔ وہ نیک نہاد انسان مریمؑ کی اس گفتگو سے بڑا ہی متاثر ہوا۔ اور بالکل

طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ
بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّ
نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ
غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ
اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ
طَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ
اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا

بیشک تو دعاؤں کو سُننے والا ہے ﴿۳۸﴾ پس ملائکہ نے انہیں پکار کر کہا جب کہ وہ محراب میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے کہ اللہ آپ کو یحییٰؑ کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی مسیحؑ) کی تصدیق کرے گا اور (قوم کا) مقتدا، پاکباز اور (اللہ کے) نیکو کار بندوں میں سے ایک نبی ہوگا ﴿۳۹﴾ (زکریاؑ) کہنے لگے۔ خدایا! میرے لڑکا کیونکر ہوگا؟ حالانکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے ﴿۴۰﴾ کہنے لگے خدایا! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا۔ تیرے لئے (بس) یہی نشانی ہے کہ تو لوگوں سے تین دن تک کوئی بات چیت نہ کر سکے گا مگر اشارے سے (بطور شکریہ) اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرتا رہ اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس کر ﴿۴۱﴾ ع

ف۴۶ اور یہ بھی یاد کرو جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے تجھے منتخب فرمایا ہے اور گناہ کی آلائشوں سے تجھے پاک صاف کر دیا ہے اور تجھ کو دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے ﴿۴۲﴾ اے مریم تو اپنے رب کی عبادت نہایت خشوع و خضوع سے کر اسی کے لئے سجدہ ریز رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر ﴿۴۳﴾ (اے پیغمبر!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس نہ تھے جبکہ وہ اپنے قلم (بطور قرعہ) پھینک رہے تھے کہ دیکھیں کون مریم کا کفیل ہوتا ہے اور

مونہار خوبرو بچہ کہنے لگا: خدایا تجھے ہر بات کی قدرت ہے۔ تیرے لئے کچھ محال نہیں۔ مجھے بھی ایک ایسا ہی پاک باز نیکو کار اور پیارا پیارا بچہ عطا فرما۔ جو میری دلبستگی کا سامان ہو: یہ دعا جو سچے دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی۔ اور سچی دعا تھی قبول ہوئی اور ہمارے حکم سے ملائکہ نے زکریا کو اس وقت جبکہ وہ عبادت گاہ میں فریضۂ نماز ادا کر رہے تھے یہ بشارت دی۔ لیجئے درگاہ ربانی سے آپ کے لئے ایک پاکباز عزت دار اور نیک بچہ عطا ہونے کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ اس بچہ کا نام یحییٰ ہوگا۔ اور وہ نبوت سے بھی سرفراز کیا جائے گا: حضرت زکریا ذرا متعجب ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ خدایا! اگر مجھے بچہ عطا ہوا۔ تو فی الحقیقت یہ ایک بڑی ہی عجیب بات ہوگی۔ کیونکہ میں ایک ضعیف العمر آدمی ہوں اور میری اہلیہ بانجھ ہے: ارشاد ہوا۔ یہ سچ ہے۔ مگر تم یقین جانو کہ ہمارے سب کام اسی طرح حیرت زا ہوتے ہیں۔ ہم جو کچھ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں: عرض کرنے لگے: خدایا! میں نے سب کچھ مانا۔ مگر مجھے اس بچے کے ہونے کی کوئی نشانی بھی بتا دیجئے۔ تاکہ تسلی ہو۔ حکم ہوا یہی نشانی ہے۔ کہ تم سوا ہمارے ذکر کے زبان کو نہ ہلا سکوگے اور خاموش ہو جاؤ گے۔ اور تسبیح بیان کرتے رہو گے۔

ف۴۶ گزشتہ رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر تھا اس سلسلے میں عیسائیوں کے بعض غلط خیالات کی تردید کر دی۔ اور موحدانہ اعتقادات اور دین پرستی کا اصل رنگ دکھایا۔ اس رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام کے علو مرتبت اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور اس جلیل القدر نبی کے چند حیران کن معجزات کا تفصیلی بیان ہے۔ دین مسیحی کا لب لباب اور ان دھوکہ باز مظالم کا اجمالی ذکر ہے۔ جو بد طینت منکروں نے آپ پر روا رکھے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ مریم کی پاکبازی۔ اس کی عبادت گزاری اور دیگر اوصاف کے پیش نظر ملائکہ نے اس سے کہا کہ اے مریم! تجھے خدائے عزوجل نے نہایت بلند مرتبہ عطا کیا ہے۔ اور ان تمام آلائشوں سے

كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ق اسْمُهُ الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ
يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ط قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط اِذَا
قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ ج وَرَسُوْلًا
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۵ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ج
اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ
فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا
تَدَّخِرُوْنَ لا فِيْ بُيُوْتِكُمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ

آپ اُسوقت بھی اُنکے پاس موجود نہ تھے جب وہ اِس کفالت کی خاطر آپسمیں جھگڑ رہی تھی (۴۴) (نیز)
جب ملائکہ نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جو اُسکی جانب سے
ہے جسکا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا (وہ) دُنیا اور آخرت میں معزز اور مقربین میں سے
ہوگا (۴۵) اور وہ بچپن اور بڑھاپے میں (یکساں طور پر) لوگوں سے باتیں کریگا اور نیکوکاروں
میں سے ہوگا (۴۶) (مریمؑ نے) کہا۔ خدایا! میرے ہاں کیونکر بچہ پیدا ہوگا۔ حالانکہ مجھ کو تو کسی بشر
نے چھوا تک نہیں۔ فرمایا۔ اسیطرح اللہ جو چاہتا ہی پیدا کرتا ہی جب وہ کسی امر کا فیصلہ
کر لیتا ہے تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو پس وہ ہو جاتا ہے (۴۷) اور (اللہ) اُسے کتاب
و حکمت اور توراۃ و انجیل کی تعلیم دیگا (۴۸) اور بنی اسرائیل کیطرف رسول بنا کر (بھیجیگا) کہ
(لوگو!) میں تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہارے لئے نشانی لیکر آیا ہوں (وہ یہ) میں تمہارے لئے مٹی سے
پرندے کی شکل کی چیز بنا دیتا ہوں پھر اسمیں پھونک مار دیتا ہوں تو اللہ کے حکم سے وہ
اُڑنے لگتا ہے اور (خدا کے حکم سے) مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں اور اللہ کے
حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ گھروں میں جمع کرتے
ہو اسکی خبر دیتا ہوں۔ بیشک اِن باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر

پاک و صاف کر دیا ہے جو دیگر عورتوں کو حاصل نہیں ہوتی
ہیں اور تمام عورتوں میں تجھے سب سے افضل قرار دیا ہے
پس تجھے بطور شکریہ پروردگار عالم کی عبادت
پہلے سے بھی زیادہ کرنی چاہیئے: آگے چل کر ارشاد
ہوتا ہے۔ کہ اے پیغمبر! حاضرین کو سنا دیجئے
اگرچہ میں لکھا پڑھا نہیں ہوں۔ نہ میں نے تورات
پڑھی ہے اور نہ انجیل۔ اس کے باوجود تمہارے ہی
بزرگوں کے سچ سچ واقعات بیان کر رہا ہوں
یہ محض اس لئے ہے۔ کہ وہ پروردگار جس نے توریت
و انجیل کو نازل کیا اور دنیا کی ہدایت کیلئے انبیاء
کو بھیجا۔ وہی مجھے یہ واقعات بتا رہا ہے اور قرآن
اسی کا کلام ہے۔ ۴۴؎ تم کسی غیر محرف نسخہ انجیل
میں دیکھ لو۔ یا کسی غیر جانبدار عالم سے پوچھ لو کہ آیا یہ
واقعات جو قرآن بیان کر رہا ہے۔ درست ہیں یا
نہیں۔ فرماتا ہے۔ عیسیٰ (علیہ السلام) کی پیدائش
کا واقعہ یہ ہے کہ ملائکہ نے خلاف توقع مریم کو
یہ بشارت دی کہ بارگاہ حق تعالیٰ سے یہ احکام صادر
ہو چکے ہیں کہ تجھے ایک فرزند عطا ہو جس کا نام
عیسیٰ ہوگا۔ لقب المسیح اور کنیت ابن مریم
ہوگی۔ وہ ہماری نگاہ میں بڑا معزز اور آخرت میں
خاص مقرب لوگوں کی صف میں شمار کیا جائیگا۔ اور
بچپن سے بڑھاپے تک تبلیغ حق میں
مصروف رہیگا: مریم خوفزدہ ہو گئی اور عرض کرنے
لگی کہ خدایا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی انسان سے
میرا اختلاط بھی نہ ہوا ہو۔ اور بچہ پیدا ہو جائے ارشاد
ہوا۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ بچہ پیدا ہونے کیلئے
اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ہم اپنی درگاہ سے حکم دیدیں
کہ پیدا ہو جا" تو" وہ پیدا ہو جائے گا: دیکھو! تمہارے
بچے کو تورات اور انجیل اور دیگر کتابوں کا پورا پورا
علم دیں گے۔ اور ایمان و عمل کی نعمتوں سے مالامال
کریں گے۔ وہ بنی اسرائیل کیطرف نبی بنا کر بھیجا جائیگا
گا۔ اور کہے گا کہ لوگو! میں تمہاری ہدایت کیلئے
بھیجا گیا ہوں۔ مجھے سچا جانو۔ اگر تم کو مجھے سچا جاننے
میں کوئی تامل ہو۔ تو آؤ تمہیں چند ایسی باتیں کر دکھاؤں
جو تم بالکل ناممکن سمجھتے اور سنت اللہ کے خلاف
جانتے ہو۔ دیکھو! یہ طاقت خدائے رحمان نے مجھے

اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ‏ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ وَجِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‏ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ‏ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ؕ قَالَ الۡحَـوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ‌ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ‌ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ‏ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ‏ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ‌ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمَاكِرِيۡنَ‏ ﴿۵۴﴾ ع اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسٰۤى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ‏ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ

تم یقین رکھتے ہو ﴿۴۹﴾ اور اسلئے آیا ہوں کہ توراۃ کی جو مجھ سے پہلے نازل کیگئی، تصدیق کروں

نیز اسلئے کہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں حلال کر دوں اور (دیکھو!) میں تمہارے

پروردگار کیجانب سے نشانی لیکر آیا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو ﴿۵۰﴾

بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے ﴿۵۱﴾

پھر جب عیسٰی نے انکے کفر و انکار کو محسوس کیا تو کہا کہ خدا کے راستہ میں کون میرا مددگار ہے؟

(اسپر) حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار

ہیں ﴿۵۲﴾ خدایا! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہم اسپر ایمان لائے اور ہم نے رسول کی پیروی اختیار کرلی ہے

پس ہمیں بھی (حق کی) شہادت دینے والوں میں لکھ لے ﴿۵۳﴾ اور یہودیوں نے عیسٰی کے متعلق مخالفانہ

تدبیریں اختیار کیں اور اللہ نے (انکے مخالف) تدبیر اختیار کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے ﴿۵۴﴾ (وہ

واقعہ یاد کرو) جب اللہ نے کہا تھا اے عیسٰی! میں تجھے بزرگی بخشنے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں

اور تجھے منکروں کی صحبت سے پاک کرنے والا ہوں اور اُن لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی

کی انکار حق کرنے والوں پر قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں پھر (تم سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تو

میں تمہارے درمیان اسبات کا فیصلہ کرونگا جسمیں تمہیں ایکدوسرے سے اختلاف ہے ﴿۵۵﴾ پس اُن لوگوں کو

اس واسطے عطا کی ہے کہ تم مجھ پر یقین کامل کرلو۔ اور خدا کی عبادت اور نیکوکاری کا جو رستہ بتاؤں اُس پر بلا تامل گامزن ہو سکو۔ آؤ دیکھو! میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل کا ایک کھلونا بناتا ہوں۔ اور پھر اس میں پھونک مارتا ہوں۔ دیکھنا وہ بحکم خدا پرندوں کی طرح اڑنے لگیگا پھر اور اندھوں کو لاؤ۔ تمہارے سامنے انہیں اللہ کے حکم سے بینا کردوں اور کوڑھیوں کو چنگا بھلا بنا دوں۔ اسی طرح کسی مُردہ کو میرے سامنے لاؤ۔ اسے کہوں کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہوجا۔ تو وہ زندہ ہوجائے۔ مگر میں جو کچھ کھاکر آؤ میں بتا دوں کہ تم نے کیا کھایا تھا اور کیا کچھ جمع کر رکھا ہے: لوگو! یہ تمہارے لئے میرے سچا پیغمبر ہونے کی علامتیں ہیں۔ ایمان لانے کی خواہش ہے۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ دیکھو! میں کوئی نئی بات سکھانے نہیں آیا۔ آؤ سب مل کر توراۃ کے احکام پر چلیں۔ چند چیزیں جو تمہیں شریعت موسوی میں گراں گذرتی تھیں۔ اللہ نے بکمال نوازش میرے ذریعے انہیں آسان شکل میں صادر فرمایا ہے۔ آؤ۔ اپنے بھلے کی باتیں سنو۔ خدا سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ میں تمہیں بالکل سیدھے اور بے خطا رستے پر لے جارہا ہوں: ارشاد ہوتا ہے۔ کہ جب جوان ہوکر یہ باتیں عیسٰی علیہ السلام نے لوگوں تک پہنچا دیں تو دیکھا کہ ہر سو ان کی مخالفت کا بازار گرم ہے۔ مختلف شرارتیں سوچی جارہی ہیں۔ اور قتل کے منصوبے ہورہے ہیں۔ آپنے پکار کر کہدیا کہ جسے دین خدا کی حمایت کرنا ہے۔ وہ آئے۔ اور میرے ساتھ مل کر بے باکانہ کام کرے۔ چنانچہ چند روشن دل لوگوں نے اس صدا پر لبیک کہی۔ اور اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انکار حق کرنے والے دشمنوں نے اپنے مختلف طریقوں سے عیسٰی علیہ السلام کو تنگ کیا۔ اور ان کے حق میں بڑی خطرناک تدبیریں سوچیں۔ مگر ہم نے انہیں بچانا تھا سو بچایا۔ اور ان کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ ان کی مخالفت درحقیقت ہماری مخالفت تھی اور کون صحیح الدماغ انسان کہہ سکتا ہے کہ ہمارے مقابلے پر کسی کا کوئی داؤ فریب چل سکتا ہے۔

۵۵-۴۹ گذشتہ رکوع میں حضرت مریمؑ کے بعض اجمالی حالات اور حضرت عیسٰیؑ کی پیدائش اور مخالفین

كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ز
وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾
اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ
ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ
مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ
وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ
فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا
لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ج وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ط وَ
اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

جنہوں نے (تیری پیروی کرنے سے) انکار کیا دُنیا اور آخرت میں سخت عذاب دُوں گا اور انہیں (اس عذاب سے بچانے والا) کوئی مددگار نہیں ملیگا ۝۵۶ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں اللہ (ان کی محنت کا) پورا پورا بدلہ دیگا اور اللہ ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا ۝۵۷ (اے پیغمبر!) یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں دلائل و آیات اور حکیمانہ مضامین ہیں ۝۵۸ درحقیقت عیسیٰ کی مثال بھی خدا کے نزدیک آدم کی مثال کی طرح ہے کہ خدا نے مٹی سے بنایا پھر کہا کہ ہو پس وہ ہوگیا ۝۵۹ (یہ سچی باتیں) تیرے رب کی جانب سے ہیں سو آپ کو شک کرنیوالوں میں سے نہ ہونا چاہیئے ۝۶۰ پس آپکو مسیح کے متعلق علم ہو چکنے کے بعد بھی جو لوگ اس بارے میں آپ سے کج بحثی کریں اُن سے کہیئے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی مستورات کو بلائیں تم اپنی مستورات کو اور ہم خود بھی شریک رہیں اور تم بھی شریک رہو پھر عاجزی سے دُعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں ۝۶۱ یقین جانو کہ یہی سچی بات ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بیشک غالب اور حکمت والا ہے ۝۶۲ پس اے پیغمبر! اگر یہ رُوگردانی اختیار کریں تو بیشک اللہ مفسدوں سے خوب واقف ہے ۝۶۳ (اے پیغمبر!) ان سے کہدیجئے کہ اے اہل کتاب! آؤ

کی سنی ضرورتوں اور آپ کی تبلیغ حق کا کچھ بیان تھا اس سے قلم بر قسم کے اتفاقات تھے۔ کہ بغیر وحی کے کسی سمجھ ہی نہیں ہو سکتے تھے۔ کیونکہ انجیل کی تحریف ہو چکی تھی اور اصل واقعات کی جگہ قصے کہانیاں اور افسانے رائج تھے۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام کی صداقت پر ان واقعات کو منکشف کر کے اس چیز کو آپ کی صداقت کا نشان ٹھہرا دیا گیا جو اصحاب بصیرت کے لئے بس تھی اس رکوع میں خدائے ذوالجلال کے اس وعدہ کا ذکر ہے جو ذات باری تعالیٰ نے اسوقت حضرت عیسیٰ سے کیا تھا جب آپ چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں پھنس گئے تھے۔ اور جان کے بچاؤ کی کوئی صورت بظاہر نظر نہ آتی تھی اور سب بے ساختہ پکار اٹھے تھے۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ: کہ اللہ کی مدد کب پہنچے گی؟ اور ہماری زبان حال کب تک دور ہوگی اور حواریوں سے پوچھا تھا۔ کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ: خدا کی راہ میں میرا کون مددگار ہے؟ بارگاہ الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے عیسیٰ گھبرانے کی کوئی بات نہیں میں تمہیں زندگی بخشنے والا ہوں اور کوئی دشمن تمہارا بال بیکا نہ کر سکے گا۔ میں تمہیں اپنی طرف اٹھا لونگا اور جو الزامات بدباطن لوگوں نے تم پر لگا رکھے ہیں ان سب سے تمہیں پاک کر دیا جائیگا۔ نیز جو لوگ تمہاری تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے وہ تمہارے ان دشمنوں یعنی یہود پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ اور تمہارے منکرین یعنی یہود کو دونوں جہاں میں سخت عذاب دیا جائیگا۔ پھر حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے متعلق خود عیسائیوں کو دیگر فرقوں میں جو غلط سلط روایات چلی آرہی تھیں جن کی وجہ سے ان کے اعتقادات کفر کے حامل ہو گئے تھے ان کی بوجہ احسن تردید کر کے بتلا دیا کہ عیسیٰ کی پیدائش بالکل حضرت آدم کی پیدائش کی مانند ہے۔ ان کا کوئی باپ نہ تھا صرف ایک کن کہہ کر انہیں پیدا کر دیا۔ تم مریم اور بدگمانی نہ کرو اور خواہ مخواہ مریم پر کوئی تہمت نہ لگاؤ۔ نہ تعداد ازکار تکلیف تلاش کرو بس ساتھ یہ کہہ لو کہ ہم جو کچھ پیدا کرنا چاہیں ہم کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم تمہارے خیال کے مطابق عیسیٰ کا اسطرح پیدا ہونا محال ہے مگر یقین جانو ہم نے اسطرح پیدا کیا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر اگر اب بھی منکروں کو اطمینان کا یقین نہ آئے تو انہیں مباہلہ کی دعوت دو اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجو۔ اور یقین جانو کہ یہی اصل حقیقت ہے جو ہم بیان کر رہے ہیں خدا کے ہاں ہر کام حکمت سے ہوتا ہے اور وہ ہر کام پر قدرت ہے
۳۴ گذشتہ رکوع میں عیسائیوں کو بالخصوص

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا
اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا
بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ
اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ
عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا
وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَهْلَ

ایک بات پر متفق ہو جائیں جو تمہارے ہمارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اُس کا کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں۔ پھر اگر وہ مُنہ موڑ لیں تو کہہ دیں کہ شاہد رہنا ہم تو فرمانبردار ہیں ﴿۶۴﴾ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ تورات اور انجیل تو اُن کے بعد نازل کی گئی تھیں کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ﴿۶۵﴾ (دیکھو!) تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں تھوڑا سا علم تھا۔ اس میں تم نے کج بحثی کی مگر جن باتوں کا تمہیں بالکل علم نہیں ان میں کیوں جھگڑتے ہو؟ اور اللہ (ہر بات) جانتا ہے اور تم (کچھ بھی) نہیں جانتے ﴿۶۶﴾ ابراہیم تو یہودی تھے اور نہ نصرانی۔ بلکہ حق پسند اور بندۂ فرمانبردار تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۶۷﴾ ابراہیم کے نزدیک تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اللہ مومنوں کا دوست ہے ﴿۶۸﴾ اہلِ کتاب کا ایک فریق چاہتا ہے کہ (کسی طرح) تمہیں گمراہ کر دے حالانکہ وہ (اس طرح) صرف اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں ﴿۶۹﴾ اے اہلِ کتاب!

عوام الناس کو بالعموم یہ بتایا گیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے جو واقعات تم میں مشہور ہیں وہ غلط فقط ہیں اور گمراہ کن۔ تم حقیقت کو نہیں سمجھے پھر یہ بتایا کہ حضرت مسیحؑ کی پیدائش کس طرح ہوئی انہوں نے کیا تبلیغ کی۔ یہود نے کس طرح انہیں ستایا اور یہ کہ کس طرح اپنی حفاظت میں لیا۔ اس کے بعد میں عیسائیوں سے خطاب کر کے پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام کی زبانی کہلوایا گیا ہے کہ دیکھو! اگر تمہیں اسلام لانے میں کچھ تامل ہے تو پہلے طرح انجیل ہی کی تعلیم پر چلو۔ کیونکہ تمام مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں بشرطیکہ خدا کو سمجھو۔ اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ۔ صرف اسی ایک کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نہ کسی کو اپنا کارساز سمجھو۔ کارساز حقیقی وہی خدائے یگانہ ہے۔ پس اسی کی فرمانبرداری کرو۔ دوسرے یہ کہ آپس کی پھوٹ اور گروہ بندی سے بچو۔ ہم تم اور یہودی سب حضرت ابراہیم کو اپنا پیغمبر سمجھتے ہیں آؤ انہیں کی تعلیم پر کاربند ہو جائیں اور بالخصوص مسائل سے بحث نہ کریں دیکھ لو۔ تورات اور انجیل حضرت ابراہیم کے بعد نازل ہوئی تھیں وہ نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی۔ بلکہ ایک فرمانبردار بندۂ خدا تھے۔ اور شرک سے بیزار۔ تم بھی اسی جلیل القدر ہستی کی اتباع کرو۔ دیکھو! عمل بالظاہر کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جس طرح زبانی طور پر حضرت ابراہیم کی تعظیم و تکریم کر کے ان سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ سمجھتے ہو اسی طرح عملاً بھی ان کی تعلیم پر چلو۔ عمل ہی منتہائے مقصود ہے۔ عمل ہی نجات کا سامان ہے۔ عمل ہی منتہائے تورات و انجیل ہے۔ دیکھو! اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیح جانشین بننا چاہتے ہو تو ان کی پیروی کرو۔ پیغمبر علیہ السلام اور جماعت المسلمین بھی تمہاری طرح ان کو تسلیم کرتی ہے اور عملاً بھی انہیں کے اسوہ پر کاربند ہے لہذا یہ لوگ بجا طور پر ان کے صحیح جانشین کہلا سکتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کو ہماری رفاقت حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ حق بیانی کو ہاتھ سے نہ دو۔ اور تورات و انجیل کو نہ چھپاؤ۔

الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ
الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ

الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ
النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ ۚ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا
اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ
اَنْ يُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ
رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ ۚۙ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ
بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآىِٕمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم (اس کی صداقت پر) گواہ ہو ﴿۷۰﴾
اے اہلِ کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں خلط ملط کرتے ہو اور صداقت کو کیوں چھپاتے ہو؟
حالانکہ تم (حقیقت کو) جانتے ہو ﴿۷۱﴾ اور اہلِ کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ مسلمانوں
پر جو (کلام) نازل ہوا ہے اول روز اس پر ایمان لاؤ۔ اور آخر روز انکار کردو۔
ممکن ہے کہ وہ پلٹ جائیں ﴿۷۲﴾ اور صرف اسی کی بات مانو جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا
ہو۔ (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ (اصل) ہدایت وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے (اور کہتے ہیں کہ)
تسلیم نہ کرو کہ جیسا (دین) تمہیں دیا گیا ہے ویسا ہی کسی اور کو بھی دیا گیا ہے یا یہ لوگ
تم سے تمہارے خدا کے ہاں جھگڑا کریں گے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے
دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور بڑے علم والا ہے ﴿۷۳﴾ وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا
ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ﴿۷۴﴾ اور اہلِ کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہیں اگر خزانے کا
امین بناؤ تو وہ (بعینہٖ) تمہیں واپس دے دیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ایک
دینار بھی امانت رکھو تو وہ تمہیں واپس نہ دیں مگر یہ کہ ان کے سر پر کھڑے رہو یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے
ہیں کہ ناخواندوں کے بارے میں بد معاملگی کا ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور (ایسا کہہ کر)

چاہتے تھے کہ ضد و عناد کے جذبہ کو دل سے نکال کر پوری
انصاف پسندی اور دینی صداقت کو صحیح معیار اور صحیح
تعلیم کی رہنمائی میں اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرو۔
ف ۲۹ گزشتہ رکوع میں اہلِ کتاب سے کہا گیا تھا
کہ اگر تم دونوں کے بنیادی اصولوں کو قائم کرلو تو تمام نزاع
اٹھ جائے۔ چونکہ تم سب حضرت ابراہیم کے ماننے والے ہو
لہٰذا اگر اور نہیں تو انہیں کی تعلیم پر عمل پیرا ہو جاؤ
تاکہ تم میں اتفاق کامل پیدا ہو۔ اس رکوع میں یہ
بتایا گیا ہے کہ مسلمانو! اب جبکہ تم اعلانِ حق کے لئے
کمربستہ ہو گئے ہو۔ چاہیے کہ انکارِ حق کرنے والوں کے
ہتھکنڈوں اور ان کے طریقوں اور چالبازیوں سے
پوری طرح واقف رہو۔ تاکہ کسی وقت غلط قدم نہ اٹھے
دیکھو! تمہارے مخالفین کا ایک نیا طریقہ یہ ہے
کہ ان میں سے بعض اپنی جماعت کے مشورہ سے
چند ساعتوں کیلئے بظاہر اسلام قبول کرلیتے ہیں
پھر اچانک کسی وقت جبکہ تم ان کا خیال کرتے ہو
اس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں اور اس طرح
اپنے ان سادہ لوح بھائیوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں
جو اسلام کی طرف مائل ہوں وہ اپنے اس عمل سے
یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے اسلام کے اندر
رہ کر تمام حالات معلوم کر لئے ہیں اور اس نتیجہ پر
پہنچے ہیں کہ یہ دین راہِ حق نہیں ہے۔ لہٰذا تم
بچے رہو۔ ارشاد ہوتا ہے۔ مسلمانو! یہ باتیں تمہاری
دل شکنی کا باعث نہ ہوں۔ تمہیں یاد رکھنا چاہئے
کہ جب تک وہ تمہارے ساتھ نہ مل جائیں یا تم ان کے
ساتھ نہ ملو۔ تب تک یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ یہ
لوگ اس واسطے بھی تمہاری مخالفت کرتے ہیں کہ وہ
اپنے زعم باطل میں ہدایت پر ہیں اور ان کے علاوہ
سب لوگ راہِ ہدایت سے بھٹکے ہوئے ہیں حالانکہ
اصل یہ ہے۔ کہ خدا کی ہدایت سب کے لئے عام ہے کسی
کیلئے خاص نہیں جو طلب کرتا ہے پاتا ہے جو کوشش ہوتا ہے
حاصل کرتا ہے۔ اگر ہم کو انہوں نے ہمارے احکام کو ایک
ایک کر کے توڑ ڈالا ہے۔ اسلئے ضرورت تھی کہ نبوت و

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ
وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ
مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ
مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ
يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا
رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ ۙ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ اصل بات کو جانتے ہیں (۷۵) ہاں جو اپنا قول و قرار
پورا کرے اور اللہ سے ڈرے یقین جانو۔ اللہ ایسے متقیوں کو محبوب رکھتا ہے (۷۶) جو
لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر قلیل (دنیاوی) معاوضہ لیتے
ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں نہ ان سے اللہ قیامت کے دن بولیگا نہ ان کی طرف
دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کریگا اور ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے (۷۷) اور بیشک
ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو (پڑھتے وقت) کتاب کو الجھا دیتا ہے (اور کچھ کا کچھ پڑھ دیتا ہے)
تاکہ تم سمجھو کہ یہ کتاب الٰہی میں ہے حالانکہ وہ کتاب الٰہی میں نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ (مضامین)
اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ
وہ جانتے ہیں (۷۸) کسی انسان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ اللہ اسکو کتاب،
حکمت اور نبوت عطا کرے (اور) پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کو
چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) تم خدا پرست
بن جاؤ۔ اس لئے کہ تم کتاب الٰہی کی تعلیم دیتے ہو۔ اور اس لئے کہ تم
اس کو پڑھتے ہو (۷۹) اور نہ یہ کہے گا کہ تم ملائکہ اور انبیاء کو اپنا

حکومت کی نعمتیں دوسروں کے سپرد کر دی جائیں۔ جو
مستحق ہیں اور ان کے غرور بیجا کو صدمہ پہنچایا جائے
اور انہیں بتا دیا جائے کہ اللہ کی نعمتیں کسی خاص قوم
کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اس کا عطا کرنا خدا ہی کے ہاتھ ہے
جو شخص پوری بات کا خائن ہے۔ وہ تھوڑے کا بھی خائن ہوگا
وہ جو خدا کا باغی ہے۔ وہ اس سے کہیں بڑھ کر تمہارا باغی
ہوگا۔ وہ جو خدا کا شکر گزار نہیں وہ تمہارا شکر گزار کب ہو
سکتا ہے۔ مثلاً یہود و نصاریٰ ہی کو دیکھ لو۔ جو خدا کے احکام
ہیں ان کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ اس کا ذرہ لحاظ
نہیں کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگ بدرجہ اولیٰ خیانت
کرتے اور بد معاملگی سے پیش آتے ہیں مگر سب یکساں نہیں
بعض اچھے بھی ہوتے ہیں جن کا یہ حال ہے کہ اگر ان کے پاس مال و
دولت کے خزانوں کے خزانے بھی بطور امانت رکھے جائیں
تو وقت ضرورت بلا چون و چرا واپس کر دیتے ہیں مگر بعض
کا یہ حال ہے کہ انہیں دو پیسہ دھیلے کی رقم بھی امانت
رکھنے کیلئے دی جائے تو ٹال جانے کی فکر میں رہتے ہیں
اور ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ سختی کی انہیں تنگ کرکے
کبھی نہ کسی طرح اپنی رقم وصول کی جائے۔ یہ لوگ ایسا
خائن ہو جاتے ہیں کہ اپنے گروہ اور فرقے کے علاوہ دوسروں
کی فلاح و بہبودی سے بالکل بے پروا ہوتے ہیں بلکہ یہ خیال
رکھتے ہیں کہ غیر مذاہب والوں خصوصاً مسلمانوں کو
نقصان پہنچانا اور ان کا مال جائز و ناجائز طریق
سے کھا جانے میں کوئی گناہ نہیں یہاں لطیف اشارہ
ہے کہ مسلمانو! خیانت اور بدخواہی نہایت بری شے
اور گناہگاری کا سامان ہے۔ تم کسی حالت میں اپنی
جانب سے خیانت نہ کرنا کسی کو نقصان نہ پہنچانا۔
کسی کی بدخواہی میں حصہ نہ لینا۔ ورنہ تم میں اور یہود
و نصاریٰ میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ جس عذاب کے وہ مستوجب
قرار دیئے جائیں گے۔ وہی عذاب تمہیں بھگتنا ہوگا
جو عقاب ان پر نازل ہوگا۔ وہی بدرجہ اولیٰ تم پر نازل
کیا جائیگا۔ اگر آخرت چاہتے ہو۔ اور بہشت پانے کا
شوق ہے تو اپنے قول و قرار کو پورا کرو۔ اور وعدوں کو
وفا کرو۔ اور اگر تم نے چند روزہ دنیاوی فائدوں

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ
لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ
قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ
الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ
اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا
وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ
عَلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى
وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ص لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز

رب سمجھو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تلقین کرے گا اس کے بعد کہ تم اسلام
قبول کر چکے ہو ۝۸۰ اور (اے لوگو! اس) وقت کو یاد کرو، جب اللہ نے نبیوں سے عہد
لیا کہ میں جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول
آئے جو ان چیزوں کی جو تمہارے پاس ہیں تصدیق کرے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا
اور (تبلیغ حق میں) اسکی مدد کرنا (پھر) فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے اور میرا یہ عہد قبول کرتے
ہو؟ انہوں نے (برملا) کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا تم (سب ایک دوسرے کے) گواہ رہنا
اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں ۝۸۱ پھر جو اسکے بعد رُوگردان ہو تو ایسے
ہی لوگ بدکار ہیں ۝۸۲ تو کیا اللہ کے دین کے سوا یہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں حالانکہ
جو زمین اور آسمان میں ہے خوشی سے یا مجبوری سے اسی کا فرمانبردار ہے
اور (بالآخر سب) اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ۝۸۳ (اے پیغمبر!) کہدیجئے کہ ہم تو اللہ پر ایمان
لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر اور جو کچھ ابراہیم اسمٰعیل اسحٰق اور یعقوب پر اور
اُس کی اولاد پر نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰ عیسیٰ اور دیگر نبیوں کو انکے رب کی طرف سے دیا
گیا ہے (ہم سب پر) ایمان رکھتے ہیں، ہم ان میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے

کے لئے دیانتداری اور خیرخواہی کے جذبے
بے پروائی برتی، خدا کے احکام کی تضحیک کی اور
ہلکی پھلکی قسموں سے دوسروں کو دھوکا دیکر فائدہ
اٹھایا۔ تو قیامت کے دن جب ہمارے رو برو مجرمانہ
حالت میں پیش کئے جاؤ گے۔ تو جس طرح تم نے ہم
سے بے پروائی برتی تھی، اسی طرح ہم تم سے بے پروائی
برتیں گے۔ اور دردناک اور ہوشربا سزاؤں کا تمہیں
سامنا ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بھلا جو لوگ اتنے جری
ہوں۔ اس قدر بے خوف اور بے پرواہ واقع ہوئے ہوں
کہ ناواقف لوگوں کے سامنے خود تراشیدہ فقروں اور
اپنے کلام کو خدا کا کلام کہہ کر پیش کریں اور کتاب
اللہ کے نام سے من مانی اعتقادات اور باطل تصنیفات
کو رائج کریں۔ تمہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے
وہ تو خدا پر افترا پردازی سے نہیں ڈرتے تو تم
سے کیا ڈریں گے۔ وہ جس نے انہیں پیدا کیا،
اتنا بڑا کیا اور عقل و شعور دیا۔ اُس کے احسان سے
نہ ڈرے۔ تم کیونکر ان سے بھلائی کی توقع کر
سکتے ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کسی نبی نے آج تک
بجز اسکے کوئی تعلیم نہیں دی۔ کہ لوگو! خدا کے بندے
اور اُس کے فرمانبردار بن کر رہو۔ کتاب اللہ کو پڑھو
اور پڑھاؤ۔ اور امن و چین اور صلح و آشتی کی
زندگی بسر کرو۔ نہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے
معبود ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے کی تعلیم دی نہ
دوسرے کسی نبی نے۔ اور نہ یہ کسی کے شایان شان
ہے۔ لوگ جو چاہتے ہیں خود ہی عقیدے بنا لیتے
ہیں اور نبیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

ف۵ پچھلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ ہدایت
کی راہ وہی ہے جو خدا کی کتاب اللہ کی اور نبی کی
بتائی ہوئی راہ ہو۔ وہ نہیں جو جدید علماء اور
تہی مغز جہلاء کی راہ ہے۔ انسان کو عالم برزخ کا وہ
واقعہ یاد دلایا گیا ہے جس میں تمام انبیاء سے ایک دوسرے
کی تصدیق و تائید کا وعدہ لیا گیا تھا۔ اور اُن سے
کہا گیا تھا کہ تم صداقت اور سچائی کے علمبردار ہو
تم میں باہم کوئی اختلاف نہ ہونا چاہیے۔ اس سے

وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ‌ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۸۵﴾ كَيۡفَ يَهۡدِى اللّٰهُ قَوۡمًا كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ وَشَهِدُوۡۤا اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ اَنَّ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ۙ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُهُمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوۡنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِهِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ وَّمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۹۱﴾ ع

اور ہم اُسی کے تابع فرمان ہیں (۸۴) اور جو اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہاں ہو تو وہ اس سے کبھی قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹے میں رہے گا (۸۵) کس طرح اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور (جو) اقرار کرچکے تھے کہ رسول برحق ہے اور اُن کے پاس اسکی نشانیاں بھی آگئیں تھیں اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا (۸۶) ایسے لوگوں کی سزا یہی ہے کہ اللہ ملائکہ اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو (۸۷) اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور انکے عذاب میں کمی نہ کی جائیگی اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی (۸۸) مگر جن لوگوں نے اسکے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی تو اللہ انہیں بخشنے والا مہربان ہے (۸۹) یقین جانو جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلیا۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ اُن کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ گمراہ ہیں (۹۰) یقین کرلو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر ہی میں مرگئے تو زمین کے برابر بھی سونا بطور فدیہ دینا چاہیں تو اُن سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ان لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار نہ ملیگا (۹۱)

لطیف اشارہ اس طرف ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کو جنگ و جدل ترک کرکے حقائق اسلامی کو مان لینا چاہیئے۔ کیونکہ تمام انبیاء ایکدوسرے کی تصدیق پر مجبور ہیں۔ ان میں اور ان کی تعلیمات میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور اسلام تو دین فطرت ہے۔ لہٰذا کوئی اس دین سے انحراف نہ کرے۔ اور درحقیقت دیکھو تو زمین و آسمان کی تمام کائنات عقلاً اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اسی دین فطرت کی پیروی کرے۔ لہٰذا اے دعوت ایمان کے قبول کرنے والو! کہو کہ ہم خدا پر، خدا کی کتاب قرآن پر اور اس سے پہلے جس قدر انبیائے برحق ہوچکے ہوں۔ اُن سب کی تعلیمات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں سے کسی کو دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے لوگو! انہی تعلیمات مسیحی کے مجموعے کا نام "دین اسلام" ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ان بنیادی اصولوں کی اعتقاداً یا عملاً نافرمانی کرے تو یقیناً وہ سخت نقصان میں رہے گا۔ اور پھر خواہ وہ کسی دین کا متبع کیوں نہ ہو۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔ دیکھو! تم روز ازل ہی سے اسلام کی فرمانبرداری کا عہد کرچکے ہو۔ پھر کس طرح اس سے رُوگردان ہوتے ہو۔ پھر عیسائیوں اور یہودیوں سے خطاب کرکے ارشاد کیا ہے۔ کہ تم میں سے بعض نیک نہاد علماء نے تسلیم کرلیا ہے۔ کہ تمام نشانات صداقت جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ظاہر ہونے تھے ہوچکے ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں۔ پھر تمہیں کیا تامل ہے۔ کہ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے سُنو! جو کوئی پیغمبر علیہ السلام کو نہ مانے۔ اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنتیں ہونگی اور متعدد طریقوں سے انکے عذاب دیا جائیگا اور یہ عذاب چندروزہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ اسی میں رہنا ہوگا اور پھر یہ بھی یاد رکھو۔ کہ ہماری عدالت تمہاری دنیاوی عدالتوں کی طرح نہیں کہ جہاں مجرم اپنے گناہوں کے بدلے عوض معاوضہ دیکر چھوٹ سکتا ہے۔ نہیں تو زمین و آسمان کے اندر جو کچھ ہے۔ اُسے سونے سے پُر کرکے بھی بطور فدیہ دوگے تو قبول نہ ہوگا۔ اور تمہیں اپنی سیاہ کاریوں کی پاداش میں ضرور یہی عذاب برداشت کرنا ہوگا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ
حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ
فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾
قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫قف فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ ۚ
فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ
اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ
الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

تم ہرگز نیکی (کا درجہ) حاصل نہیں کر سکتے تاوقتیکہ اُس چیز میں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جو[ف۵۱] تمہیں پسند ہو اور جو کچھ بھی (اسکی راہ میں) خرچ کرتے ہو اللہ اسکو خوب جانتا ہے (۹۲) کھانے کی تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں بجز ان اشیاء کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیں پیشتر اس کے کہ تورات نازل ہو۔ (اے پیغمبر!) ان سے کہدیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ اور اُسے پڑھو (۹۳) پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو حدِ اعتدال سے تجاوز کرنے والے ہیں (۹۴)

(اے پیغمبر!) کہدیجئے کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے پس تم ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو حق پسند تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے (۹۵) بیشک پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا۔ وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا ہے اور دنیا جہان کے لئے (مرکز) ہدایت ہے (۹۶) اسمیں (دین حق کی) روشن نشانیاں ہیں جنمیں ایک مقام ابراہیم ہے اور جو بھی اس (کی حدود) میں داخل ہو جائے وہ امن و حفاظت میں ہے اور اللہ کیطرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے وہ خانہ کعبہ کا حج کرے اور جو انکار کردے تو (یاد رہے کہ) اللہ تمام دنیا سے بے نیاز ہے (۹۷) کہدیجئے۔ اے اہلِ کتاب تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو

ف۵۱. گذشتہ رکوعوں میں انسان کو وہ خوفناک وقت یاد دلایا گیا تھا۔ جب اُسے خدا کے روبرو پیش ہونا اور اپنے اعمال کی جزا پانا ہے۔ نیز یہود و نصاریٰ کو تنبیہ کیگئی تھی کہ ان کا جھوٹ ہی اُن کے لئے وبال جان ثابت ہوگا۔ لہٰذا چاہیئے کہ ابھی سے سنبھل جائیں یہاں یہود اور نصاریٰ سے خطاب ہے اور فرمایا ہے کہ اصل دین وہی ہے جو اب تمہارے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اور تمہارے تمام اعتراضات یا تو بودے ہیں یا لاعلمی پر مبنی ہیں۔ مثلاً جو چیزیں تم آج حرام سمجھتے ہو۔ اُن میں سے کھانے پینے کے لائق جس قدر اشیاء ہیں وہ سب ابتدا میں حلال تھیں۔ پھر خود تم لوگوں نے ناسمجھی سے ان میں سے بعض اشیاء کو حرام کر دیا۔ اور وہ حرام ہو گئیں۔ اگر تم تورات کا غور و فکر سے مطالعہ کرو تو یہ بات وہیں سے تمہیں مل جائے۔ دوسرا تمہارا یہ کہنا کہ قدیمی عبادت گاہ بیت المقدس ہے سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت ابراہیم نے سب سے پہلے انسان کی عبادتگاہ مکہ معظمہ میں قائم کی تھی اور خود بھی وہیں ایک عرصہ تک عبادت گذار رہے۔ پھر اگر تم ابراہیم کی اتباع کا دم بھرتے ہو۔ تو خانہ کعبہ کو اپنا مرکز ہدایت اور جائے عبادت تصور کرو۔ دیکھ لو۔ خدا کے جو نشانات مکہ معظمہ کی عبادت گاہ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ اور کہیں نہیں۔ مثلاً حضرت ابراہیم جہاں خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ جگہ آج تک اسی طرح قائم ہے اور دنیا میں مشہور چلی آتی ہے دوسرے یہ کہ حدود حرم کے اندر جو شخص آ جائے۔ وہ دشمن کے خوف سے ہر طرح مامون و محفوظ رہتا ہے۔ تیسرے یہ کہ صرف اسی زیارت گاہ کی نسبت خدا کی طرف سے یہ احکام صادر ہوئے ہیں کہ اگر تمہیں سفر کی استطاعت ہو تو تم اُس کے حج کے لئے تمام اطراف و اکناف عالم سے آؤ۔ اس کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہیں جسکے متعلق ایسا حکم دیا ہو کہ اس کی زیارت بھی ضروری ہے۔ کیا یہ نشانات تمہارے لئے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا
فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى
عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ
بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ
وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ

حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُس پر شاہد ہے (۹۸) کہہ دیجئے۔ اے اہلِ کتاب! تم اُس شخص کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو جو ایمان لا چکا ہے۔ تم اس راہ میں عیب کے مُتلاشی رہتے ہو۔ حالانکہ (حقیقت سے) باخبر ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں (۹۹) اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی گروہ کی اطاعت قبول کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد بھی کافر بنا دیں گے (۱۰۰) اور تم کس طرح کفر اختیار کرو گے حالانکہ تمہیں اللہ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور اُس کا رسول بھی تم میں موجود ہے اُس (یاد رکھو جس نے اللہ کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا۔ یقیناً اُسے سیدھی راہ دکھا دی گئی (۱۰۱) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرو تو صرف اس حالت میں کہ تم مُسلمان ہو (۱۰۲) اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑے رہو۔ اور باہمی اختلاف سے بچو اور اللہ کے تم پر جو انعامات ہیں انہیں یاد کرو۔ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی سو تم اس کی عنایت سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے پس اللہ نے تمہیں اُس سے بچا لیا

کافی نہیں ہیں۔

سالہا سال تک پے در پے غلط کاریوں میں مبتلا رہنے سے طالبانِ حق و صداقت پر چلنے والوں کی نفسیات کر لی تھی جس طرح اپنی طبائع کو مسخ کر بیٹھے تھے۔ یہ کہ لازمی نتیجہ یہی تھا کہ نہ ان پر اعتماد کیا جاتا اور نہ انہیں دوست بنایا جائے بلکہ حق باطل میں تمیز کر کے صرف اسلام کی تعلیم اور اسکے محاسن ہی نہیں متاثر کیا جائے۔ مگر وہ مکر و فریب کر کے بالحقیقت اسلام ہی اصولوں پر جو مذہب کی حقیقی روح کو پیش کرتا ہے اور تمام قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہے۔ یہاں مسلمانوں کو ایک قسم کی تنبیہ کر دی گئی ہے کہ اگر تم ان لوگوں کو جو اسلام کے اندر نہیں دوست بناؤ گے اور انہی کی صحبت اختیار کرو گے تو وہ تمہیں بھی اپنی طرح کافر و منکر بنا دیں گے لہٰذا ان سے اجتناب کرنا ہی مناسب ہے۔ اور تمہیں ان کی کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ تمہاری ہر قسم کی رہنمائی اور تمام ضروریات پیغمبر اسلام اور ہمارا کلام پوری کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ اگر اس کے بعد بھی ان سے ساز باز رکھو گے تو تمہیں بھی انہیں میں سے شمار کیا جائیگا۔

ف۵ گزشتہ رکوع میں یہود و نصاریٰ کے ان فتنوں کے بتا دیئے گئے تھے اور ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ اگر مسلمان ہر قسم کی افراط و تفریط سے بچیں اور مستقل مزاجی سے کام لیں تو ان سے اسلام ہی ہے اور یہ خطرہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ بھی کرنا چاہا دوست کے بھیس میں خدا نخواستہ کوئی تعلقات رکھیں۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اور دیگر گمراہ قوموں کے حالات جن کا اجمالاً ذکر ہو چکا ہے۔ وہ تمہارے لئے درس عبرت ہیں۔ ان تمام خرابیوں کا یہ علاج ہے کہ تم ہر حال میں خدا سے ڈرو۔ ظاہر و باطن میں اپنی برائیوں پر نظر رکھو خوشی اور غمی میں تنگی اور کشائش میں غرضیکہ زندگی کے تمام مراحل میں خالص مخلص ہو کر رہو۔ سب کے سب ایک دستور العمل یعنی قرآن کریم کی تعلیم پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ گروہ بندی سے باز رہو۔ بھائی بھائی ہو کر رہو۔ پرانی رنجشیں بھول جاؤ۔ تنگ نظری نہ کرو۔ اسلام سے پہلے ان اصولوں کو چھوڑ دینے کی وجہ سے تمہاری پستی ہو گئی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿١٠٥﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ تف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ
يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾ ع كُنْتُمْ

خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ (۱۰۳)
اور تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے جو نیکی کی طرف بلائے، اچھے
کاموں کا حکم دے۔ اور برائی سے باز رکھے اور ایسے ہی لوگ کامیاب
رہیں گے (۱۰۴) اور تم ان لوگوں کی مانند نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور واضح احکام
پالینے کے بعد بھی ایکدوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کیلئے بہت
بڑا عذاب ہے (۱۰۵) جس روز بعض چہرے روشن ہونگے اور بعض سیاہ پڑ جائیں گے تو وہ
لوگ جن کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے (ان سے کہا جائیگا) کیا تم نے ایمان لانے کے
بعد کفر اختیار کیا تھا پس کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو (۱۰۶) اور وہ لوگ جن کے چہرے
روشن ہونگے۔ وہ اللہ کی آغوش رحمت میں ہونگے اور اسمیں ہمیشہ رہیں گے (۱۰۷)
یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم آپ کو صحیح صحیح طور پر پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ لوگوں پر
ظلم نہیں کرنا چاہتا (۱۰۸) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
اور انجام کار سب امور اللہ ہی کیطرف لوٹائے جائیں گے (۱۰۹) تم (اے مسلمانو!)
بہترین جماعت ہو جو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو

تھی جیسے کوئی شخص [illegible] گڑھے کے کنارے پر کھڑا
کر دیا گیا ہو [illegible] ہی کام
ہو گیا تھا۔ دیکھو! قرآن کی برکت اور پیغمبر اسلام کی تعلیم
نے تمہیں اس خوفناک حالت سے بچا لیا ہے۔ پس تمہیں
چاہیئے کہ ہر زمانے میں تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو
جو [illegible] بھلائی کے [illegible] کی دعوت دیتا رہے
اور جن برائیوں سے [illegible] فساد [illegible] بگڑا
[illegible] تاکہ تم [illegible] ان
نقش قدم پر چلو [illegible] برائی، نافرمانی اور معصیت کے
کام [illegible] وہ ہماری نظر میں
معتوب [illegible] تم بھی انہیں کا ارتکاب کرو گے
تو یقیناً تم بھی اسی طرح معتوب [illegible] جاؤ گے اور جس
طرح ان کی گوشمالی کے [illegible] دشمن مسلط کیا گیا ہے۔ اسی
طرح تمہیں سزا دینے کیلئے کسی اور قوم کو تم پر مسلط کیا
جائیگا۔ علاوہ ازیں ایک نہایت ضروری بات یہ ہے کہ
تمہارے علما [illegible] اصول کی باتیں
واضح کر دی گئی ہیں اور جزئیات قابل التفات نہیں
[illegible] اختلافات [illegible] معصیت پیدا کر [illegible]
کرتے [illegible] اختلافات میں پڑ کر ایک دوسرے کی مخالفت
[illegible] اسلام کی مخالفت کرنا
ہے۔ ذرا اس نقشہ کو ذہن میں لاؤ کہ جو لوگ
اس دنیا میں تمہاری نافرمانی [illegible] اور نافرمانی میں
[illegible] ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اور
جو لوگ [illegible] احکام اور [illegible] کے مطابق
زندگی بسر کر گئے۔ ان کے چہرے نورانی ہونگے اور وہ
کامرانی اور فرحت و مسرت کی زندگی کے لطف اٹھائیں
گے [illegible] آخر
[illegible] ہونگے اور وہیں تمہیں ہمیشہ رہنا
ہوگا۔ پس ہمیشہ کے عذاب سے بچو۔ اور ہمیشہ کی فرحت
و مسرت کے حصول کی کوشش میں لگ جاؤ۔ چند روزہ تکلیف
سے نہ ڈرو اور نہ چند روزہ عیش کے پیچھے پڑو۔
[illegible] رکوع [illegible] بتایا گیا تھا [illegible]

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ
الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ
يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ
النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ قف لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ
يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا

اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان
لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں بعض تو مومن ہیں اور زیادہ تر نافرمان
ہیں (۱۱۰) وہ سوائے معمولی اذیت کے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے
جنگ کریں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگ اٹھیں گے پھر انہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی (۱۱۱) ان
لوگوں پر جہاں کہیں بھی پائے جائیں ذلت مسلط ہے۔ ہاں اگر اللہ کی پناہ میں اگر کوئی
پناہ میں ہیں تو اور بات ہے)۔ اور یہ غضبِ الٰہی کے لوٹے اور ان پر (محتاجی و) مسکینی کو
مسلط کر دیا گیا۔ یہ اس واسطے ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں کی نافرمانی کرتے تھے
اور نبیوں کو بلا قصور مار ڈالتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے
گذر چکے تھے (۱۱۲) یہ سب یکساں نہیں اہلِ کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو (راہ
ہدایت پر) قائم ہیں رات کے اوقات میں کلامِ الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں
اور سجدہ کرتے ہیں (۱۱۳) وہ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی
کرنے کا حکم دیتے برائیوں سے باز رکھتے اور نیک کاموں میں مسابقت کرتے
ہیں۔ اس قسم کے لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں (۱۱۴) اور (یہ لوگ) جو کچھ بھی

کی ہلاکت اور ان کے مغضوبِ خدا ہونے کے کیا کیا
اسباب تھے۔ مسلمانو تمہیں کیونکر ان کمزوریوں سے باخبر ہو کر
جادۂ مستقیم پر رہنا ضروری ہے تاکہ اخروی کامیابی
کا سہرا تمہارے سر بندھے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے
کہ تمہیں تمام قوموں سے بہتر بننے کا حکم دیا جاتا ہے
اسی لئے تمہیں جو دستور العمل دیا گیا وہ سب سابقہ دستوروں
سے بہتر ہے۔ لہٰذا تمہیں سب قوموں سے زیادہ نیک
پارسا اور سب سے زیادہ بہتر بننا ہے۔ پس چاہیئے کہ
تم تمام دنیا کو بہتر بننے کی ترغیب دو۔ اور بہتر
بناؤ۔ خود برائیوں سے بچو اور انہیں بچاؤ۔ اور
یاد رکھو کہ اگر پہلی امتیں ان اصولوں کے مطابق چلتیں
تو آج ذلیل و خوار نہ ہوتیں۔ مگر ان میں کہ اکثر نے
راہ کفر و انکار اور شیوۂ سرکشی و نافرمانی اختیار کیا
اب دیکھ لو وہ دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو
گئے ہیں اور اگرچہ اس وقت وہ کثیر تعداد
میں موجود ہیں۔ مگر تم مٹھی بھر فدائیوں کا وہ کچھ
نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر ان کے دل میں تم سے جنگ
کرنے کا ارمان ہو۔ تو یقیناً وہ شکست کھائیں
گے اور خائب و خاسر ہو کر لوٹیں گے۔ ایک زمانہ
تھا۔ جب دنیا کی قیادت ان کے ہاتھ میں تھی مگر
آج یہ دن ہے کہ وہ خود دوسروں کے رحم پر
ہیں۔ جہاں جاتے ہیں بے نشین بن کر رہنے پر
مجبور ہوتے ہیں یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ
انہوں نے انبیاء کی توہین کی اور ہماری نافرمانی
کی اور مسلسل حد سے اور امور میں بھی زیادتیاں کرتے رہے
ہاں! وہ سب برابر نہیں ان میں نیک
بندے بھی ہیں اور عبادت گزار انسان بھی ہیں اگرچہ
ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ وہ لوگ تمہاری
طرح اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں روزِ قیامت
کو بھی مانتے ہیں اچھے اور پسندیدہ کام کرتے اور
برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور نیکی کے
کاموں میں ہمیشہ پیش قدمی کرتے ہیں۔ ایسے
لوگ تو اپنا اجر پالیں گے۔ اور سرمدی انعام
حاصل کریں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! بہتر
بننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ دولت کے انبار
ہی جمع کئے جائیں اور مادی قوت حاصل کی جائے

يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱۶ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ
اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۱۱۷ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا
يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ
الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۱۸
هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا

نیکی کے کاموں میں سے کریں گے۔ اس کی ناقدری نہیں کی جائیگی اور اللہ پرہیزگاروں کو
اچھی طرح جانتا ہے ﴿۱۱۵﴾ بیشک جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی۔ انہیں اُن
کی دولت اور ان کی اولاد اللہ (کے عذاب) سے کچھ بھی نہ بچا سکے گی۔ اور یہ
دوزخی ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱۶﴾ یہ اس دنیا میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسکی مثال
اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا کی سردی ہو اور کسی ایسی قوم کی کھیتی تک جا پہنچی جس نے
(شرک و کفر کی راہ اختیار کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اسے تباہ و برباد کر گئی اور (اس
میں) اللہ نے اُن پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں ﴿۱۱۷﴾ اے
ایمان والو اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری نسبت فساد برپا کرنے
میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ وہی بات پسند کرتے ہیں جس سے تمہیں رنج پہنچے
دشمنی کا تو اُن کے مُنہ سے اظہار ہو چکا اور جو کچھ (بغض و عناد) ان کے سینوں میں چھپائے
ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہے ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو ﴿۱۱۸﴾
دیکھو تم ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں کو مانتے ہو
(اور وہ نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لاچکے ہیں اور جب اکیلے

نہیں نہیں! یہ چیزیں بہتر بننے میں کوئی مدد نہیں
دیتیں۔ تم تمامتر روحانی قوت حاصل کرو۔ اخلاقی
طاقت بڑھاؤ جو ملکوں اور زمینوں کو نہیں! بلکہ
انسانوں کے دلوں کو مسخر کرے۔ اور بے خوف ہو کر
ان پر حکومت کرو۔ اس مال! مادی وسائل اور مادی
قوتوں کے پیچھے کیوں مر رہے ہو۔ ذرا خیال تو کرو
کہ وہ غریب بوڑھا جو تمام عمر محنت و مشقت اور جگر
پسینے کی کمائی سے مال جمع کرکے ایک باغ
لگانے کی فکر میں رہا۔ اور بالآخر لگا بھی لیا۔ مگر کس
حالت میں کہ جب وہ خود ضعیف العمر ہو چکا تھا۔ اور
کام کاج کی سکت اس میں باقی نہ تھی اور بچے چھوٹے
چھوٹے محتاج و بے بس تھے۔ تو باد سموم کے ایک
ہی جھونکے نے درختوں کو جھلس کر رکھ دیا۔ اور اسکی
تمام عمر کی کمائی خاک سیاہ ہو کر رہ گئی۔ کیا تم اس کی
قابل رحم حالت کا اندازہ لگا سکتے ہو؟ اگر اتنا شعور
ہے تو سمجھ لو کہ مادی طاقتوں کو حاصل کرنیوالوں کا
یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ بس تم بچو۔ اور نیکی کی طاقتوں
کو جمع کرو۔ جو حسن معنوی محاسن سے متعلق ہیں۔
چونکہ اس وقت تمہارے اصولوں کی قدر کرنے والے
بہت کم لوگ ہیں تم صرف انہیں لوگوں کیساتھ میل جول
اور نشست و برخاست رکھو جو تمہاری طرح ہماری
اطاعت اور ہمارے پیغمبر کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ
ان کے علاوہ باقی سب تمہارے دشمن ہیں۔ کوئی
تو زبانی تمہاری خوشامدانہ تعریف کرتا ہے اور پھر جب
تم اسکے پنجے میں گرفتار ہو جاتے ہو تو تمہیں گمراہ
کرنے اور غلط راستے پر چلانے کے لئے ہر ممکن حکمت
عملی اختیار کرتا ہے کسی کا کوئی طریقہ ہے۔ کسی کی
کوئی روش مگر مدعا سب کا معاندانہ ہے۔ تم اپنی
طرح ان کو نہ سمجھو کہ جیسے ہم ان کے بڑوں کی تعظیم
کرتے ہیں وہ بھی ہمارے بڑوں کو مان لیں گے
یا جس طرح ہم ان کی کتاب کو تسلیم کرتے ہیں وہ
بھی ہماری کتاب کو تسلیم کر لیں گے۔ نہیں
غیر قومیں اکثر تم سے حسد کرتی ہیں۔ وہ تمہیں دنیا
میں پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتیں وہ منافقانہ
چالوں اور معاندانہ ایذا رسانیوں سے تم پر اپنا غصہ
نکالنا چاہتے ہیں مگر تم بے خوف رہو۔ اگر ہماری

عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ
حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا
بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ
اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ
اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا

ہوتے ہیں تو مارے غصّے کے تم پر انگلیاں کاٹتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اپنے (جوشِ) غضب میں ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ بیشک سینوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے ﴿۱۱۹﴾ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچے تو انہیں ناگوار گزرتا ہے، اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو۔ تو ان کا مکر و فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔ بیشک اُن کے اعمال اللہ کے احاطۂ علم میں ہیں ﴿۱۲۰﴾ اور (یاد کرو) جب (اے پیغمبر اسلام) آپ اپنے گھر سے صبح کے وقت نکل کر مومنوں کو جنگ کے موقعوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ (تمہارے دل کی) باتوں کو سنتا اور ارادوں کو جانتا ہے ﴿۱۲۱﴾ جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ہمت ہار دیں حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور چاہیئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں ﴿۱۲۲﴾ اور بیشک بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ تم کمزور تھے پس اللہ ہی سے ڈرو تاکہ (اس کی نعمتیں پاکر) شکر گزاری کر سکو ﴿۱۲۳﴾ (بدر کا یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب آپ مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے ﴿۱۲۴﴾ کیوں نہیں (کافی ہے) اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو۔ اور پھر اگر وہ اسی جوش میں تم پر چڑھ آئیں

بیان کردہ راہ پر چلو گے تو کوئی تمہارا بال تک بیکا نہیں کر سکتا۔ اور اس بات سے متاثر نہ ہو کہ وہ تمہارا نقصان دیکھ کر ہنستے اور خوشی دیکھ کر جلتے ہیں یہ ان کے مکر و فریب ہیں جو ہمارے احاطۂ علم کے اندر ہیں اور اس کی سزا وہ بھگت کر رہیں گے۔ صبر اور تقویٰ جیسی صفات جب اگر تمہارے اندر پیدا ہو جائیں تو پھر تمہیں کسی کا کھٹکا نہیں اور ان کا کوئی داؤ فریب تم پر نہیں چل سکتا۔ صبر حوصلہ ہے اور حرص و آز کی ضد ہے۔ بس جو آز و طمع سے چھٹکارا پا گیا اسے کسی کی احتیاج نہ رہی اور "تقویٰ" کا جذبہ ہر اس فعل سے انسان کو باز رکھتا ہے۔ جو خدا کی ناراضی کا موجب ہو۔ تقویٰ انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ ہر قدم پر اسے معلوم ہو جائے کہ آیا وہ خدا کے احکام کے عین مطابق ہے کہیں مخالفت کا شائبہ تو نہیں پایا جاتا۔ دنیاداری، ریاکاری، نفس پرستی، رعونت وغیرہ اور کبر و نخوت کو جڑ سے اکھاڑتا اور انسان کو انسانیت کا بہترین نمونہ بنا دیتا ہے وہ نمونہ جس کی تمنا خود ملائکہ کے دل میں پیدا ہو۔ پس ایمان و عمل کے ساتھ "صبر و تقویٰ" پیدا کرو۔ تاکہ دشمنوں کے مکر و فریب سے محفوظ اور ان کے عذاب سے بچے رہو۔

۱۲۵ گذشتہ رکوع میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی تھی۔ کہ وہ یہود و نصاریٰ اور دیگر گمراہ لوگوں کو اپنا دوست اور رفیق نہ بنائیں اور ان کی ریشہ دوانیوں سے بچے رہیں اور ہر حالت میں اللہ سے مدد طلب کریں یہاں مسلمانوں کو جنگ بدر کا واقعہ یاد دلایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ دیکھو اس جنگ کے وقت تم میں "صبر و تقویٰ" کے اوصاف جمع تھے۔ صبر نے تمہیں مصائب و مشکلات سے ہراساں نہ ہونے دیا۔ اور تقویٰ نے خدا کا خوف تمہارے دل میں قائم رکھا۔ جس نے تم کو نافرمانی سے بچایا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کی جانب سے تمہیں ہر قسم کی مدد اور فتح و نصرت کا وعدہ دیا گیا۔ اور تم مٹھی بھر انسانوں نے ٹڈی دل مخالفین کے مقابلے پر وہ عظیم الشان کارنامے دکھائے جو رہتی دنیا تک بے نظیر رہیں گے صبر و تقویٰ کے علاوہ تم سے یہ بھی وعدہ تھا۔ کہ اگر تمہیں آسمانی فوجوں کی بھی کوئی ضرورت در پیش آئے۔ تو اسی وقت ہزار ہا فرشتے تمہاری مدد کو آ موجود ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے:

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا

اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

تو اللہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو اپنے گھوڑوں کو نشاندار کئے ہوں گے ﴿۱۲۵﴾ اور یہ (امداد) تو خدا نے محض تمہیں خوش کرنے کو کی ہے۔ اور اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسکین حاصل ہو اور نصرت تو اللہ ہی کی جانب سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے ﴿۱۲۶﴾ (اور یہ) اس لئے کہ ان لوگوں کے ایک حصہ کو ہلاک کر دے جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی ہے یا انہیں ذلیل و رسوا کر دے کہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں ﴿۱۲۷﴾ تمکو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں چاہے (اللہ) انہیں معاف کر دے چاہے انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں ﴿۱۲۸﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہتا ہے بخشدیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۲۹﴾ اے ایمان والو! تم سود نہ کھاؤ (کہ اصل میں ملکر) دگنا چوگنا (ہو جائے)، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب رہو ﴿۱۳۰﴾ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے واسطے تیار ہے ﴿۱۳۱﴾ اور اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۱۳۲﴾ اور اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف لپکو اور جنت کی طرف، جو زمین و آسمان کی وسعت رکھتی ہے

کہ ہماری طرف سے فتح و نصرت کی بشارت صرف انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اپنے اندر ایمان رکھتے ہوں۔ ہم ایمان والوں کی جماعت کو منکروں پر غلبہ دیتے ہیں اور جادۂ مستقیم سے بھٹکنے والوں کو اس دنیا اور آخرت کی زندگی میں انواع و اقسام کے عذاب دینگے کیونکہ انہوں نے رب السمٰوات والارض کے احکام سے سرتابی کی۔ یہاں یہ لطیف نکتہ بیان ہوا ہے۔ کہ جو اپنے سینے کے اندر ایمان و عمل کی برکات رکھتا ہو اسکو صرف ان لوگوں پر غلبہ اور فتح و نصرت دی جاتی ہے جو احکام خداوندی اور قوانین فطرت کی کما حقہ قدر نہیں کرتے۔

۵۵ گذشتہ رکوع میں صبر و تقویٰ کی اولین نعمتوں کی برکت کا ذکر تھا اور انکے شاندار نتائج سے دنیا کو آگاہ کیا گیا تھا۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو صبر و تقویٰ کی ہر نعمت سے مالا مال ہونا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سودی لین دین قطعاً چھوڑ دے۔ کیونکہ یہ وہ مصیبت ہے کہ ایک بار اسکے چکر میں پھنسا ہوا انسان اسی وقت رہائی پاتا ہے جب اس کی اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگیوں کا خاتمہ ہو چکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اپنے محبوب بندوں کو اس مصیبت سے قطعاً بچانا چاہتے ہیں اسلئے حکم دیتے ہیں کہ سود لینا دینا حرام ہے۔ مسلمانو! یہود کی دیکھا دیکھی کہیں اس طرف تمہارا رجحان نہ ہو جائے ورنہ یاد رہے کہ سود خواروں کیلئے دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم آسانی اور فراخدستی چاہتے ہو تو خدا سے طلب کرو۔ جو زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک ہے۔ سودی لین دین کی عارضی آسانیاں کس کام کی جو چند در چند مصائب میں گرفتار کر دیں۔ سنو! ابدی خوشیاں انہیں نصیب ہوتی ہیں جو مال و دولت کی حرص و ہوا کی بجائے اس سے مستغنی ہوں تکہ

أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ لا الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي
السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ
الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ ج
وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ج وَمَنْ
يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ط وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ ط قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ
سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ
إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ إِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

(اور) اُن پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے ۞ جو خوشحالی اور تنگدستی
میں (اللہ کی راہ میں مال) خرچ کرتے ہیں اور غصّے کو قابو میں رکھتے اور لوگوں
(کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو ہی دوست رکھتا ہے ۞
اور وہ لوگ جب کوئی بُرا کام کر گزرتے ہیں یا اپنی ہی جان پر ظلم کر لیتے ہیں
تو اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور
اللہ کے سوا کون گناہ بخش سکتا ہے اور جو گناہ کر بیٹھتے ہیں اُس پر
دانستہ اصرار نہیں کرتے ۞ یہی لوگ ہیں جن کی جزا ان کے اللہ کی طرف سے مغفرت
اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (یہ)
نیکوکاروں کیلئے (بہت) عمدہ اجر ہے ۞ بیشک تم سے پہلے بھی واقعات
ہو گزرے ہیں پس زمین میں چلو پھرو۔ اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا
انجام ہوا ۞ یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور پرہیزگاروں کیلئے
ہدایت و نصیحت ہے ۞ اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب
ہوگے اگر تم اپنے اندر ایمان رکھتے ہو ۞ اگر تمہیں (اس جنگ کی بدولت) زخم لگا ہے

درد اور راحت و خوشی میں یکساں طور پر خدا کے نام
پر مستحقین کی امداد کرتے رہیں غصّے کو پی جانے والے
اور خطاکاروں کی لغزشیں معاف کر دینے والے ہوں
یہی لوگ نیکوکار ہوتے ہیں یہی لوگ ہر دو جہان
میں کامیاب خیال کئے جاتے ہیں اسکے برعکس بد
کی ذہنیت اور مال کی حرص تھا قومی سر کو نیچا
کرکے کمزور و ناتوان اور ذلیل و خوار بنا دیتی ہے شکوۂ
جنگِ اُحد میں تمہیں جو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔
وہ تمہاری حرص ہوا اور طمع مال کا نتیجہ تھا تمہارا
بے صبر ہو جانا اور تقویٰ کو چھوڑ دینا کوئی معمولی
لغزش نہ تھی خدا چاہے تو معاف کر دے اور تم
عذاب آخرت سے بچ جاؤ۔ ورنہ کوئی تمہیں
بچا نہیں سکتا۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہو۔ کہ احکام
الٰہی سے بے پرواہی کرنے والوں کی زبوں حالی کا
عینی مشاہدہ کیا جائے تو دنیا کی سیاحت اور
تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ پچھلی قوموں کے آثار
دیکھو تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ جذبۂ ایمان رکھنے
والوں کو کبھی غم نصیب نہیں ہوا۔ واقعۂ اُحد سے
یہ سبق لو کہ اللہ کی رحمت اور اسکی توفیق صرف
انہیں لوگوں کیلئے خاص ہے۔ جو اسکی اور اسکے
رسول کی اتباع کریں کوئی خاص گروہ یا جماعت
اسکی عنایات کی اجارہ دار نہیں۔ جنگ بدر کے
موقع پر تم سب صبر و تقویٰ اور ایمان و عمل کی
برکات سے مالا مال تھے اور اگرچہ کامیابی اور
فتح و نصرت کے کوئی سامان نہ تھے۔ تمہاری
جمعیت بھی نہ تھی۔ اور سارے ملک میں
تمہارے دشمن موجود تھے ۔ مگر
تمہارے خلوص ایمان اور شوق عمل کے پیش نظر ہم نے
تمہیں کامیابی دی۔ مگر جنگ اُحد کے موقع پر تم
میں سے بعض اسقدر مضبوط ایمان والے نہ تھے۔
اتباع رسول میں ان کا قدم ڈگمگا رہا تھا
اور بعض نے تو حکم نافرمانی کی اور میدان جنگ
چھوڑ کر مال و دولت کے پیچھے دوڑ پڑے۔ نتیجہ

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ
النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ
شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَلْقَوْهُ ص فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع وَمَا

مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ
مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ
عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ
الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ

تو اس قوم کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے اور یہ تو حوادث ہیں جنہیں ہم باری باری
لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس لئے بھی ہے کہ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو آزمالے جو ایمان والے
ہیں اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت نصیب کرے اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا (۱۴۰) اور
اس لئے بھی کہ اللہ ایمان والوں کو پاک و صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے (۱۴۱) کیا تم سمجھتے ہو
جنت میں جا داخل ہو گے حالانکہ اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو آزمایا ہی نہیں اور نہ صبر
کرنے والوں کو آزمایا ہے (۱۴۲) اور تم موت کے آنے سے پہلے مرنے کی خواہش کیا
کرتے تھے۔ سو اب تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا (۱۴۳) اور
محمد تو صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر
آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر لوٹ جاؤ گے اور جو
الٹے پاؤں لوٹ جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیگا۔ اور اللہ بہت جلد شکرگزاروں
کو جزا دیگا (۱۴۴) اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا (ہر ایک کیلئے) ایک لکھا ہوا
وقت مقرر ہے اور جو دنیا میں (اپنے اعمال کا) اجر چاہتا ہے۔ اس کو ہم یہیں
دیتے ہیں اور جو آخرت میں اجر چاہتا ہے۔ اسکو ہم وہیں دیں گے اور

یہ نکلا کہ تمہاری تمام جماعت کو شکست دی گئی۔ اور تمہیں وہ ٹھوکر لگی کہ تمہارا شیرازہ بکھر گیا۔ اور سینکڑوں آدمی مجروح ہوئے۔ پس جو اللہ کا فرمان بردار ہو اللہ اسکی تو مدد کرتا ہے اور جو نافرمان ہو۔ اسکو دوسرے نافرمانوں کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے پھر ان میں سے جو زیادہ دلیر زیادہ طاقتور اور زیادہ صاحب ثروت ہو۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح گردش ہائے زمان پورے ہو جاتے ہیں پس تم یقین کر لو کہ جب تک صبر و تقویٰ اور ایمان و عمل کی قوتیں تمہارے اندر پیدا نہ ہونگی۔ اس وقت تک تم محبوب خدا نہیں بن سکتے۔ اور نہ دنیاوی زندگی کی کامرانی و کامیابی تمہیں حاصل ہو سکتی ہے۔ یاد رکھو لفظی دعوے ہمارے ہاں کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ جو کچھ کہو عملاً کر کے دکھاؤ۔

ف ۵۶ گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ انعامات الٰہیہ کی تخصیص صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان و عمل اور صبر و تقویٰ سے بہرہ ور ہوں اور جو ایسے نہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ مادی طاقتوں اور انسانی کاوشوں میں جس قدر دوسروں سے زیادہ چالاک و شاطر ہوں گے اسی قدر زیادہ ان پر غلبہ حاصل کر سکیں گے۔ مگر ایمان والوں کو علاوہ ان مادی طاقتوں کے تائید ایزدی بھی حاصل ہوا کرتی ہے۔ یہاں اس چیز کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ سچائی کو سچائی ہی کی خاطر تسلیم کرنا چاہیئے۔ کسی شخصیت کی خاطر نہیں خدا اور اس کی تعلیم پر اس واسطے ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کہ اس کے بغیر انسان کا نباہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ دنیاوی زندگی جو انسان کیلئے ایک امتحان گاہ ہے جلد ختم ہونے والی اور اس کے بعد عذاب یا ثواب کی ایک طولانی زندگی شروع ہونے والی ہے۔ اس دنیا کی تمام جد و جہد اسی غرض سے ہونی چاہیئے کہ کسی طرح اس امتحان گاہ سے کامیاب ہو کر نکلیں تاکہ ہمیشگی

سَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ
رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾
وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ
حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ
خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا
الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ
مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ
صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى

ہم بہت جلد شکر گزاروں کو جزا دیں گے (۱۴۵) اور کتنے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے باخدا لوگوں نے جنگ کی تو اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں انہیں پیش آئیں ان کی وجہ سے تو انہوں نے ہمت ہاری نہ کمزوری دکھائی اور نہ عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ صبر کرنیوالوں کو محبوب رکھتا ہے (۱۴۶) اور اس کے سوا ان کی کوئی بات ہی نہ ہوتی تھی کہ وہ کہتے ہے اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہمیں فتح و نصرت دے (۱۴۷) پس اللہ نے انہیں دنیا میں اجر دیا اور آخرت میں بھی اچھا اجر دیا اور اللہ نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے (۱۴۸) اے ایمان والو! اگر تم ان کے پیچھے لگے جو راہِ کفر اختیار کر چکے ہیں تو وہ تمہیں الٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹا دیں گے۔ پھر تم خائب و خاسر ہو جاؤ گے (۱۴۹) (نہیں) بلکہ اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ بہترین مددگار ہے (۱۵۰) دیکھو ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیں گے یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے خدا کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک ٹھہرا لیا جن کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا ٹھکانا نہایت ہی برا ہے (۱۵۱) اور یقیناً اللہ نے تم کو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے ان کافروں کو قتل کر رہے تھے حتیٰ کہ

کے عذاب سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام شخصیت پرستی نہیں سکھاتا۔ دنیا کی سب سے بڑی شخصیت ایک مسلمان کے نزدیک محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ہیں۔ انہیں کے متعلق ارشاد کر دیا ہے کہ دیکھو مسلمانو! محمد صلے اللہ علیہ وسلم، ہمارا پیغام تمہیں سنانے والے ہیں۔ تمہیں اس پیغام کو سننا ہے ماننا اور اس پر چلنا ہے۔ یہ نہ ہو کہ عقیدت کے درجہ میں پیغام کو بھلا دو اور نہ مانو بس اور لگو "نبی کی پرستش" کرنے۔ دیکھو! تمہیں اسلام کے جو اصول پیغمبر اسلام کے ذریعے مل چکے ہیں۔ ان پر عمل کرو۔ ایک دن ہمارے رسول کو بھی دنیا کی نگاہ سے اوجھل ہونا ہے۔ یہ نہ ہو کہ جب تک وہ تمہارے اندر رہیں۔ تم بھی مسلمان رہو۔ اور جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو تم ایک ایک کر کے اسلام کے اصولوں کو چھوڑنے لگو۔ ایک دن سب کو مرنا ہے اور ہمارے حضور پیش ہونا ہے۔ پس جس کسی نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بعد اسلام کی راہ سے انحراف کیا وہ اپنے کئے کی سزا بھگتے گا۔ تم ہر وقت یہ وظیفہ اپنی زبانوں پر جاری رکھو۔ کہ خدایا! ہم سے لغزشیں ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم ضعیف واقع ہوئے ہیں۔ ہمیں بخش دے۔ مخالفین کے مقابلے پر ہمارے قدم مضبوط رکھ اور ان پر ہمیں فتح و نصرت عطا کر۔

۱۵۰ گزشتہ رکوع میں فرمایا تھا۔ کہ اسلام کو اسلام ہی کی خاطر اختیار کرو۔ اور صداقت کو صداقت ہی کی خاطر قبول کرو۔ کسی شخصیت کی خاطر اگر ان چیزوں کو اختیار کرو گے تو جب وہ شخصیت ہی نہ رہے گی یہ چیزیں بھی نہ رہیں گی۔ مگر اسلام ایک لازوال حقیقت ہے۔ اگر اسے اسی کی خاطر اختیار کیا گیا تو پھر یہ چیز فنا ہونے والی نہیں یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم نے کفار کی دیکھا دیکھی بیہودہ رسموں کو اختیار کر لیا۔ قرآن اور پیغمبر اسلام کی تعلیم سے منہ موڑ لیا اور کافرانہ روش اختیار کر لی۔ تو تمہیں اسلام کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ محض مسلمان کہلانے کی وجہ سے تمہیں دوسروں پر غلبہ دیا جائے گا۔ ہاں اگر تم نے خدا ہی کو کارساز سمجھا۔ تو پھر تمہیں ہر قسم کی مدد دی

إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ
مِّنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ ۗ مِنكُم مَّن يُرِيدُ
الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ
عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو
فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥٢﴾ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ
عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ
فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ
وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٥٣﴾
ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ
طَائِفَةً مِّنكُمْ ۙ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ
بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۗ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ
الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي
أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۗ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ

تم نے خود ہی ہمت ہار دی اور مورچے کے بارے میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اسکے بعد کہ اللہ نے تمہیں دکھایا جو کچھ کہ تم چاہتے تھے۔ اور تم میں سے بعض دنیا کے خواہشمند ہو گئے اور بعض نے آخرت کی خواہش کی پھر تمہارا رُخ انکی طرف سے پھیر دیا۔ تاکہ تمہارا امتحان لے اور اب بھی تمہیں معاف کر دیا ہے اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (۱۵۲) (یاد کرو) جب تم دُور نکل گئے تھے۔ اور مڑ کر کسی کو دیکھتے تک نہ تھے اور رسولؐ تمہیں پچھلی جماعت میں کھڑے پکار رہے تھے پس تمہیں رنج پر رنج پہنچایا تاکہ تم اس چیز کا غم نہ کھاؤ جو تمہارے ہاتھ سے نکل چکی۔ اور نہ اس مُصیبت سے خوف کھاؤ جو سر پر آ پڑی۔ اور اللہ ان باتوں سے خوب واقف ہے جو تم کرتے ہو (۱۵۳) پھر اس غم کے بعد تم پر امن نازل کیا۔ یہ نیند تھی جو تم میں سے ایک گروہ پر طاری ہو گئی اور ایک گروہ کو اس وقت بھی اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی، یہ جو اللہ کی بابت جاہلیت کے زمانے کی سی ناروا باتیں کر رہے تھے کہتے تھے کہ (آیا) ہمیں، ہمارے بس کی کیا بات ہے۔ کہہ دیجئے کہ یقیناً تمام باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں (اے پیغمبر اسلام) یہ لوگ دلوں میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے یہ (دلوں میں) کہتے ہیں کہ اگر

جائے گی۔ اور دوسروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیا جائے گا۔ اس حقیقت کو بھی نہ بھولو۔ جب کوئی شخص یا کوئی قوم خدا کی نافرمان ہو جاتی ہے۔ اور اس کے حکموں کو چھوڑ کر انسانی قوانین کی تابع ہو جاتی ہے۔ تو اُسے بزدل بنا دیا جاتا ہے۔ اُحد کے میدان میں جب تک تم نے پیغمبر اسلام کی کوئی نافرمانی نہ کی۔ اور آپس میں پارٹیاں نہ بنائیں۔ تو تم ایک سرے سے دوسرے سرے تک دشمن کو قتل کرتے جاتے تھے۔ مگر جب نافرمانی کر کے اس مورچہ کو چھوڑ دیا جہاں تمہے رہنے کا تمہیں حکم دیا گیا تھا۔ اور تم نے ایک دوسرے سے اختلاف کر کے پارٹیاں بنا لیں۔ تو تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ کہ لو اپنی ذاتی طاقت کا امتحان بھی کر لو۔ جس کا غرور تمہارے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ لڑائی کا رُخ بدل گیا اور تمہیں منہ کی کھانی پڑی۔ رسولؐ اکیلے چند ایک فدائیوں کے ہمراہ جنہوں نے آخری وقت تک اتباعِ رسول میں جانیں لڑائی دیکھیں کھڑے تمہیں پکار رہے تھے۔ کہ آؤ۔ آؤ اللہ کی طرف آؤ۔ اور کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ آؤ اگر مافات کی تلافی چاہتے ہو۔ تو مخلص ہو کر لڑو۔ کہ خدا تمہارے گناہ معاف کر دے۔ اس کا نتیجہ بھی تم نے دیکھ لیا۔ کہ واقعی تم نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا۔ تو تمہیں کفار کی طرف سے بالکل بے خوف کر دیا گیا۔ سُنو! موت سے مت ڈرو۔ ہر شخص کو مرنا ہے۔ اگر خدا کے نام پر شہادت کا درجہ حاصل کرنے سے احتراز کرو گے۔ تو بھی وقت پورا ہونے پر موت کا شکار بننا پڑیگا لہٰذا چاہیئے کہ ہر آزمائش میں پورے اترو خواہ تمہیں جان ہی کی بازی لگانی پڑے۔ کیونکہ اگر اس طرح جان دے دو گے تو بھی مقصدِ حیات میں کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر

الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ
لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا
مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ
كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ
لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا

ہمارے اختیار میں کوئی بات ہوتی تو ہم اس جگہ قتل نہ ہوتے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو وہ لوگ جن کے نصیب میں مارا جانا لکھا تھا اپنی موت کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے اور (تمہیں جو کچھ پیش آیا) اس واسطے تھا کہ اللہ تمہارے مافی الضمیر کو آزمائے اور تمہارے خیالات کو (وسوسوں کی آلائش سے) پاک صاف کر دے اور اللہ سینے کی باتوں کو خوب جانتا ہے (۱۵۴) بیشک تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے (اس دن) لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا جب دونوں جماعتوں کی مڈھ بھیڑ ہوئی تھی تو شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اور بیشک اللہ نے ان لوگوں کا گناہ معاف کر دیا ہے اور اللہ یقیناً بخشنے والا اور بردبار ہے (۱۵۵) اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہیں اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں جبکہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (یہ اس لئے ہے) کہ اللہ ان کے دلوں میں حسرت پیدا کر دے اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے (۱۵۶) اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا اپنی موت سے مر جاؤ تو (یاد رکھو کہ) اللہ کی بخشش اور اس کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں (۱۵۷) اور (یاد رکھو کہ) تم خواہ اپنی موت سے مرو یا مارے جاؤ تمہیں اللہ کے حضور میں ضرور جمع کیا جائے گا (۱۵۸) تو اللہ کی

کبھی بھولے سے غلطی بھی ہو جائے۔ تو پھر رجوع کر لیا کرو۔ اور خدائے غفور و رحیم سے توبہ کی درخواست کیا کرو۔

ف۵۹ گذشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا جا چکا ہے۔ کہ دنیاوی زندگی کی کامرانیاں اور اخروی زندگی کی فلاح اتباع احکام خداوندی ہی میں ہے۔ لہذا تمہیں منکروں کے طور طریقے اختیار نہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ تمہارے رہنماؤں کو پیغمبر اسلام کے اسوہ پر چل کر اخلاق حمیدہ و عادات پسندیدہ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! دنیا کا جو بشر بھی آج تمہارے سامنے آتا ہے مطیع و فرمانبردار بن کر جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ تمہارے اخلاق پاکیزہ، الفاظ شیریں اور دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص تمہارے پاس نہ پھٹکتا۔ نہ اس قدر جماعت بنتی۔ نہ لوگ تمہارے گرویدہ ہوتے۔ نہ شوکت اسلام سے اسقدر جلد متاثر ہوتے۔ لہذا تمہارا یہ طریقہ تمہاری امت کے لئے مشعل ہدایت بننا چاہیئے۔ تمہاری شان یہی ہے۔ کہ ان سے مشورہ بھی طلب کرو۔ پھر جو کچھ فیصلہ کر لو۔ اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ اور خدا پر توکل کر کے کام شروع کرو۔ تمہارے تمام کاموں میں یہی جذبہ کارفرما نظر آئے اور جو لوگ تمہارے اس فیصلے سے نہیں! انہیں! قوم کے فیصلے سے جس کے تم سردار ہو۔ روگردانی کریں خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔ کفر سے زیادہ قریب ہیں۔ جو لوگ منہ سے مسلمانوں والی باتیں کریں اور عملاً اسلام کے مفاد کے خلاف چلیں۔ اور حرمت و عظمت شریعت کو قائم نہ رکھ سکیں وہ مسلمان ہی نہیں دیکھو! اسلام کی خاطر جب تک تم جہاد نہ کرو۔ تب تک تمہارے سب دعوے جھوٹے ہیں۔ جان تمہیں

رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ
الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ
لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ
فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ
مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا
كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

مہربانی ہے کہ آپ اُن کیلئے بہت نرم مزاج ہیں۔ اگر آپ درشت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ پس اب بھی اُن سے درگزر کیجئے۔ اور اُن کے لئے بخشش طلب فرمائیے اور اہم باتوں میں اُن سے مشورہ کر لیا کیجئے۔ پس جب آپ کسی بات کا پختہ ارادہ کر چکیں تو اللہ پر بھروسہ کریں۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ﴿۱۵۹﴾ اگر خدا تمہیں نصرت دے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مومنوں کے لئے لازم ہے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں ﴿۱۶۰﴾ اور کسی نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی طرح کی خیانت کرے اور جو خیانت کریگا۔ قیامت کے دن اپنی خیانت لا حاضر کریگا۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ﴿۱۶۱﴾ تو کیا جو شخص اللہ کی خوشنودی پر چلے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس نے اللہ کا غضب حاصل کیا اور دوزخ اُس کا ٹھکانا ہوا اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ﴿۱۶۲﴾ اللہ کے نزدیک لوگوں کے الگ الگ درجے ہیں اور اللہ اُن کے اعمال کو دیکھتا ہے ﴿۱۶۳﴾ اللہ نے واقعی ایمان والوں پر احسان کیا۔ جب انہی میں کا ایک رسول بھیجا۔ جو اُن کو اُس کے احکام سناتا ہے اور ان کے نفوس کو پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے

دیکھو کہ اگر اللہ کی راہ میں مارے جاؤ۔ تو اُخروی راحتیں تمہیں حاصل ہوں گی۔ اور تم پر ہمارے انعامات کی بارش ہوگی۔

مسلمانو! ہمارا یہ احسان تم پر کچھ کم نہیں۔ کہ اس قدر صفات حسنہ کا مالک اور جلیل القدر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے اندر موجود ہے جو تمہیں فلسفۂ روحانیات اور علم و حکمت کے رموز سمجھاتا ہے اور زندگی کی کامیاب راہ دکھاتا ہے۔ اب اگر تمہیں کوئی صدمہ پہنچے کوئی تکلیف آئے۔ تو سمجھ لو کہ اس میں نہ مذہب کا کوئی قصور ہے۔ نہ تعلیم کی خامی اس کا باعث ہے۔ بلکہ بعض وقت شیطانی تحریک تمہارے پاؤں جادۂ مستقیم سے منحرف کر دیتی ہے۔ اور تم نقصان اٹھا لیتے ہو۔ پس جو لوگ ایمان و یقین کامل کے جذبہ کے ماتحت نیک عمل کریں گے۔ وہ یقیناً اپنی محنت کا ثمر پائیں گے۔

اس تمام رکوع میں جنگ اُحد کے واقعہ کو پیش نظر رکھ کر منافقوں اور کمزور طبیعت انسانوں کی فتنہ پردازیوں اور خام کاریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ منافقوں کا دستور ہے کہ ہر معاملہ میں بلا وجہ انگلی اٹھائیں۔ ہر بات کی مخالفت کریں اور جب انہیں مسلمانوں کی کامیابی نظر آئے۔ تو جمعیت میں تفرقہ ڈالیں۔ اور خام کار، ضعیف ایمان اور بھولے بھالے لوگوں کو اپنا آلۂ کار بنا کر دشمن کو شرارت کا موقع دیں۔ مثلاً جنگ اُحد کے موقع پر جب کثرت رائے سے یہ طے پایا۔ کہ شہر کی فصیل سے باہر نکل کر مخالف کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ تو منافقوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ دشمن بہت بھاری تعداد میں ہے۔ کہ شہر سے باہر نکل کر اس کا مقابلہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے

النصف

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ
اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰی
هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ
اللّٰهِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾ ۙ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۚۖ
وَقِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ
قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ یَوْمَئِذٍ
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَیْسَ
فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا
لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا
عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ ۙ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ

اور یقیناً اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (۱۶۴) اور جب تم پر مصیبت آ پڑی ایسی مصیبت کہ اس سے دگنی تم ان پر ڈال چکے ہو۔ تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آ پڑی ہے کہہ دیجئے یہ خود تمہارے ہاں سے آئی۔ بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے (۱۶۵) اور جو مصیبت تم پر اس دن آئی جب دونوں جماعتیں گتھ گئی تھیں تو وہ بھی اللہ ہی کے حکم سے تھی اور اس لئے تھی کہ مومن الگ معلوم ہو جائیں (۱۶۶) اور منافق الگ معلوم ہوں اور (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا (دشمن کی) مدافعت کرو۔ تو کہنے لگے کہ اگر ہم اس کو جنگ سمجھتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے۔ اُس دن وہ بمقابلہ ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے۔ وہ اپنے مُنہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ کو خوب علم ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں (۱۶۷) یہ لوگ ہیں جو خود تو (گھروں میں) بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہنے لگے کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو مارے نہ جاتے کہہ دیجئے اگر تم اس بات میں سچے ہو تو موت کو اپنے اوپر ٹال دو (۱۶۸) اور (اے مخاطب!) ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں مُردہ نہ خیال کر بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی طرف سے روزی مل رہی ہے (۱۶۹) اور اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اُس پر خوش ہیں

اس پر ان سے کہا گیا۔ کہ اچھا تم شہر کے اندر ہی رہ کر مدافعت کرو۔ تو کہنے لگے۔ کہ ہاں ہم اس کے لئے بالکل تیار تھے۔ مگر یہاں تک تو نوبت ہی نہیں آئے گی۔ لہذا تیاری میں وقت اور زر خرچ کرنا محض بے سود ہے۔ ہم تمام معاملات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ پس کوئی کام سوچے سمجھے بغیر کرنا قرین مصلحت نہیں ہے پھر جب انہیں کی ریشہ دوانیوں اور بعض کمزوریوں سے مسلمانوں کو شکست ہو گئی۔ تو لگے باتیں بنانے کہ "ہم تو پہلے ہی سب کچھ جانتے تھے اور کہہ رہے تھے۔ مگر ہماری سنتا کون ہے ان لوگوں نے ہماری بات کو نہ سنا اور منہ کی کھائی"۔ پھر بعض اوقات جب مخالفوں کی ریشہ دوانیوں کو روکنے کے لئے مجالس شوریٰ قائم کی جاتی ہیں۔ تو یہ لوگ امن عامہ کے نام پر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ "جنگ و جدال کی ضرورت ہی کیا ہے۔ مصالحانہ روش سے کام لینا چاہیئے۔ جنگ کا نتیجہ کون جانتا ہے۔ اگر ہم لوگوں کو شکست ہو گئی۔ تو ہمارا رہا سہا رعب بھی اُٹھ جائیگا اور ممکن ہے کہ مخالفین مسلمانوں کی قلیل سی جماعت کا شیرازہ ہی سرے سے بکھیر دیں" پس ایسی باتوں سے منافق لوگ اکثر وسوسہ ڈال دیتے ہیں۔ اور کمزور طبیعت انسانوں کو ہراساں کر دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں پس اس سے ڈرنا بے سود اور محض احمقانہ فعل ہے جب مرنا ہی ہے تو پھر کیوں نیک کام کرتے ہوئے نہ مریں جس سے ابدی زندگی کی کامرانیاں حاصل ہوں۔ جب ایک دن دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑنا ہی ہے۔ تو پھر کیوں ذلیل و رسوا ہو کر چھوڑیں۔ کیوں نہ ایک باعزت سودا کریں جس میں خسارہ کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔ فائدہ ہی فائدہ ہو۔ جب اس دنیا کو چھوڑ کر کسی اور

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ
بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ
وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ
وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ
يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ
فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا

وقف لازم
ع ۱۷
مع ۲ عند المتقدمین

اور اُن لوگوں کی نسبت خوش ہوتے ہیں جو ابھی اُن سے ملے نہیں اُن کے پیچھے ہیں کہ نہ تو اُن پر کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ وہ کسی طرح کا غم کھائیں گے (۱۷۰) وہ اللہ کی نعمتوں اور اُس کے فضل کی وجہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ ایمان رکھنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۱۷۱) وہ لوگ جنہوں نے ۹۵ زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو مانا۔ اُن میں سے وہ جو نیک کردار اور متقی ہیں۔ اُن کیلئے بڑا اجر ہوگا (۱۷۲) وہ لوگ جن کو لوگوں نے کہا۔ کہ دیکھو کافروں نے تمہارے لئے فوج جمع کر رکھی ہے اُن سے ڈرتے رہنا تو اس بات نے اُن کا ایمان اور بڑھا دیا اور وہ کہہ اُٹھے کہ ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (۱۷۳) پس وہ اللہ کی نعمت اور اُس کے فضل سے شادکام لوٹے۔ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (۱۷۴) یقین کرو کہ یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو تم اُن سے ہرگز نہ ڈرو اور اگر اپنے اندر ایمان رکھتے ہو تو مجھ ہی سے ڈرو (۱۷۵) اور اے پیغمبر اسلام اُن لوگوں کو دیکھ کر جو کفر اختیار کرنے میں جلدی کر رہے ہیں آپ ملول نہ ہوں وہ خدا کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں

زندگی کا چولا پہنتا ہی ہے کہ جس انعام و اکرام کا خلعت حاصل کیا جائے جو اللہ کی راہ میں کٹ جانے اور حق و صداقت پر جان دینے سے حاصل ہوتا ہے اور جس کے عطا ہو جانے کے بعد انسان پر کوئی خوف و ہراس باقی نہیں رہتا۔ بلکہ وہ شادکام اور فائز المرام ہو کر ایک لازوال مسرت کو حاصل کر لیتا ہے۔

ف۹۵ گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا۔ کہ منافق لوگ امتحان کے وقت حیلے بہانے تلاش کر کے جنگ سے گریز کرتے اور سادہ لوح لوگوں کو راہِ حق سے پھسلاتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیئے پھر موت سے ڈرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں جب مرنا ہی ہے۔ تو کیوں عزت کی موت نہ مرو۔ اس رکوع میں فرمایا ہے کہ جو لوگ منافقوں اور شرارت پسند لوگوں کے بھانسے میں نہ آئیں۔ اور شکست و درد و تکلیف اور فتح و شکست کے وقت اللہ اور اللہ کے رسول ہی کی پکار کا جواب دیں نیکوکاری پر قائم رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں انہیں کے لئے بڑے بڑے اجر ہوں گے۔ دیکھو ایسے لوگوں کی پہچان یہی ہے کہ جب انہیں دشمن سے ڈرایا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ مخالفوں کا جمِ غفیر تمہارے مقابلے پر کھڑا ہوا ہے۔ ذرا بچ کر رہنا تو وہ لوگ جواب دیا کرتے ہیں کہ ہمیں مخالفوں کا کیا ڈر ہے خواہ وہ کتنی ہی بھاری تعداد میں ہوں۔ خدا ہمارا مددگار ہے اور وہی بہترین کارساز ہے ہمارا کام تو جان و مال کی بازی لگا دینا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جب گھروں کو لوٹ کر آتے ہیں تو اللہ کی عنایات اُن کے ساتھ ہوتی ہیں اور اس کے فضل و کرم سے ان کا بال تک بیکا نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ اللہ کی خوشنودی کی راہ میں گامزن ہوتے ہیں فرمایا ہے کہ غیر اللہ سے ڈرنا شیطانی کام ہے اور ڈرنے والے ضعیف الایمان انسان ہوتے ہیں پھر اس اہلِ عظیم کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مسلمانو! غیر مسلموں کا زمینت لوگوں کو بڑھتے اور پھلتے پھولتے دیکھ کر کہیں تمہارے دل میں تذبذب پیدا نہ ہو۔ یاد رکھو ان لوگوں کی یہ

يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا
اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ
الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا
بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ

اُن کا کوئی حصّہ نہ رکھے۔ اور اُن کے واسطے بڑا عذاب ہوگا ﴿۱۷۶﴾

وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے

اور اُن کے واسطے دردناک عذاب ہوگا ﴿۱۷۷﴾ وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی۔ یہ خیال

نہ کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں اُن کے حق میں بہتر ہے یہ ڈھیل تو ہم انہیں اسواسطے دیتے ہیں کہ

وہ گنہگاری میں اور بڑھ جائیں اور اُن کے لئے رُسوا کن عذاب ہوگا ﴿۱۷۸﴾ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ اللہ

ایمان والوں کو ایسی حالت میں جو (آجکل تمہاری ہے) چھوڑ دے۔ تا آنکہ ناپاک کو پاک

سے الگ کردے۔ اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ اللہ تمہیں غیب کی اطلاع دیدے۔ ہاں

(اس بات کے لئے) وہ اپنے رسُولوں میں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے پس اللہ اور اسکے

رسُولوں پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان لاؤ اور متقی بن جاؤ تو تمہیں بڑا اجر ملیگا ﴿۱۷۹﴾

اور وہ لوگ جو اُس چیز (کے خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنی عنایت سے انہیں دے رکھی ہے

یہ خیال نہ کریں کہ وہ اُن کیلئے بہتر ہے (نہیں) بلکہ وہ اُن کیلئے بہت ہی بُری چیز ہے جس مال میں وُہ (آج) کنجوسی کر رہے

ہیں یقیناً قیامت کے دن اسکی طوق اُن کے گلوں میں ڈالے جائینگے اور زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی

کیلئے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے ﴿۱۸۰﴾ بیشک اللہ نے اُن لوگوں کی بات سن لی ہے

ظاہری نمائش وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اگر تم اپنے اصولوں پر قائم رہو تو دیکھو گے کہ وہ دونوں جہان میں ذلیل ہونگے۔ آخرت کی کامرانیوں میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اور یہاں ان کیلئے عرصۂ حیات تنگ کردیا جائیگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ ہر کسی کو مہلت دیتا ہے۔ نیکی کرنیوالوں کو نیکی کی مہلت دیجاتی ہے اور بدی کرنے والوں کو بدی کی۔ حق کو بھی مہلت ملتی ہے اور باطل کو بھی۔ عدل کو بھی اور ظلم کو بھی۔ پھر جب امتحان کا وقت گذر جاتا ہے اور ظہورِ نتیجہ کا دن آتا ہے۔ تو برے باطل پرست اور ظالم لوگ رسواکن سزائیں پاتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر کسی وقت تمہاری حالت کمزور ہوجائے۔ تو ہمت کو مضبوط رکھو۔ تمہیں ایسی بے بسی کے عالم میں نہیں چھوڑا جائیگا۔ بلکہ بہت جلد وہ دن آئیں گے کہ تم اوروں کے مقابلے میں بہت بلند اور ممتاز ہوگے۔ اور نہ اس بات سے گھبراؤ کہ تمہیں کل کی کوئی خبر نہیں یاد رکھو۔ خدا کسی کو غیب کا علم نہیں دیتا۔ بلکہ جس قدر وہ چاہتا ہے اپنے رسُولوں کو عطا کردیتا ہے۔ کیونکہ تمہاری رہنمائی کا فرض انہیں کے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ جہاد میں جان و مال کو خرچ کرنے میں بعض لوگ بخل سے کام لیتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ان کی جان جسے وہ بچا بچا کر رکھتے تھے۔ ان کے لئے وبالِ جان ہوجائے گی۔ اور دولت جس کے خزانے جمع کرنے میں انہوں نے عزیز وقت کو برباد کیا۔ اسکے طوق بنا کر گلے میں ڈالے جائیں گے۔ دیکھو تو یہ کسقدر مصیبتناک حالت ہے۔ اگر بچنا چاہتے ہو تو آؤ۔ جہاد کی راہ میں مال و دولت کو لٹا دو۔ مال و دولت کی اسکے ہاں کوئی کمی نہیں۔ سو جس نے زمین و آسمان پیدا کیا کیا تمہاری ضروریات کا سامان پیدا نہیں کرسکتا وہ تمہارے تمام افعال سے باخبر ہے۔ اگر تم مستحق نظر آئے تو یقیناً زمین و آسمان کی تمام نعمتیں تمہیں عطا کی جائیں گی۔

ف۹۰ گذشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا۔ کہ نیک عمل کی راہ اختیار کرنے اور اللہ کے نام پر جان و مال تک فدا کردینے والے خدا کی حفاظت میں ہوتے

وقف لازم

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا
وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ
اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ
قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ
فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ
فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ
وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّ
تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا
الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِىْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِ

جنہوں نے کہا کہ خدا تو محتاج ہے اور ہم دولتمند ہیں جو کچھ انہوں نے کہا یقیناً ہم اسے
اور نبیوں کے ناحق قتل (کے واقعات) کو لکھ رکھیں گے اور کہینگے کہ دوزخ کے عذاب کا
مزہ چکھو (۱۸۱) یہ اس چیز کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجی اور آگاہ رہو کہ خدا
اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا (۱۸۲) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے ہم سے عہد لے
لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں حتیٰ کہ ہمارے پاس ایسی قربانی لے آئے جسے آگ کھا
جائے ان سے کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کئی رسول کھلی نشانیاں لے کر تمہارے پاس آئے اور اس چیز کے ساتھ آئے
جو تم نے کہی پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے کیوں انکو قتل کیا (۱۸۳) (اے پیغمبر اسلام) اگر ان لوگوں نے آپکو
جھٹلایا ہے تو آپ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب کی گئی جو کھلی نشانیاں صحیفے اور
[illegible] لے کر آئے تھے (۱۸۴) (یاد رکھو) ہر کسی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور البتہ قیامت کے
[illegible] جائے گا۔ تو جو دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت
[illegible] وہ یقیناً کامیاب ہوا۔ اور دنیاوی زندگی محض ایک سامان
[illegible] تمہاری جان و مال کی آزمائش میں ضرور ڈالا جائے گا ان لوگوں سے جن کو
[illegible] پہلے کتاب دی گئی تھی اور نیز مشرکوں سے تم ضرور بہت سی تکلیف دہ باتیں

ہیں اور ہر دو جہان کی عزتیں ان کو عطا کی جاتی ہیں۔ اور نافرمان اور بخیل لوگوں کو دونوں جہان میں ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ یہاں ان لوگوں کے بڑے اعتراضات اور کٹ حجتیوں کا ذکر ہے جو وہ پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں روا رکھتے ہیں مثلاً یہودی جو لوگ از راہ منافقت مسلمانوں سے مل گئے تھے۔ جب کبھی ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ جہاد کا ساز و سامان خریدنے کیلئے تم [illegible] مالی امداد کرو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم دولتمند ہیں اور خدا غریب و مفلس ہو گیا ہے کہ اس کیلئے ہم سے چندہ لیا جاتا ہے۔ اگر یہ خدا کا کام ہے تو پھر کیوں خدا خود اس کام کو انجام نہیں دیتا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کی تمسخرانہ گفتگو کرنے اور ہنسی اڑانے والوں کو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا پھر بعض یہودی کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس نبی پر ایمان لائیں گے۔ جو سوختنی قربانی کا حکم لائے۔ ان سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس سے پہلے جو بے شمار نبی سوختنی قربانی کا حکم ساتھ لائے تھے۔ تم نے ان کی کیوں سرکشی کی۔ اور کیوں ان کو قتل کیا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تمہاری بدنیتی کا بھانڈا اس وقت پھوٹے گا۔ جب موت کا مزہ چکھ کر خدا کے روبرو پیش ہوگے۔ اور اپنے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا پاؤ گے۔ پس جو دوزخ کے عذاب سے بچ رہا۔ اور جنت میں داخل کیا۔ فی الحقیقت وہی کامیاب ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ موت سے پہلے جان و مال کی آزمائش ایک نہایت ضروری شے ہے اور مسلمانوں کو بھی راہ حق و صداقت میں اختیار و امداد کی باتیں ضرور سننی پڑیں گی۔ تمام حق پرست جماعتوں کو سننی پڑی ہیں۔ ہاں تمہاری کامیابی یہی ہے کہ تم سب کچھ سنو۔ مگر اپنی دھن کے پکے رہو۔ اور راہ ہدایت پر پوری مستعدی سے گامزن رہو۔ ان لوگوں کو کامیاب نہ

اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز فَنَبَذُوْهُ
وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا
يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ
يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ
مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ ج صلے الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ

سنو گے۔ اور اگر صبر کرو گے اور پرہیزگاری پر قائم رہو گے تو یہ عزم و ہمت کی بات
ہیں ﴿۱۸۶﴾ اور (یاد کرو) جب اللہ نے ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں یہ عہد لیا تھا
کہ تم اس (کتاب کی تعلیمات) کو لوگوں پر واضح کرنا اور چھپانا نہیں تو انہوں نے اس عہد
کو پس پشت ڈال دیا۔ اور (کتاب خدا کو) تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالا۔ سو انہوں نے (کیا ہی) بُرا
سودا کیا ﴿۱۸۷﴾ جو لوگ اپنے (بُرے) افعال پر خوش ہیں اور اس بات کو پسند کرتے
ہیں کہ ان کے کچھ نہ کرنے پر بھی ان کی تعریف کی جائے سو اُن کو آپ
یہ خیال نہ کریں کہ عذاب سے چھوٹ گئے (نہیں) انہیں دردناک عذاب ہے ﴿۱۸۸﴾ اور اللہ ہی کے
لئے ہے زمین و آسمان کی بادشاہی اور وہ ہر بات پر قادر ہے ﴿۱۸۹﴾ ع ص۱۱۱ بے شک زمین و
آسمان کی پیدائش میں اور رات اور دن کے مختلف ہونے میں عقلمندوں کیلئے
نشانیاں ہیں ﴿۱۹۰﴾ ص۱۱۲ (یعنی) اُن لوگوں کیلئے جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے
(ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں (اور
یہ کہتے ہیں کہ) خدایا تو نے اِس (کارخانہ) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے۔
ہمیں آگ کے عذاب سے بچا ﴿۱۹۱﴾ خدایا! جس کو تو دوزخ میں داخل کرے

سمجھو۔ جو ریاکاری اور زبانی جمع خرچ کیوجہ سے اپنی تعریف کرانا چاہتے ہیں۔ اور دنیاوی شہرت کے خواہاں ہیں۔ ان کے لئے کامیابی کہاں؟ وہ تو دردناک عذاب اٹھانے والے ہیں۔ جو کچھ مانگو۔ اسی خدائے قدوس سے مانگو۔ جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔

ص۱۱۱ اس تمام سورۃ میں عیسائیوں کی نامرادیوں اور یہود کی تیرہ بختیوں کا ذکر ہے۔ اور انسان کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کی گئی ہے۔ کہ فلاح و نجات کی راہ وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ بلکہ وہ ہے۔ جو پیغمبر اسلام نے پیش کی ہے۔ ضمناً چند در چند مباحث کا ذکر بھی آگیا ہے مثلاً ولادت و حیات مسیح۔

مسیح کی ولادت و حیات کے متعلق جو تصریح فرمادی ہے اسکے بعد کوئی چیز دریافت طلب باقی نہیں رہتی اور اگر کوئی چیز تشریح کی محتاج ہو بھی تو وہ آیات متشابہات کے ضمن میں سمجھنی چاہیئے جس کی طرف اس سورۃ کے ابتداء ہی میں توجہ منعطف کرائی گئی تھی جنگ اُحد و بدر کے واقعات کا تذکرہ حق و باطل کی مڈبھیڑ کے سلسلے میں آیا۔ اور نہایت آسان فہم اور واضح طریق سے بتا دیا کہ تائید الٰہی صرف ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو ایمان کے سچے۔ رسول کے محب، خدا کے فرمانبردار، اور مخلص کارکن ہوں ایسے لوگ جب اعلائے کلمۃ الحق کے لئے علم بلند کریں۔ تو دنیا کی کوئی طاقت ان کے مقابلے میں نہیں ٹھیر سکتی لیکن اں جب ان میں خودغرضی، نفسانی حرص و ہوا اور رعونت و تکبر کا جز بھی شامل ہو جائے تو پھر تائید الٰہی اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔ اور لوگوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ قوت آزمائی کرتے پھریں۔ پس جو کوئی مادی طاقت اور مادی تدابیر سے زیادہ مسلح ہوگا۔ وہی کامیاب ہوگا۔ مگر جن لوگوں کے ساتھ تائید الٰہی بھی شامل ہو۔ وہ خواہ کوئی مادی طاقت نہ رکھیں اور جنگ و جدال کے ظاہری اسباب سے بالکل محروم ہوں میدان انہیں کے ہاتھ

النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾
رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ
بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا
فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا
يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ
قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

تو اُسے تُو نے ذلیل کر دیا اور (ایسے) ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں (۱۹۲)
خدایا ہم نے ایک دعوت دینے والے کو سنا۔ کہ وہ ایمان کی دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب کو
مانو پس ہم نے مان لیا۔ خدایا ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دُور کر اور
نیکوکاروں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر (۱۹۳) خدایا اور ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو نے ہم سے اپنے
رسولوں کی زبانی وعدہ کیا تھا۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر۔ بیشک تو وعدہ خلافی
نہیں کرتا (۱۹۴) تو اُن کے رب نے ان لوگوں کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) یقیناً میں
تم میں سے کسی مرد یا عورت کے (نیک) اعمال کو ضائع نہیں کرتا سب ایک دوسرے کی جنس سے
ہو۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جنہیں میری راہ میں
تکلیف دی گئی اور جنہوں نے جنگ کی اور مارے گئے میں یقیناً اُن کی برائیوں کو اُن سے
دُور کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ اللہ
کی جانب سے اجر ہے اور اللہ کے ہاں بہترین اجر ہے (۱۹۵) اُن لوگوں کا جو راہ کفر اختیار کر
چکے ہیں ملکوں میں عیش و عشرت سے چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈالے (۱۹۶) یہ
چند روزہ پونجی ہے۔ پھر اُن کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ اور وہ (بہت ہی) بُرا ٹھکانا ہے (۱۹۷)

رہیگا۔ اس سلسلے میں جنگ بدر کو مثال کے طور پر
بیان کیا ہے جب مسلمان بالکل ابتدائی حالت میں تھے
اور ابھی جماعتی تنظیم بھی نہ کر سکے تھے۔ نیز ملک میں
ہر سو دشمن کا غلبہ تھا اور وہ اسباب پر تکیے بیٹھے تھے
کہ ہم نہی سو قوم مٹے مسلمانوں کو نیست و نابود کر
دیا جائے۔ تائید الٰہی مسلمانوں کے ساتھ تھی کیونکہ
وہ اللہ اور اسکے دین کی اشاعت کیلئے جانفروشی
کر رہے تھے۔ انہوں نے نہایت مخلص ہو کر گھر بار کو چھوڑا
دولت و ثروت کو لات ماری۔ حق کے مقابلے میں
اپنوں کی ناجائز پاسداری کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا
کیا اس سے بھی بڑھ کر ایمان و اخلاص اور صبر و تقویٰ کا
کوئی امتحان ہو سکتا تھا؟ پس اللہ نے انکے افراد کو
دشمن کے ہزار قوی ہیکل اور جانباز سورماؤں پر
وہ فتح عطا کی کہ تاریخ عالم میں اسکی نظیر کہیں نہیں ملتی
اس رکوع میں تمام سورت کے مضمون کا مختصر خلاصہ ہے
یہاں انہی تعلیمات کا اعادہ کیا ہے جن سے اس سورۃ کی
ابتدا ہوئی ہے یعنی ذکر و فکر کو روحانی سعادت اور
فلاح و نجات کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جو
لوگ مخلص اور سچے مومن ہو کر حق و صداقت کی راہ
میں جہاد کریں گے۔ اگر وہ زندہ رہے۔ تو دنیاوی
کامرانیاں اور جاہ و جلال انکے حصے میں آئیگا مگر میدان
جنگ میں کام آئے۔ تو اُخروی زندگی کے امن اور
راحت سے سرشار و کامیاب ہوں گے۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے
جو قدم بھی اٹھایا ہو گا۔ اس کا اجر ملیگا۔ اس رکوع کی
پہلی دو آیتیں قابل غور ہیں انہیں دو فقروں میں
ذکر و فکر کے راز پوشیدہ ہیں۔ فکر یہ ہے کہ انسان کائنات
کی پیدائش پر غور و تامل کرے۔ اس سے حقیقت و
معرفت کے راز لاتعداد بستہ اسکے دل پر کھلیں گے
ذکر یہ ہے کہ کسی لحظہ کسی حال اور کسی مقام میں خدا کو
بھولے نہیں اس سے غفلت دور ہو گی۔ اور تقویٰ و طہارت
کے جذبات پیدا ہوں گے۔

ان آیات شریفہ کے متعلق رسول اکرم (فداہ ابی و امی)
کا ارشاد ہے۔ کہ ویل لمن قرأها ولم یتفکر فیها
جو لوگ انہیں پڑھیں اور پھر فکر و تدبر نہ کریں ان کیلئے
بڑی خرابی ہو گی۔ ان آیات سے یہ استدلال کرتے
ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ جو لوگ قرآن پاک پڑھیں
لیکن اسکے مطالب و معانی پر غور و فکر نہ کریں یا بہلی

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ
اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ قف
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ

لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈریں اُن کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں
ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی طرف سے مہمانی ہوگی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ نیکوکاروں کے
لئے بہت ہی اچھا ہے (۱۹۸) اور اہل کتاب میں یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور اس کتاب پر
جو تمہاری طرف نازل کی گئی نیز اُن پر جو تم سے پہلے نازل کی گئیں ایمان رکھتے ہیں اس طرح کہ
اللہ سے عاجزی کرتے ہیں وہ اللہ کے احکام کے عوض حقیر (دنیاوی) معاوضے نہیں لیتے ان لوگوں کے
لئے اُن کے رب کے پاس اجر ہے۔ یقین رکھو! اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے (۱۹۹)
اے ایمان والو! صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر پر آمادہ کرو اور اپنے آپ کو جہاد کیلئے تیار رکھو اور
اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو (۲۰۰)

سورۂ نساء مدینہ میں نازل ہوئی اس کی ایک سو ستتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت بخشش کرنیوالا مہربان ہے۔

اے لوگو! اپنے اُس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے
اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں دُنیا میں پھیلا
دیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور

سے رٹ لگائیں کہ عمل سے کوسوں دور بھاگیں۔
قرآن ان کیلئے رحمت نہیں بلکہ خرابی کا موجب ہوگا
اور کسی قوم پر اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت نازل ہو سکتی
ہے جو آج مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے
ہے۔ محض اسلئے کہ ہمارے اندر نہ فکر ہے نہ تدبر ہے جو
کچھ ہے دکھاوا اور ظاہرداری۔ نفس پرستی اور ریاکاری
جو ایمان، اتحاد اور صبر و تقویٰ کیلئے سخت منافی ہیں
رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۵
صلہ ۲ سورۂ بقرہ و آل عمران میں ایمان و عمل کی دعوت
تھی اور یہود و نصاریٰ کو بالخصوص اور اقوام عالم کو
بالعموم اسلام کی طرف بلایا گیا تھا۔ کہ یہی ایک مذہب
حق ہے۔ ضمناً یہود و نصاریٰ کی بد اعتقادیوں اور کمزوریوں
کا ذکر آیا اور جس طرح انہوں نے اپنی شریعتوں کی
بے حرمتی کی اور انبیاء کو ستایا۔ وہ بھی بیان فرمایا۔
جس سے مقصود ایک طرف تو یہ تھا۔ کہ مضامین انسانی
ان حقائق کو قبول کرتے ہوئے نفس کی شرارتوں سے
نجات پائیں اور دین حق کو قبول کریں۔ دین کا
معنی و مفہوم خوشی اور خلوص نیت سے احکام الٰہی کے
سامنے سر جھکانا اور با التزام ان پر عمل کرنا ہے۔ پھر
تبلیغ حق کی راہ میں جو مشکلات آ سکتی تھیں ان کا
ذکر فرمایا ہے۔ اور ان لوگوں کو ہر قسم کی مدد دینے کا
وعدہ کیا ہے جو دین اسلام کی حمایت میں اپنی زندگی
بسر کریں۔ سورۂ نساء میں اسلام کے تمدنی و معاشرتی
قوانین کی توضیح و تشریح ہے کہ مسلمان کو اپنے اعزا
و اقارب اپنے یتامیٰ و بیوگان سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔ ایک
دوسرے کی عصمت و عفت کو کس طرح محفوظ رکھا جائے۔
بڑوں کی جائیداد کو کس تناسب سے انکے رشتہ داروں میں
تقسیم کیا جائے اور اسطرح کے اکثر قوانین جو حق و انصاف
بہترین ذریعہ میں بیان فرمائے ہیں۔ یہود و نصاریٰ
کیا اور دنیا کی دیگر اقوام کیا ہمیشہ سے ہی عورت کی
حق تلفی کرتے آئے ہیں اور ہمیشہ اسی قدر ذلیل
ناقابل التفات قرار دیا گیا ہے کہ اسکے بیان سے مرد حق
شناس کا زہرہ گداز ہو جائے۔ مردوں نے عورت کا کوئی
حق انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ مگر اپنے تمام جائز و ناجائز
حقوق کی پابندیوں میں اسے نہایت بری طرح جکڑ
رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام اس چیز کو کبھی گوارا نہیں
کر سکتا تھا۔ چنانچہ دنیا کو اس ظلم سے باز رکھنے کیلئے
اس سورہ شریف کا اکثر و بیشتر حصہ نازل فرمایا اور عورت

الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى
اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا
اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ
خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ
مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ
اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ﴿۳﴾ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ
فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا
مَّرِيْٓـًٔا ﴿۴﴾ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ
اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا
لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا
بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ

قرابتداری کے تعلقات منقطع کرنے سے ڈرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران ہے ① اور یتیموں کو ان کا مال دے دو اور ان کی اچھی چیزیں اپنی نکمی چیزوں سے نہ بدلو اور نہ ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جاؤ۔ ایسا کرنا یقیناً بڑا ہی بھاری گناہ ہے ② اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کو چھوڑ کر اور جو تمہیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو تین تین اور چار چار نکاح میں لے آؤ۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو البتہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو یا لونڈی پر۔ جو تمہارے قبضے میں ہو۔ یہ طریق کار تمہیں ناانصافی سے بچانے کیلئے قریب تر ہے ③ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی رضامندی سے تمہیں اس میں سے کچھ چھوڑ دیں۔ تو اسے خوشگواری اور مزے سے کھاؤ ④ اور مال و دولت جسے خدا نے تمہاری معیشت کا سہارا بنا دیا ہے بے سمجھ آدمیوں کے سپرد نہ کرو۔ تم انہیں اسی سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے معقولیت سے گفتگو کرو ⑤ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو۔ تو ان کا مال (و اسباب) ان کے سپرد کر دو۔ اور ان کے بڑے ہونے کے خوف سے مال کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ

کے نام سے ہی ہر کام شروع کرنا ضروری ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! جس طرح مرد پیدا ہوتا ہے اسی طرح سے عورت پیدا ہوئی ہے۔ جو ہستی مرد کو زندگی عطا کرتی ہے وہی عورت کو بھی عطا کرتی ہے۔ اور ایک ہی رحم سے پیدا شدہ ایک مرد اور ایک عورت کی باہمی مساوات کو بھلا پامال نہ کرو کہ یہ ظلم ہے اور یہ جو تمہارے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد پوشیدہ نہیں ہیں اور یہ کہ ظلم و ستم کی سزا بھگتنی ہوگی۔ یتیموں سے ان کے حقوق لوٹ کر ان کے مال و دولت کی نگہداشت یونہی بڑے لاپروا واقع ہوئے ہو۔ دیکھو جیسے بہانے تلاش کر کے اور لگا بگڑ کے پردے میں یتیموں کی اچھی اچھی چیزیں اپنی گھٹیا چیزوں سے بدل لیا کرو۔ کہ یہ سخت گناہ ہے اور نہ یتیموں کے مال و منال پر قبضہ کرنے کی نیت سے ان سے نکاح کرو۔ کہ مال ہضم کرنے کے بعد ان بچاریوں کے ساتھ ناانصافی کا سلوک کرنے۔ دیکھو! اگر تمہیں ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا ہی ہے۔ تو ایک سے چار عورتیں نکاح میں رکھ سکتے ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ چاروں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ پوری پوری مساوات ہو۔ پورا پورا انصاف ہو۔ کسی کی طرف نظر التفات زیادہ نہ ہو۔ اور اگر اس چیز کو تم اپنے لئے مشکل اور ناممکن العمل پاؤ۔ تو پھر ایک ہی عورت یا زرخرید لونڈی پر اکتفا کرو۔ نیز اس بات کو یاد رکھو کہ عورت کا مہر اسے بطیب خاطر ادا کر دینا چاہیئے۔ اگر تم اس میں سے کچھ کھانا ہی چاہتے ہو تو صرف اسی قدر جو وہ اپنی مرضی اور خوشی سے بغیر تمہاری طلب کے یا خفیہ ریشہ دوانیوں کے تمہیں کھانے کو دیدے۔ عورت بے بس ہے اور یتیم بچے بھی بے بس ہوتے ہیں اسی طرح کم عقل اور نابالغ بھی بے بس اور تمہارے غور و پرداخت کے محتاج ہوتے ہیں۔ دیکھو ایسے لوگوں کے مال و دولت کو ضائع مت ہونے دو ان کے لئے ٹرسٹ TRUST قائم کرو۔ اور صرف اسی قدر ان کو کھانے پینے کو دو جتنا ان کیلئے بیحد ضروری ہو۔ ان کے ساتھ حسن سلوک اور خوش خلقی سے پیش آؤ۔ جب وہ جوان ہو جائیں اور اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل ہوں تو بچیوں کو ان کا حصہ دے کر نکاح کر دو۔ کہ وہ اپنے گھروں میں بخیر و خوبی رہیں اور لڑکوں کو چند ایک گواہوں کے سامنے ان کی جائیداد دے دو۔ یاد رہے کہ تمام مدت تولیت و سرپرستی کے دوران تم ایک پائی بھی فضول نہ خرچ کرو نہ تمہیں یہ خیال گزرے کہ یہ رشتے میں ہمارا شریک ہے۔ اور جلد

يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ
فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ
اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۶
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۖ وَ
لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا
قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَاِذَا حَضَرَ
الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ
مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ
لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ
بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰ ع يُوْصِيْكُمُ
اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

اور جو دولتمند ہو اُسے چاہئیے کہ وُہ پرہیز کرے اور جو غریب ہو اُسے چاہئیے کہ
وُہ بقدرِ ضرورت کھائے۔ پھر جب تم اُن کا مال و اسباب واپس دو تو چاہئیے کہ
اُس پر (لوگوں کو) گواہ کر لو اور خُدا ہی حساب لینے کے لئے کافی ہے ۞
جو کچھ والدین اور قرابت والے بطور ترکہ چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہے اور اسی
طرح عورتوں کیلئے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جو اُن کے والدین اور اقربا چھوڑ جائیں خواہ وہ تھوڑا
ہو یا زیادہ یہ ٹھہرایا ہوا حصہ ہے ۞ اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (اور) رشتہ دار
یتیم بچے اور مسکین حاضر ہوں تو انہیں بھی کچھ دے دو اور اُن سے نرمی کے ساتھ
بات کرو ۞ اور اُن لوگوں کو چاہئیے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ بھی اپنے
پیچھے (ایسی ہی) کمزور اور ناتوان اولاد چھوڑ جاتے تو انہیں اُن کے متعلق کیسا
فکر ہوتا پس چاہئیے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور معقول بات کریں ۞ یقیناً وہ لوگ جو
ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور
جلد دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے ۞ [۱۳] تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ
تمہیں حکم دیتا ہے کہ مرد کے لئے دو عورتوں کے حصوں کے برابر حصہ ہے

جلد جلد اس کا پیسہ اڑا دیں۔ کہ کل کو ہمارا ساجھی اور مقابل ہو کر نہ بیٹھ جائے۔ لیکن نہیں۔ تمہیں کوئی حق نہیں کہ جن بچوں کا متولی اور سرپرست تمہیں مقرر کیا گیا ہے انکے مال و دولت میں سے اپنی ذات پر ایک دمڑی بھی خرچ کرو۔ اگر تم کھاتے پیتے ہو اور ہر وقت انکے خورد و نوش پر نگرانی کر رہے ہو۔ اسکا معاوضہ لئے بغیر بھی تمہارا گذارہ چل سکتا ہے تو ان سے ایک دمڑی نہ لو۔ اور اگر تم غریب اور مفلوک الحال ہو۔ تو بقدر ضرورت ہی معاوضہ لو۔ جو بالکل دستور کے مطابق ہو۔ اور کوئی شخص اسے ناانصافی سے تعبیر نہ کر سکے۔ اس سلسلے میں ایک بات کو بھی یاد رکھو۔ کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اسکے ترکے میں جیسے مرد کے حقوق ہیں۔ ویسے ہی عورت کے بھی حقوق ہیں جائیداد خواہ کم ہو یا زیادہ اور اسمیں حصہ داروں کے بڑے بڑے حصے ہوں۔ یا چھوٹے چھوٹے جو کچھ بھی کسی کا حق ہو اسکو دلایا جائے۔ یہ خیال نہ ہو کہ بے بس عورتوں، یتیم بچوں، کم عقل رشتہ داروں کو نقصان میں رکھ کر اپنا ہی قبضہ جمالو۔ اور ان بیچاروں کو بالکل محروم الارث رکھو اور اگر کچھ دو بھی۔ تو کھانے کے طور پر ان کے جائز حصوں سے بہت کم۔ دیکھو خدا نے تمام حقداروں کے حصے مقرر کر دیئے ہیں جن کا اجمالی ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ لہذا اسی کے مطابق جائیداد تقسیم ہو۔ اور دیکھو۔ جب تقسیم جائیداد کے دن آ پہنچے۔ اور وہ جن کا حق ہے اور وہ جن کا کوئی حق نہیں جمع ہوں تو حقداروں کو خوش اخلاقی اور خوش خلقی سے ان کے حقوق ادا کر دو۔ اور جن کا کوئی حق نہیں۔ انہیں نہایت سکون طبع اور حسن سلوک سے سمجھا دو کہ تمہارا کوئی حق نہیں۔ انہیں تنگ نہ کرو۔ اور یتیموں اور حقداروں کے مال میں سے بغیر حق کچھ لینے کے لئے انہیں مجبور نہ کرو۔ کہ ہم بھی امین ہیں اور خدا کے رو برو ہمیں بھی اسکا جواب دینا ہے۔ اور سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جب تم متوفی کی جائیداد کو ایسے یتیم بچوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرو۔ تو تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے یہ منظر لانا چاہئے کہ اگر میں فوت ہو جاتا تو چھوٹے چھوٹے بچے جو میرے نور نظر ہیں آج اسی طرح کسی کے حق و انصاف اور دلی ہمدردی کے محتاج ہوتے جس طرح آج یہ بچے میری دیانت و امانت اور حق و انصاف کے محتاج ہیں۔ دیکھو حیلے بہانے اور مکر و فریب سے یتیم کے مال میں سے کچھ کھا لینا ایسا ہی ہے جیسے انگارے نگل لینا۔

ف ۱۳ گذشتہ رکوع میں عورت، یتیم اور بے عقل لوگوں کے حقوق اور انکے مال و منال کی نگہداشت کے متعلق حکم تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ مرنے والے کی جائیداد اس کے جائز ورثاء میں خواہ

فَإِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج
وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِأَبَوَيْهِ
لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ
لَهٗ وَلَدٌ ج فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ أَبَوٰهُ
فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَإِنْ كَانَ لَهٗٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَ
أَبْنَآؤُكُمْ ج لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ج
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ
وَلَدٌ ج فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ط وَلَهُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ج فَإِنْ كَانَ لَكُمْ
وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے زیادہ ہوں تو ترکے میں اُن کا دو تہائی حصہ ہے اور اگر
ایک ہی ہو تو وہ نصف کی مالک ہوگی اور مرنے والے کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو
ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر وہ صاحبِ اولاد ہو۔ اور اگر اُسکے اولاد نہ ہو اور
صرف ماں باپ اُسکے (وارث) ہوں تو اُس کی ماں کو تیسرا حصہ ملیگا (اور باقی باپ کا)
اگر اسکے بہن بھائی ہوں تو پھر ماں چھٹا حصہ لیگی (یہ تقسیم) مرنے والے کی وصیت کی
تعمیل اور اسکے قرضہ (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) تمہارے ماں باپ اور تمہاری
اولاد تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون نفع رسانی کے لحاظ سے تم سے قریب تر ہے۔
یہ اللہ کیطرف سے مقرر شدہ ہے یقین جانو کہ اللہ مصلحتوں سے واقف اور حکمت والا ہے ⑪
اور جو کچھ تمہاری بیویاں (ترکے میں) چھوڑ جائیں اسمیں سے نصف کے تم حقدار ہو بشرطیکہ ان
(کے) اولاد نہ ہو۔ اگر ان کے اولاد ہے تو تمہیں جو کچھ وہ چھوڑیں اس کا چوتھائی ملیگا (یہ تقسیم)
(مرنے) والی کی وصیت کی تعمیل اور اسکے قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) اور اُن
کیلئے جو کچھ تم چھوڑ جاؤ اس کا چوتھائی حصہ ہے بشرطیکہ تمہارے اولاد نہ ہو اور
اگر تمہارے اولاد ہو تو اُن کیلئے تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ہوگا (یہ تقسیم) تمہاری وصیت

وہ خواہ مرد ہوں یا عورتیں مقرر کردہ تناسب سے تقسیم کر دینی چاہیئے۔ اس رکوع میں ان مقررہ حصص اور تناسب کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! یہ اللہ کا حکم ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے۔ اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑ جائے تو اُس کی جائیداد کو یوں تقسیم کرو۔ کہ لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔ اور فرض کیا۔ کہ لڑکا کوئی نہیں ہے۔ صرف ایک ہی لڑکی ہے تو متوفی کے قرضہ کی ادائیگی اور اسکی وصیت کی تعمیل کے بعد جو کچھ بچے گا اس میں سے نصف لڑکی کو ملے گا اور باقی کا نصف دوسرے رشتہ داروں کو حصہ بحصہ اور اگر لڑکیاں ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں قرضہ وغیرہ کی ادائیگی کے بعد کی بقیہ رقم کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا اور باقی ایک تہائی میں دوسرے حقداروں کا حق ہے۔ یاد رکھو کہ جب کبھی جائیداد کو تقسیم کرنے لگو۔ تو سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کرو۔ جو کچھ بچے اس میں سے وصیت کی تعمیل کرو۔ یہ دو چیزیں بہت ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ہاں وصیت کا حکم یہ ہے کہ ادائیگی قرضے کے بعد جو کچھ بچے۔ وصیت کی مالیت اسکے ایک تہائی سے زاید نہ ہو۔ جب قرضہ ادا ہو چکا۔ اور وصیت کی تعمیل ہو چکی۔ اور میت کی تجہیز وتکفین کے ضروری اخراجات بھی الگ کر لئے گئے تو پھر تقسیم شروع ہوگی۔ اس میں سب سے پہلے متوفی کی اولاد کو حصہ دیا جائے گا جسکا طریقہ اوپر بیان ہو چکا ہے اسکے بعد میت کے ماں باپ کی باری آتی ہے۔ اگر وہ دونوں زندہ ہوں اور میت کی اولاد بھی ہو تو پھر ان میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملیگا۔ اور اگر اولاد نہ ہو صرف والدین ہی وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جاویگا۔ اور بقیہ اُس کے باپ اور دیگر کے حقدار حصہ داروں میں تقسیم ہوگا۔ ہاں اگر ماں باپ کے علاوہ بہن بھائی بھی ہوں تو پھر ماں کو چھٹا حصہ دیا جاویگا۔ اور بقیہ میت کے والد اور اسکے بہن بھائیوں میں تقسیم ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو یاد رکھو تمہیں کوئی علم نہیں کہ تمہارے

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ
كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا
خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ

الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً
مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى
يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

کی تعمیل یا قرض کی ادائیگی کے بعد عمل میں لائی جائے۔ اور اگر کوئی مرد یا عورت (جو ترکہ چھوڑ
جائے) اور اُسکے نہ باپ ہو نہ بیٹا اور بھائی یا بہن ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا
اور اگر وہ (بہن بھائی) ایک سے زائد ہوں تو پھر وہ ایک تہائی میں برابر کے شریک ہونگے
(یہ تقسیم مرنے والے کی وصیت اور اُس کے قرضے کی ادائیگی کے بعد عمل میں لائی
جائے) بشرطیکہ وہ (میت حقداروں کو) نقصان نہ پہنچائے۔ یہ اللہ کی طرف سے
حکم ہے اور اللہ بہتری کو جاننے والا اور بردبار ہے ۝۱۲ یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں اور
جو اللہ اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کریگا اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کریگا جن کے نیچے
نہریں جاری ہونگی (اسی راحت و خوشی میں) ہمیشہ رہینگے اور یہ بڑی ہی کامیابی ہے ۝۱۳ اور جو
اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اسکی حد بندیوں سے تجاوز کر جائے اللہ اُسے دوزخ میں داخل
کریگا وہ اسی میں ہمیشہ رہیگا اور اُسکے لئے رسوا کن سزا ہوگی ۝۱۴ اور تمہاری عورتوں
میں سے جو بے حیائی کا کام کریں اُن پر اپنے آدمیوں میں سے چار کی گواہی لو۔
پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں بند کردو یہاں تک کہ
موت اُن کا کام تمام کردے یا اللہ اُن کے لئے کوئی دوسرا راستہ نکالے ۝۱۵

ماں باپ رشتہ دار اور اولاد میں سے نفع و نقصان کے لحاظ
سے کون شخص تمہارے حق میں زیادہ مفید ہے اور کون مضر
لہٰذا کسی کی ناحق پاسداری مت کرو۔ اللہ کے مقرر کردہ
حصوں کے مطابق جائیداد تقسیم کرو۔ اور اگر تم ایسا نہ
کیا تو یہ مت سمجھو کہ ہمیں اس بات کا علم نہیں ہوگا نہیں ہم
سے تمہارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ بات کو
بھی یاد رکھو کہ اس تقسیم میں بہت بڑی حکمت ہے جس سے
تمہیں فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور دیکھو اگر تمہاری
بیوی فوت ہو جائے اور اولاد چھوڑ جائے۔ تو تمہیں
اسکی جائیداد میں سے ایک چوتھائی حصہ دیا جائیگا۔ اور
اگر اولاد نہ چھوڑے۔ تو پھر تمہیں نصف حصہ جائیداد ملیگا
مگر اسمیں یہ بات ملحوظ خاطر رہیگی کہ پہلے قرضے کی
ادائیگی اور وصیت کی تعمیل ہو جائے اور اگر خاوند فوت ہو جائے
اور اولاد چھوڑ مرے تو بیوی کو آٹھواں حصہ دیا جائیگا اور
اگر اولاد نہ ہو تو بیوی کو چوتھا حصہ ملے۔ مگر سب سے پہلے
قرضے کی ادائیگی اور وصیت کی تعمیل ضروری ہے۔ اگر کوئی
ایسا شخص ہو کہ نہ اولاد چھوڑ کر مرے نہ ماں باپ ہاں
اسکے بہن بھائی ہوں مگر وہ بھی دوسری ماں سے۔ سگے نہ
بھی نہ ہوں تو اسکا یہ حکم ہے کہ بھائی کو چھٹا اور بہن کو
بھی چھٹا حصہ ملیگا۔ اور اگر وہ زیادہ تعداد میں ہوں تو
پھر کل ترکہ کا تہائی حصہ ان میں برابر تقسیم کردو۔ اور
ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ حد بندیاں اللہ کی مقرر کردہ ہیں
پس جو شخص ان اصولوں پر چلے اور رسول کا حکم مانے
اُسے تو ایسی جنّات میں داخل کیا جائیگا جو سرسبز و شاداب
ہونگے سعادت مندوں کیلئے یہ بڑی ہی کامیابی ہے اور جو شخص
اللہ کے احکام پر نہ چلے اور رسول کی نافرمانی کرے۔ اُس نے
گویا اللہ کی حد بندیوں کو توڑا۔ اور جو ایسا کرے
اسکے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔ اے ہندوستان کے
تمام نام نہاد مسلمانو! ڈرو اُس خدائے جبار و قہار سے جس کے
احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے تم رسم و رواج کو شریعت
پر ترجیح دیتے اور بے زبان و بے بس بیٹیوں کو محروم الارث
قرار دیکر بیٹوں کے پیٹ میں دوزخ کا ایندھن بھرتے ہو
اور سیاہ رو ہوتے ہو۔ اور غور کرو تمہیں بیٹوں سے کیا نفع
ہے۔ بیٹیوں سے کیا نقصان۔ ڈرو خدائے قدوس سے
لڑکیوں کو اسیطرح اپنی جائیداد میں سے حصے دو جس
طرح بیٹوں کو دیتے ہو۔
۱۴۳ گذشتہ رکوع میں عورتوں کے حقوق کے سلسلے

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ
اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ
قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ
كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ
وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ

اور جو دو مرد تمہاری جماعت میں سے بے حیائی کا فعل کریں تو ان دونوں کو سزا دو اگر وہ توبہ کر لیں اور آئندہ
اپنی اصلاح کر لیں تو پھر انہیں چھوڑ دو یقین رکھو کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنیوالا ہے ⑯
اللہ یقیناً توبہ انہیں لوگوں کی قبول کرتا ہے جو بُرا کام نادانی سے کر بیٹھیں پھر جلدی ہی
توبہ کر لیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ قبول کر لیتا ہے۔ اور اللہ بہت
جاننے والا اور حکمت والا ہے ⑰ اور اُن لوگوں کی توبہ (کوئی توبہ) نہیں جو
(عمر بھر) برائیاں کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اُن میں سے جب کسی کی موت سامنے آ حاضر ہوئی تو کہنے
لگا (اب تو) میں توبہ کرتا ہوں۔ اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی کوئی توبہ نہیں جو حالتِ کفر میں
مر جاتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ⑱ اے ایمان والو! تمہارے
لئے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں کو (مرنے والے کی) میراث سمجھ کر اُن پر زبردستی قبضہ کر لو
اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو کہ جو کچھ تم لوگ انہیں (ایک دفعہ) دے چکے ہو اس کا کوئی حصہ
لے لو۔ مگر اس صورت میں کہ وہ علانیہ بدچلنی کریں اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے رہو سہو اگر
تم انہیں نہیں چاہتے تو یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور
خدا اُس میں تمہارے لئے بھلائی رکھ دے ⑲ اور اگر ایک بیوی

میں تقسیم جائیداد کا بیان آ گیا تھا۔ اور ان قوانین
کے ذریعے اسلام نے صنف نازک کے حقوق
وراثت کو محفوظ کر دیا ہے۔ اور مرد کے ساتھ
اُسے مساوی حقوق عطا فرمائے۔ مساوی سے
مراد یہ ہے کہ جہاں مرد کا حصہ مقرر کیا۔ وہاں
عورت کا بھی۔ مگر چونکہ قدرتی طور پر مرد کے
سر پر زیادہ ذمہ داریاں ہیں اسے عورت کو
دگنا حصہ دلا دیا۔ اگر نگاہ حق بین سے دیکھا
جائے تو مرد کے دو حصے عورت کے ایک حصہ
کے برابر ہیں۔ اکثر دنیا کا خیال ہے۔ کہ عورت
اس واسطے قابلِ نفرت ہے اور اسے اسی لئے
محروم الارث رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ بدکار ہوتی
ہے۔ اور ماں باپ اور بہن بھائی کی عزت پر
بٹہ لگاتی ہے۔ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے
ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب عورتیں بدکار نہیں
ہوتیں۔ بلکہ اکثر پاکدامن عصمت مآب اور عفت
شعار ہوتی ہیں۔ اور جو بدکار ہوں انہیں سزا
دو۔ گھروں میں بند رکھو۔ کسی سے ملنے جلنے
نہ دو۔ اور جب وہ دل سے توبہ کر لیں۔ تو پھر
ان سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یہ نہیں ہو
سکتا۔ کہ بعض کے گناہ یا قصور کی وجہ سے
تمام عورتوں کو محروم الارث قرار دے دو۔ یہ
سخت بے انصافی ہے۔ اور کسی صورت میں
قابلِ معافی نہیں۔ پھر اسی قدر نہیں۔ مرد بھی
تو بدکار ہوتے ہیں۔ انہیں کیوں محروم الارث
نہیں کیا جاتا۔ دیکھو اگر مرد برائی کریں۔ تو
انہیں سزا دو۔ اور اگر عورتیں افعالِ قبیحہ کی
مرتکب ہوں تو انہیں بھی مارو پیٹو۔ جو کرے
سو بھرے۔ دیکھو بدکاری و بے حیائی بھی گناہ
ہے۔ اور ورثہ کو قوانین بالا کی رُو سے تقسیم
نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ پس تم سب لوگ اپنی اپنی
جگہ توبہ کرو۔ اور موت آنے سے پہلے پہلے
نیکوکار بن جاؤ۔ ورنہ دردناک عذاب سامنے
ہے۔ اور دیکھو عورتوں کو مال مویشی اور جائداد
کی قسم سے شمار کر کے ورثہ میں نہ لیا کرو۔ وہ
بھی تمہاری طرح انسان ہیں۔ اور نا قابل [illegible]
اور نہ ان کا مال و دولت لوٹو۔ اور نہ ستاؤ۔

اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ
قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى
بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ ع حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ
وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ
وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ
الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز
فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَحَلَآئِلُ
اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾ لا

کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو اور تم نے ان میں سے ایک کو دولت کا ڈھیر بھی دے دیا ہو تو
بھی اس سے کچھ نہ لو۔ کیا تم بہتان لگا کر اور علانیہ گناہ کر کے دیا ہوا مال ان سے واپس
لینا چاہتے ہو (۲۰) اور تم کیونکر واپس لے سکتے ہو؟ جب کہ تم ایک دوسرے
کے ساتھ مقاربت کر چکے ہو اور وہ تم سے پکا قول و قرار بھی لے چکیں (۲۱)
اور نہ ان عورتوں کو نکاح میں لاؤ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لا چکے۔ ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا یہ
بڑی ہی بے حیائی اور نفرت کی بات تھی اور برا دستور تھا (۲۲) (دیکھو!) تم پر ف۶۵
تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری
بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری دودھ پلانے والی مائیں، تمہاری دودھ کی بہنیں، تمہاری بیویوں
کی مائیں نکاح کیلئے تم پر حرام ٹھہرائی گئی ہیں نیز تمہاری بیویوں کی پچھلی لڑکیاں جو تمہاری پرورش
میں ہیں اگر ان کی ماؤں سے زناشوئی کا تعلق پیدا کر لیا ہے (تو حرام ہیں) اگر تمہارا
ان کا زناشوئی کا تعلق نہ ہوا ہو تو پھر ان کی لڑکیوں کو نکاح میں لانا کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں
کی بیویاں جو تمہاری نسبت سے ہیں (وہ بھی تم پر حرام ہیں) اور یہ بھی حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو
ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا یقین رکھو کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (۲۳)

ہاں! اگر وہ ظاہر طور پر بے حیائی کا بازار گرم کریں تو ان سے سب کچھ چھین لو اور ان کے سب راستے بند کر دو۔ اور کہیں ان کا نکاح کر دو۔ کہ عزت کی زندگی بسر کریں ایک اور بات ہے۔ کہ جب تم کسی وجہ سے اپنی منکوحہ کو طلاق دو۔ تو جو کچھ تم آج سے پہلے انکو دے چکے۔ وہ اس کا ہو چکا۔ خواہ تم نے ڈھیر دولت انکو دے دی ہو۔ ہرگز ہرگز اس سے ایک دمڑی کی چیز واپس نہ لو کیونکہ یہ بڑا سخت گناہ ہے ۔

ف۶۵ گذشتہ رکوع میں اس بات کا بیان تھا۔ کہ بدکار عورتوں اور بدکار مردوں کو کیا سزائیں دینی چاہئیں۔ کہ دوبارہ انہیں ایسے افعال قبیحہ کی جرأت نہ ہو۔ نیز یہ کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اسکے ورثا کو بیوہ کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ آخیر میں مطلقہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کے مہر دلائے جانے کے متعلق احکام صادر فرمائے تھے۔ اس رکوع میں ان رشتوں کا ذکر ہے جن میں باہم نکاح جائز نہیں مثلاً خون کی طرف سے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ بھتیجی۔ اور بھانجی یہ سات رشتے ہوئے اسی طرح دودھ کیطرف سے بھی یہی سات رشتے ہیں جن سے کوئی شخص شادی نہیں کر سکتا۔ دودھ پلانے والی ماں اسی تعظیم کی مستحق ہے۔ جو جننے والی ماں کا حق ہے۔ علے ہذا القیاس اس کی بیٹی بہن وغیرہ شادی بیاہ کے لحاظ سے ساس اور سالی سے نکاح حرام ہے۔ اسی طرح سوتیلی ماں اور اس کی لڑکی سے شادی جائز نہیں۔ پھر فرمایا۔ کہ بہو سے بھی نکاح درست نہیں۔ اور نہ دو سگی بہنوں سے ایک ہی وقت شادی کی جا سکتی ہے ۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

اور وہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) جو دوسروں کے نکاح میں ہوں۔ ماسوا ان عورتوں
کے جو تمہاری لونڈیاں بن جائیں اور یہ (حرمتیں) اللہ کی طرف سے تم پر فرض کی گئی ہیں اور
انکے سوا جو کچھ ہو وہ تم پر حلال ہے۔ یوں کہ مال خرچ کرکے انہیں نکاح میں لاؤ۔ پاکبازی تمہیں نظر ہو زناکاری
نہ ہو۔ پھر جو کچھ تم اُن سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس کے بدلے ان کا مقررہ مہر انہیں دو۔ اور مہر مقرر ہو چکنے
کے بعد باہمی رضامندی سے اگر تم کسی (کمی بیشی) پر رضامند ہو جاؤ۔ تو اس میں کوئی گناہ
نہیں یقین رکھو اللہ کو (تمہارے متعلق) ہر بات کا علم ہے اور اُس کا ہر کام حکمت رکھتا ہے (۲۴)
اور جو تم میں سے اس بات کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ مومن شریف زادیوں کو نکاح میں لاسکے۔ تو وہ اُن
نوجوان مومن لونڈیوں کو نکاح میں لاسکتا ہے جو تمہارے قبضہ میں آگئی ہوں اور اللہ
تمہارے ایمان کو بہتر جانتا ہے (انسان ہونے کے لحاظ سے) تم ایک دوسرے کی جنس سے ہو۔ اس لئے
تم ایسی عورتوں کو ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح میں لے آؤ اور دستور کے مطابق انہیں
ان کے مہر دو۔ مگر ہاں وہ پاکباز اور عفت شعار رہیں۔ بدکار و بدچلن نہ ہوں۔ اور نہ چوری چھپے
(غیر مردوں سے) دوستی رکھنے والی ہوں۔ پھر جب عورتیں نکاح میں آجائیں تو اگر ان سے بے حیائی
کا کام سرزد ہو تو انہیں آزاد عورتوں سے آدھی سزا دی جائیگی۔ یہ اُن لوگوں

زنا دنیا میں سب سے بڑی بے حیائی اور
سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس سے دنیا کا
امن تباہ اور نسب غلط ملط ہو جاتا ہے
شرافت، خیالات کی پاکیزگی، بنی نوع
انسان کی ہمدردی، حیا و عفت، اور
اس قسم کی دوسری پسندیدہ اور شریفانہ
صفات صرف نجیب الطرفین لوگوں میں
پائی جاتی ہیں۔ مشکوک النسب اور بُرے
لوگوں میں تخیل کی رفعت اور عزائم
کی استواری کا نشان نہیں ہوتا
اسی لئے اس بے حیائی کو روکنے اور
انسان کو بلند صفات کا حامل
بنانے کے لئے اسلام نے زنا اور اس
کے تمام ذرائع کو حرام قرار دیا ہے۔
فرمایا ہے۔ کہ جو عورتیں شوہر والی
ہیں، اور کسی کے عقدِ نکاح میں آ
چکی ہیں وہ بھی تم پر حرام ہیں۔ اگر تم
پاکباز رہنا چاہتے ہو تو مذکورۃ الصدر
رشتوں اور عورتوں کو چھوڑ کر جس کسی سے
چاہو مال خرچ کرکے نکاح کر لو۔ مگر یہ نکاح
ازدواجی زندگی کی پابندیوں کیلئے ہو
عیاشی اور حرامکاری کے لئے نہ ہو۔
اور یہ بات کی پھر تاکید ہے کہ جو کچھ بطور
مہر عورت کو دینا کرو وہ اُسے بخوشی
ادا کرو۔ اگر تمہیں شریف اور آزاد عورت
میسر نہ آئے تو تم لونڈی سے نکاح کر سکتے
ہو۔ جو عین ممکن ہے کہ تمہارے حق میں
بہتر ثابت ہو اور تم دونوں مل کر احکام
خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرسکو۔

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾
وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ
الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ج وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ
اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قف وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ
نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾
وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

کیلئے ہے جنہیں تم میں سے بدکاری کا خوف ہو اور صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ع (۲۵) اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے احکام شرعی کھول کر واضح کر دے اور تمہیں ان لوگوں کے طریقوں کی رہنمائی کرے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم پر رحم کرے اور اللہ بہتری کو جاننے والا اور حکمت والا ہے (۲۶) اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر رحم فرمائے اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں چاہتے ہیں کہ تم کجی کی طرف بہت زیادہ جھک جاؤ (۲۷) خدا تو چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے (۲۸) اے ایمان والو! آپس میں ناجائز طریق سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ۔ ہاں اگر باہمی رضامندی سے تجارت ہو تو اس میں کچھ مضایقہ نہیں اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے (۲۹) جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کام کریگا ہم عنقریب اسے آگ میں جھونکیں گے۔ اور اللہ کیلئے ایسا کرنا بہت ہی آسان ہے (۳۰) اور اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے باز رہو تو ہم ضرور تمہارے چھوٹے چھوٹے قصور معاف کر دیں گے اور تمہیں ایک باعزت جگہ میں داخل کرینگے (۳۱) اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اسکے بارہ میں تمنا نہ

ح۲۶ گذشتہ رکوع میں یہ بتایا گیا تھا کہ کن کن عورتوں کو نکاح میں لایا جا سکتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات کو خوشگوار رکھنے اور پاکباز و عفت شعار رہنے کے لئے مرد اور عورت کو کن کن امور کی پابندی ضروری ہے۔ اس رکوع میں سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ تمہارے احکام اس واسطے نازل کئے گئے ہیں کہ

۱۔ جس طرح تم سے پہلے نیک انسان ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کر چکے ہیں تم بھی وہی سعادت حاصل کر سکو۔ ۲۔ بیہودہ رسمی مشکلات کی جکڑ بندیوں سے نکل کر ایک یقینی، ہر طرح پاک اور آرام و سہولت اور عزت و صحت کی زندگی بسر کرو۔ ۳۔ جو گناہ تم کر چکے ہو اور جن مشکلات میں پھنس کر دل برداشتہ اور حیران و پریشان ہو چکے ہو ان سے توبہ کر کے سیدھی اور بے خطر راہ اختیار کر سکو۔ ۴۔ کہیں نفس پرستی میں سرشار ہو کر نظام معاشرت کو تباہ نہ کر ڈالو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان ہر لحاظ سے کمزور واقع ہوا ہے اس لئے ہم اس کی رہنمائی کرتے ہیں اور ترغیب و ترہیب کے طریقوں سے برائی کرنے سے ڈراتے اور نیکی پر ابھارتے رہتے ہیں۔ تاکہ اس کا ضعف دور ہو۔ اور اس کو قوت پہنچے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اس لئے وہ صرف چند رسموں کو ادا کر لینا کافی نہیں سمجھتا بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ زہد و عبادت سے لے کر معاملات تک میں دین داری کی روح تم میں موجود ہونی چاہئے وہ قوم جس کے افراد دین دار اور راست باز نہ ہوں۔ حقیقت میں مردہ اور پست قوم ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کرو۔ مردوں کیلئے وہی حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کیلئے وہ جو انہوں نے حاصل کیا۔ اور اللہ سے اُس کا فضل طلب کرو۔ بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے (۳۲) اور والدین اور قریبی رشتہ دار جو کچھ بطور ترکہ چھوڑ جائیں۔ اُس سب کے لئے ہم نے حقدار ٹھہرائے ہیں۔ اور جن لوگوں سے تم عہد و پیمان کرلو۔ انہیں بھی ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر بات پر شاہد ہے (۳۳) مرد عورت کے نگران و محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اسلئے کہ مرد اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں پس نیک عورتیں (خاوندوں کی) فرمانبردار ہیں اور غائبانہ خدا کی عنایت سے (تمام امور کی) حفاظت کرنیوالی ہوتی ہیں۔ اور جن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے انہیں نصیحت کرو اور انکو بستر خواب تنہا چھوڑ دو اور پھر بھی نہ مانیں تو انہیں مارو اگر مان جائیں تو پھر انکے خلاف کوئی راہ نہ ڈھونڈو یقین جانو کہ اللہ سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے (۳۴) و اگر تمہیں ان کے درمیان نااتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث خاوند کے کنبے سے اور بیوی کے کنبے سے ایک ہی مقرر کرو اور اگر وہ دونوں دل سے اصلاح چاہیں تو اللہ ضرور انکے درمیان باہمی موافقت پیدا

لہذا چاہیئے۔ کہ تمام افراد نہایت راستباز دیانتدار اور ایثار شعار ہوں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھائیں نہ ایک دوسرے سے دھوکہ فریب کا معاملہ کریں بلکہ کامل خلوص اور سچی ہمدردی سے ایک دوسرے کی مدد کریں اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر تجارت کر رہے ہو تو چاہیئے کہ صرف اپنا اپنا حصہ کماؤ۔ اور وہ بھی پوری دیانتداری اور باہمی رضامندی کے ساتھ نیز ظلم و ستم اور تنگدستی کے خوف سے اپنے جیسے انسانوں کو قتل مت کرو اور اگر اس سے قبل قتل کا ارتکاب کر چکے ہو۔ تو آئندہ کے لئے توبہ کرو۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے باز رہے جو نظام تمدن و معاشرت کو فنا کر دیتے ہیں۔ تو تمہاری چھوٹی چھوٹی لغزشیں معاف کر دی جائیں گی۔ لوگو! یہ مت خیال کرو کہ مرد ہی عنایات خداوندی کے سزاوار ہیں۔ اور عورتیں یکسر محروم ہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اگر مرد نیک کام کرتے ہیں تو وہ نیکی کا اجر پاتے ہیں اور اگر عورتیں نیک کام کرتی ہیں تو وہ اجر پاتی ہیں۔ اس میں کوئی خصوصیت نہیں جو برا کام کرے۔ خواہ مرد ہو یا عورت اپنے کئے کی سزا پاتا ہے۔ حافظ سے مرد اور عورت یکساں ذمہ دار ہیں۔ باقی رہا تقسیم جائداد کا معاملہ تو اس بارے میں پہلے ہی مفصل احکام بتائے جا چکے ہیں پس حقداروں کو ان کے پورے پورے حصے ادا کرو۔

ف۶۵ اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ مرد و عورت کے بارے میں کہا گیا ہے۔ اور زن و شوہر کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنے کی وصیت کی گئی ہے۔ مگر عورتوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مرد انکی ضروریات زندگی کے کفیل ہیں اور اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی بے دریغ انکے ہاتھ میں دے رہے ہیں تاکہ وہ خود کھائیں اور بچوں کی نگہداشت کریں۔ لہذا عورت کو چاہیئے کہ وہ مرد کو اپنا سرپرست اور حاکم تصور کرے۔ یاد رکھو نیک عورتیں وہی ہوتی ہیں جو خاوندوں کی اطاعت شعار اور انکی غیر حاضری میں بھی انکے مفاد کی حفاظت کرتی ہیں مردوں کو حق پہنچتا ہے کہ اگر عورت سرکش ہو جائے اور فرمانبردا

عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿٣٦﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾ ۚ
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ
قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿٣٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ
حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرونگا بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے ﴿۳۵﴾
اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ بناؤ اور چاہیئے کہ تم والدین کے
ساتھ قرابتداروں کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ پڑوسیوں کے ساتھ جو قرابتدار ہوں
یا اجنبی پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ مسافروں کے ساتھ اور لونڈی غلاموں کیساتھ
حسن سلوک سے پیش آؤ یاد رکھو کہ اللہ اکڑ فوں دکھانے والے متکبروں کو پسند نہیں کرتا ﴿۳۶﴾
یعنے انکو جو خود بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے
انہیں دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ایسے منکروں کیلئے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا
ہے ﴿۳۷﴾ اور اللہ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا جو محض لوگوں کے دکھاوے کیلئے
مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان جس کا
ساتھی ہو تو وہ برا ساتھی ہے ﴿۳۸﴾ اور ان کا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ اور یوم آخرت
پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اسکی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ
ان سے خوب واقف ہے ﴿۳۹﴾ اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر ذرہ برابر کسی نے
نیکی کی ہو تو وہ اسے دوگنا کر دیگا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا ﴿۴۰﴾

نہ ہے تو وہ اسے مناسب سزا دے دیں اور نرمی یا سختی سے جس طرح ممکن ہو اسے راہ راست پر لائیں ہاں جب وہ اطاعت قبول کرلے گی تو خاوند خود اس پر مہربان ہو جائیگا اگر نوبت یہاں تک پہنچ جائے کہ میاں بیوی کی باہمی مصالحت کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اس صورت میں یہ مقدمہ دو ثالثوں کے سپرد ہونا چاہئے اور ثالثوں کو چاہئے کہ وہ ان کے درمیان حقیقی مصالحت کے لئے پر زور کوشش کریں۔

اس کے بعد مرد و عورت سب کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو قرابتداروں کے حقوق ادا کرو۔ یہ نہ ہو کہ عورت آئے اور خاوند کو اس کے والدین کی خدمت کرنے یا قرابتداروں سے میل جول رکھنے سے منع کرے۔ اور اس طرح اسے خدا کا نافرمان اور دوزخ کا ایندھن بنائے نہ مرد کو چاہئے کہ وہ عورت کو اس کے ماں باپ اور رشتہ داروں سے قطع تعلق پر مجبور کرے نیز یتیموں مسکینوں اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ حتی کہ بیٹھنے والوں کو بھی اپنا گرویدہ بنا لو۔

لیکن اے مرد اور عورتو! اگر تم نے اپنے پرایوں سے حسن سلوک کرنے اور فراخدلی سے پیش آنے میں بخل و تنگی سے کام لیا اور ہمارے ان تشریح و مفصل احکام کو پس پشت ڈالا یا نظر انداز کر دیا تو یاد رکھو کہ تمہیں جنت نہیں دی جائیگی ۔

ایک اور ضروری بات یاد رکھو کہ مرد و عورت کے باہمی تعلقات کے سلسلے میں کیا اور دوسرے عام معاملات کے سلسلے میں کیا جب کسی سے حسن سلوک کا معاملہ کرو تو اس کا داعیہ صرف تعمیل حکم باری ہو عزت و شہرت حاصل کرنا نہ ہو کیونکہ محض عزت یا شہرت چاہنے کے لئے نیکی کا کام کرنا شیطانی کام ہے اور اس پر اللہ کے ہاں کوئی اجر مرتب نہیں ہوتا آگے چل کر متعجبانہ لہجہ میں پوچھا ہے کہ جب تمہیں نیکی ہی کرنا ہے تو خدا پر ایمان رکھتے ہوئے اور محض اس کی خوشنودی طلب کرتے ہوئے تم کیوں نیکی نہیں کرتے جس سے خدا بھی خوش ہو جائیگا، دنیا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى
هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۗ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا
الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ
حَدِيْثًا ۠﴿۴۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ
سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ﴿۴۴﴾
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ قف وَّكَفٰى
بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

پھر کیا حال ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر ایک اُمت میں سے ایک گواہ مہیا کریں گے۔ اور آپ کو بھی ان سب
پر گواہی کیلئے طلب کریں گے (۴۱) جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اور رسول کی نافرمانی کی تو وہ
اُس دن تمنا کریں گے کہ کاش زمین میں دھنس جائیں (اُس دن) اللہ سے وہ کوئی بات
پوشیدہ نہ رکھ سکیں گے (۴۲) اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کا ارادہ
نہ کرو حتیٰ کہ تمہیں جو زبان سے کہہ رہے ہو معلوم ہو (اسی طرح) جنابت کی حالت میں (نماز) نہ
پڑھو جب تک کہ غسل نہ کر لو ہاں یہ کہ راہ چلتے مسافر ہو (تو تیمم کر کے پڑھ سکتے ہو) اور اگر تم
بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے
یا تم عورت کے پاس جاؤ۔ تو اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اور چہرے
اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ بلاشبہ اللہ درگذر کرنے والا اور بخشش والا ہے (۴۳)
کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب الٰہی کے علوم میں سے ایک حصہ
دیا گیا تھا وہ (کیونکر) گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ (۴۴)
اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ کا دوست ہونا ہی آدمی کو بس کرتا
ہے اور اللہ کا مددگار ہونا ہی کافی ہے (۴۵) یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کی

بھی سند جائیگی اور عزت و شہرت بھی حاصل ہو گی۔ اگر خدا کو خوش کرنے کا داعیہ تمہارے اندر موجود نہ ہو تو جو کام بھی کرو گے۔ خواہ وہ بظاہر نیک ہو ضائع جائیگا۔ اور اس میں برکت پیدا نہ ہو گی بالآخر وہاں بھی نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ فرماتا ہے کہ یوم آخرت اور یوم حساب کا منظر ہر شخص کے لئے خوش کن نہیں۔ جن لوگوں نے ہمارے احکام کی پرواہ زندگی بھر نہیں کی اور اپنی خواہشوں پر چلے اس دن انہیں اپنی تمام غلطیوں اور تمام گناہوں کا اعتراف کرنا پڑیگا۔ اور ایسا دردناک عذاب جھیلنا ہوگا کہ مٹی میں دھنس جانا پسند کرینگے۔ مگر عذاب نہ چا سکینگے۔

ف۲ اس رکوع میں ارشاد فرماتا ہے کہ تم ان معاشرتی اقتصادی اور تمدنی اصولوں پر کاربند نہیں ہو سکتے جبتک اخلاقی اور روحانی قوتوں کو مضبوط نہ کر لو تم کمزور ہو۔ جو اخلاق اور روحانی ذکر و اذکار تمہاری تمام کمزوریوں کو دور کر دیں گے اس مطلب کے لئے بہترین چیز نماز ہے مگر کونسی نماز؟ وہ نماز نہیں جس کی ادائیگی کے وقت تم مدہوش اور کھوئے ہوئے ہو نہ سمجھتے ہو کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ کیا کہتے ہیں۔ کیا اقرار ہمارے منہ سے نکل رہا ہے۔ کیا دعائیں ہم مانگ رہے ہیں۔ کن باتوں پر کاربند رہنے کا وعدہ کر رہے ہیں نہیں یہ نماز نہیں۔ بلکہ وہ نماز جس میں تمہارے ہوش و حواس قائم ہوں جس میں تم یہ محسوس کرو کہ ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں اور اگر یہ مقام حاصل نہ کر سکو۔ تو پھر یہ خیال کرو کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہماری باتوں کو سن رہا ہے ہم اس سے مانگ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دینے کا وعدہ کر رہا ہے ہم گناہوں پر اظہار ندامت و تاسف کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں معاف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ دیکھو دوبارہ یہ گناہ سرزد نہ ہو۔

ہاں ہاں نماز وہی نماز ہے جو بُرائی کرنے سے تمہیں روک دے نیکی کی طرف تمہیں راغب کرے۔ اگر تم نماز بھی پڑھتے ہو اور جھوٹ بھی بولتے ہو تو نماز سب بھی کرتے ہو کیا سبب ہے مگر بھی جیتے ہو تو وہ نمازیں ہوش و حواس کی حالت میں نہیں پڑھی گئیں۔ بلکہ نشہ و سکر کی حالت میں ادا ہوئیں۔

نماز کی پابندی یہاں تک اختیار کرو کہ اگر بیمار ہو اور پانی کا استعمال تمہارے لئے مضر ہے۔ دو وضو

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ
مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ
اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا
يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا
بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ
وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ
اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىْ
مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلٰى

جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہیں مانتے۔ اور تم سنو خدا نہ سنوائے زبانیں مروڑ مروڑ کر کہتے ہیں۔ اور دین میں طعنہ زنی کرتے ہیں اگر یہ کہتے کہ ہم نے سُنا اور اطاعت کی۔ اور آپ سنیں اور توجہ فرمائیں تو اُن کیلئے یقیناً بہتر اور درست ہوتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ انکے پیہم کفر کیوجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے پس ایک قلیل تعداد کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم رہینگے ﴿۴۶﴾ اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی تھی جو کتاب ہم نے (اب) نازل کی ہے (اور جو) ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں اس پر اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کرکے پیٹھ پیچھے پھیر دیں یا اُن کو اسی طرح ملعون ٹھیرا دیں جیسا کہ اصحاب سبت کو ملعون ٹھہرایا تھا۔ اور اللہ کا حکم (پورا) ہو کر رہیگا ﴿۴۷﴾ بیشک اللہ یہ (جرم) نہیں بخشیگا کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اسکے سوا جو گناہ وہ جس کو چاہے بخشدیگا اور جس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے یقیناً بہت بڑا گناہ کیا (اور) اللہ پر بہتان باندھا ﴿۴۸﴾ کیا آپ نے اُن لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو اپنی پاکبازی کی آپ تعریف کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے پاک کردے اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائیگا ﴿۴۹﴾ دیکھئے تو یہ لوگ اللہ پر کس طرح جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور صریح گناہ کیلئے تو یہی کافی ہے ﴿۵۰﴾ ع۹ کیا آپ نے اُن

نہیں کر سکتے یا سفر کی حالت میں ہو اور وضو کیلئے پانی دستیاب نہیں ہوتا تو نماز نہ چھوڑو۔ مٹی ہی سے تیمم کر کے ادا کرو۔ پس اس طرح تمہارے اندر ضبط اخلاقی قوت پیدا ہو جائے گی کہ عملی زندگی کی تمام مشکلات پر قابو پا لوگے۔ دیکھو۔ یہی احکام بنی اسرائیل پر نازل ہوئے تھے مگر انہوں نے اخلاق و روحانی خوبیاں بالکل حاصل نہ کیں۔ اسی واسطے وہ تعمیل احکام نہ کر سکے اور وہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور جا پڑے اب بھی گمراہ قومیں یہی چاہتی ہیں کہ راہ راست پر چلنے والوں کو اپنی طرح گمراہ کریں۔ اور جو نتیجے پیچھے ہوئیگا۔ انہیں خدا کے ہاں سے کوئی یاوری نصیب نہ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہود کو جب یہی احکام دیئے گئے تو ان لوگوں نے ان احکام کی عبارت کو الٹ پلٹ کر بیان کیا اور غیر تاویلیں پیدا کیں ادھر سے ایک بات سنی۔ ادھر ہنسی ہنسی میں اسے گنوا دیا۔ اور اسی طرح کفران کی کشمکش میں داخل ہو گیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ ایمان لے آتے۔ اور تعمیل احکام میں اپنی زندگی بسر کرتے اللہ فرماتا ہے کہ اے اقوام عالم اپنی زندگی کے لئے قرآن اسکے احکام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ تم پر بھاری لعنتیں پڑیں گی۔ دیکھو۔ خدا اور سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے احکام کے بالمقابل کسی دوسرے کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ اس چیز کو قرآن نے شرک کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور شرک کو ایک ناقابل معافی جرم ٹھہرایا ہے آخر میں اللہ فرماتا ہے کہ یہود جو تورات کی تعلیمات کو پس پشت ڈال چکے ہیں وہ باوجود تمام بدعنوانیوں اور سیاہ کاریوں کے اپنے آپ کو پاک و صاف سمجھتے اور خدا کی چہیتی قوم جانتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے ایک یہود پر ہی منحصر نہیں تمام گمراہ قوموں کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ یہ فرماتا ہے کہ خدا کو صرف اسی کی چاہت ہے جو نیکوکار ہو اور اس کے احکام بجا لائے۔

ف۴۹ گذشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا۔ کہ خدا کی

الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ
وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ
اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ ؕ
اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ
نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ
بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا
الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتابِ الٰہی (میں سے علم) کا کچھ حصہ دیا گیا تھا باوجود
اسکے (وہ) بتوں پر اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ
مُسلمانوں سے تو یہی لوگ زیادہ راہِ راست پر ہیں (۵۱) یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے
ملعون ٹھہرایا ہے اور جس کو اللہ ملعون ٹھہرائے تم کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے (۵۲)
کیا ان کا بادشاہت میں کوئی حصہ ہے؟ جب تو وہ لوگوں کو اس میں سے ذرّہ برابر چیز بھی
نہ دیتے (۵۳) یا خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا کیا ہے۔ اس پر
یہ جلتے ہیں سو ہم نے خاندانِ ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت دی اور انہیں عظیم الشّان
سلطنت بھی عطا کی (۵۴) پھر بعض تو انہیں ابراہیمؑ پر ایمان لائے اور بعض نے
روگردانی کی۔ اور ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے (۵۵) یقیناً جن
لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم عنقریب انہیں دوزخ کی آگ میں جھونکیں گے
جب انکی کھالیں جل جائینگی۔ تو اُن کو دوسری نئی کھالوں سے بدل دینگے تاکہ وہ
عذاب کا مزہ چکھیں۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے (۵۶) اور وہ لوگ جو ایمان
لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے۔

فرمانبرداری اور نیک کام کرنے کے لئے روحانی و
اخلاقی طاقتوں سے کس طرح اپنے آپ کو مسلح
کرنا ضروری ہے نیز بتایا گیا تھا کہ جو لوگ ان قوٰی
کو استعمال نہیں کرتے۔ وہ کس طرح ناکام رہتے ہیں
مثلاً یہود کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ تھا جو اپنی
ہوس کاری اور غفلت کی وجہ سے روحانی و
اخلاقی طاقتوں کو بالکل تباہ کر چکے تھے۔ اِس
رکوع میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہودیوں نے مسلمانوں
کی ضد میں آکر حق و صداقت کا بالکل گلا گھونٹ
دیا ہے۔ آج سے پہلے وہ جن بُت پرستوں اور
مشرکوں کو نگاہِ حقارت سے دیکھتے اور انہیں
کافر سمجھتے تھے۔ آج مُسلمانوں کے مقابلہ پر
انہیں ترجیح دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ
خواہ مشرکین کتنے ہی بُرے کیوں نہ ہوں
مُسلمانوں سے اچھے ہیں۔

بات یہ ہے کہ گروہ بندی اور فرقہ وارانہ
تعصبات نے جن لوگوں کو تنگ خیال بنا دیا
ہو اُن سے بھلائی کی توقع ہی عبث ہے۔
کیونکہ وہ اس قدر تنگ دل اور خود غرض
ہو جاتے ہیں۔ کہ اگر انہیں تمام دنیا کی بادشاہت
بھی دے دی جائے تو وہ سب کچھ خود
سمیٹنا چاہتے ہیں۔ کسی دوسرے کو
رتی برابر چیز دینے کے روادار نہیں
ہوتے۔ ایسے لوگ بھلا دوسروں کی
قیادت و سیادت کو کب تسلیم کرنے لگے۔
اللہ فرماتا ہے ان لوگوں کا علاج یہی ہے
کہ جہنم کی آگ میں پڑے رہیں۔ اور عذاب
کی سختیاں جاری رہیں نہ موت آئے اور
نہ خلاصی ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو تمہارے
لئے یہ لازمی اَمر ہے کہ تم ہمیشہ حق و صداقت کا
ساتھ دو۔ لوگوں کی امانتیں خواہ وہ مالی امانتیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ
اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ
اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا
حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ
وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

جنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے وہاں اُن کیلئے پاک
صاف بیویاں ہونگی اور بڑے گھنے سایہ میں اُن کو جگہ دینگے ۝۵۷ (یاد رکھو) خدا
تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں اُنکے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں کے
درمیان فیصلہ چکانے لگو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو (دیکھو) وہ بہت اچھی بات ہے
جسکی خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ سب کچھ سُننے والا اور سب کچھ دیکھنے
والا ہے ۝۵۸ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو اور
اُن لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں پھر اگر کسی بات میں اختلاف کرنے لگو تو
اللہ اور اُسکے رسُول کیطرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو
یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی میں آخر کار خوبی ہے ۝۵۹ کیا آپنے اُن لوگوں کی حالت پر غور
نہیں کیا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا اور اُس پر
بھی جو آپ سے پہلے نازل ہوا لیکن چاہتے یہ ہیں کہ باطل کو اپنا حَکَم بنائیں
حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُن سے انکار کردیں اور شیطان چاہتا
ہے کہ انہیں بڑی دُور کی گمراہی میں ڈالدے ۝۶۰ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ

ہوں خواہ اخلاقی کمالات یا سرداری انکے حقدار لیا
تک پہنچاؤ۔ اور جو بات بھی کہو عدل و انصاف کو
پیش نظر رکھ کر کہو۔ تمہیں گروہ بندی کے تعصبات
اندھا نہ کردیں اور نہ خدا کی نافرمانی کی جرأت
تمہارے اندر پیدا ہو۔ جب کہیں تمہیں
فیصلے کی ضرورت ہو تو وہ فیصلہ خدا کی کتاب اور
رسول کے ارشادات سے تلاش کرو۔ اگر تم اپنے
باہمی فیصلوں اور زندگی کے پروگراموں کی بنا تعلیم
خداوندی اور ارشادات نبوی پر رکھو تو سمجھ لیا جائیگا
کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور روز آخرت سے
بھی خائف ہو۔ ورنہ تمہارے سب عمل باطل متصور
ہوں گے۔

ف ۵۹ سلسلۂ بیان کو جاری رکھتے ہوئے
اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہود و نصاری خدا کے
احکام کی آج کل مطلق پروا نہیں کرتے۔ ان کو حکم
دیا گیا تھا کہ اپنے تمام دنیاوی و دینی امور میں
خدا کو اپنا حاکم بنایا کرو اور اس کے احکام کے
مطابق باہمی فیصلے کیا کرو۔ مگر وہ سرکشانہ تو دل
نفسانی جذبوں اور شیطانی وسوسوں کی پیروی
کرتے ہیں اور انہیں کے مطابق تمام فیصلے کرتے
ہیں اور جب کوئی بندۂ خدا انہیں احکام الٰہی کی
دعوت دیتا ہے تو اپنچ پیچ سے کام لینے لگتے ہیں
اور لیت و لعل کرتے ہیں کیونکہ احکام الٰہی کی
پیروی ان پر شاق گذرتی ہے اور ان کا ضمیر
پہلے ہی سے انہیں لعن طعن کرتا رہتا ہے۔ در
حقیقت ہر شخص قدرتی طور پر اس راز سے واقف
ہے کہ اسے صرف خدائی فیصلوں کے آگے سر تسلیم
خم کرنا چاہیئے اور پس پھر ارشاد ہوتا ہے کہ نسل
آدم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ رسولوں کے بھیجنے
سے ہماری غرض و غایت صرف یہی ہوتی ہے
کہ وہ ان کی پیروی کرکے دینی و دنیاوی کامرانیاں
اور حقیقی خوشیاں حاصل کریں۔ اور اگر ان سے
کوئی لغزش یا غلطی ہو جائے تو وہ اسوۂ
رسول کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیا کریں۔

إِلٰى مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُوْلِ رَأَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ
يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ
مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ
بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ
لَّهُمْ فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا
عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوْٓا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ
مَّا فَعَلُوْهُ إِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا

آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول کی طرف تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے روگردانی کرتے ہیں ﴿۶۱﴾ پھر کیسی حالت ہوتی ہے جب ان کو ان کی کرتوت سے مصیبت اپنے ہی ہاتھوں آ پڑتی ہے تو یہ آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا اس سے ہمارا مقصود صرف بھلائی اور باہمی میل ملاپ ہی تھا ﴿۶۲﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اس لیے آپ ان سے اعراض فرمائیں اور ان کو نصیحت کرتے رہیں اور ایسی بات ان سے کہیں جو دل میں اتر جائے ﴿۶۳﴾ اور ہم نے صرف اسی واسطے رسول بھیجے ہیں کہ ہمارے حکم کے مطابق ان کی اطاعت کی جائے اور اگر اس وقت جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول یعنی آپ بھی ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے تو وہ اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پاتے ﴿۶۴﴾ پھر قسم ہے تمہارے رب کی یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلے سے اپنے دلوں میں گرانی نہ محسوس کریں اور پوری طرح مان لیں ﴿۶۵﴾ اور اگر ہم ان پہ فرض کر دیتے کہ (دیکھو) اپنے آپ کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت ہی کم لوگ اس کی تعمیل کرتے اور اگر یہ لوگ جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل

اس واسطے اے اہلِ جہان! اگر تم نے اس پیغمبر اسلام کے فیصلوں کو آخری اور قطعی فیصلے سمجھ کر اپنی انتہائی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار نہ کیا تو نہ تم مسلمان ہو نہ تمہارا کوئی ایمان ہے۔ فرمایا ہے کہ تم لوگ نہایت آسان شریعت کے تابع ہو۔ پھر بھی تمہارے تن آسانی کا یہ عالم ہے کہ ایثار سے بھاگتے ہو اور قربانی سے نفور ہو۔ حالانکہ تم سے پہلے لوگ سخت آزمائش میں سے گذر چکے ہیں۔ بنی اسرائیل کو نافرمانی کی سزا یہ دی گئی۔ کہ اپنی گردنیں مارو اور بچھڑا پوجنے کی وجہ سے قتل عام کرو۔ بتاؤ۔ تم کیا اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو! اللہ کا شکر ادا کرو۔ کہ تمہیں جو دستور العمل دیا گیا ہے۔ وہ بہت مشفقانہ ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ خلوص کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہلِ جہان! اگر تم چاہتے ہو کہ نبیوں کی صحبت اور خدا کے دوستوں کا ساتھ حاصل کرو۔ نیکوکاروں اور اس کی راہ پر کٹ مرنے والوں کی صف میں جگہ پاؤ تو اس کے لئے تمہیں خدا کے حکموں پر چلنا اور رسول کی پیروی کرنی ہوگی۔ ورنہ یہ عزت کے مقام اور کسی طرح حاصل نہ ہوں گے ارشاد ہے کہ اس سے بڑھ کر فضل و رحمت کی اور کیا نشانی ہو سکتی ہے۔ کہ معزز ترین مراتب اور عمدہ ترین زندگی صرف ان امور کے انعامات ٹھہرائے جائیں جو خود انسان کی دنیاوی زندگی

يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا
لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ
الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾
وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ
قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ
اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا
عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کرتے تو اُن کیلئے بہتر تھا اور ثابت قدمی کیلئے بہت زیادہ موزوں ۶۶ اور اس صورت
میں ہم انہیں یقیناً اپنی طرف سے بہت بڑا اجر بھی دیتے ۶۷ اور ضرور سیدھی راہ پر لگا
دیتے ۶۸ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا
جن پر خدا نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور تمام نیک لوگوں کے ساتھ اور
یہ لوگ بڑے ہی اچھے رفیق ہیں ۶۹ یہ بخشش و کرم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ
کافی جاننے والا ہے ۷۰ اے ایمان والو! (دشمن کے مقابلہ کے لئے)
حفاظت کا سامان لے لو پھر گروہ گروہ بن نکلو یا سب اکٹھے ہو کر (جہاد کیلئے) نکلو ۷۱
اور یاد رکھو تم میں ایسے لوگ بھی ہونگے جو (اس موقعہ پر) ضرور پیچھے کو قدم ہٹائینگے پھر اگر
تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو کہیں گے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہ تھے ۷۲ اور
اگر تم پر خدا کا فضل و کرم ہوا تو ضرور اس طرح کہینگے گویا تم میں اور ان میں دوستی کا نام و نشان
تک نہیں تھا کہ اے کاش اگر ہم ان لوگوں کے ساتھ ہوتے تو ہم بھی عظیم الشان کامیابی حاصل
کر لیتے ۷۳ تو چاہیئے کہ جو لوگ اس دنیا کی زندگی کو آخرت کی (خوشگوار) زندگی کے
عوض فروخت کر چکے ہیں اللہ کی راہ میں جنگ کریں اور جو اللہ کی راہ میں جنگ

میں اس کے لئے سرمایۂ راحت و آرام اور سامان عیش
حقیقی ہوں۔
ھ۱ گذشتہ رکوع میں تمام حق و عدل کی تعلیم دی گئی
اور بتایا گیا تھا کہ بعض لوگ لبشدا ایسے واقع ہوئے ہیں
کہ احکام الٰہی کی طرف آتے ہی نہیں اور جب ملک کا
غلبہ اور حکومت حاصل کر لیتے ہیں تو زبردستوں اور
محکوموں پر ناروا ستم ڈھانے لگتے ہیں فرماتا ہے کہ
لوگ جو عزت یا مال کیلئے کر چکے ہیں۔ انہیں ہوشیار
رہنا چاہیئے۔ قومی اور انفرادی حیثیت سے دیکھتے
رہیں۔ کہ آیا راستے میں منکرین و مخالفین
کی طرف سے کوئی رکاوٹیں تو پیش نہیں
آ رہیں۔ یا وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں
انہیں ستایا تو نہیں جا رہا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم
دیکھو کہ فی الحقیقت بے بسوں کو امداد کی ضرورت ہے
خواہ اس کے لئے تمہیں لشکر جرار کی صورت میں نکلنا
پڑے اور خواہ چھوٹے وفدوں کی شکل میں
اپنے مطالبات پیش کرو اور میدان جہاد میں نکل کھڑے ہو
بہرحال اس سلسلے میں تمہیں پراسان نہیں ہونا چاہیئے کہ ایسا نیک
موقع پر بعض کمزور اور کوتاہ نظر اشخاص یا منافق لوگ
اس پاک اقدام کے بھی خلاف ہوتے ہیں
ان کی قوت ایمانی اس قدر کمزور ہوتی ہے کہ وہ اسباب
تو گوارا کر سکتے ہیں کہ خدا اور خدا کے رسول کے
احکام و تعلیمات کو پس پشت ڈالدیں۔ لیکن یہ
گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ اپنی آرامگاہیں چھوڑ کر
حق و باطل کے مقابلہ میں حصہ لیں ایسے لوگوں کا
وجود سرداران قوم کے لئے بیحد مضر ثابت ہوگا۔
ان سے بچنا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کی ذہنی کیفیت
یہ ہوتی ہے کہ جب تمہیں فریق مخالف سے کوئی عارضی ہزیمت
حاصل ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے
صائب الرائے نکلے۔ ورنہ آج ہمیں بھی اس ناکامی
سے دوچار ہونا پڑتا۔ اگر تمہیں فتح نصیب ہو
تو بیحد حسد سے ہاتھ ملنے لگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں
اے کاش! اگر اس فتح پر ہم ان کے ساتھ ہوتے تو
بڑی ہی اچھی بات ہوتی۔ الحاصل ان کی زندگیاں
عجیب کشمکش اور تذبذب کی زندگیاں ہوتی ہیں
خبردار! تم ان کے مکر و فریب میں مت آنا۔ فرماتا ہے

فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ
لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ
وَلِيًّا ۚۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ ط اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ
الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ

كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ
عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

کرے پھر خواہ قتل ہو جائے خواہ غالب آئے (ہر حال) میں ہم اسے اجرِ عظیم عطا کرینگے ﴿۷۴﴾ اور
تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے
جنگ نہیں کرتے جو کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے جہاں
کے باشندے بڑے ظالم ہیں نکال باہر کر اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا دے
اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا یار و مددگار بنا ﴿۷۵﴾ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں
اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو لوگ کافر و منکر ہیں۔ وہ شیطان کی راہ
میں لڑتے ہیں۔ تو تم شیطان کے حامیوں کے خلاف جنگ کرو بیشک شیطان کا
مکر و فریب (بہت ہی) ضعیف و بے بنیاد ہے ﴿۷۶﴾ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا
جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ (جنگ و جدال سے) ہاتھ روکے ہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو
پھر ان لوگوں پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ناگہاں ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا
جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے، بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر اور کہنے لگے خدایا! تو نے ہم پر جہاد کو کیوں
فرض قرار دیدیا کیوں نہیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت دی کہہ دیجئے کہ دنیا کے فائدے
بہت کم ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے آخرت بہتر ہے۔ اور

اگر تمہیں لڑنا پڑے تو اپنی نفسانی خواہشوں کیلئے
نہیں بلکہ اللہ کے عدل و انصاف کے قیام کیلئے لڑو
مظلوموں اور بیکسوں کی حمایت اور انہیں ظالموں
کے پنجوں سے نجات دلانے کیلئے لڑو۔ اگر اس نیت سے
لڑوگے تو ہمارا وعدہ ہے کہ شہید ہونے کی صورت میں
عظیم الشان اجر و ثواب دیا جائیگا اور غالب آنے کی
صورت میں جاہ و جلال سے مالا مال کیا جائیگا۔ ارشاد
ہوتا ہے کہ بھلا جس جگہ بے بس مرد، عورتیں اور ننھے
اور بچے درد بھری آوازوں کے ساتھ آسمان کو تکتے
ہوئے اور سائلانہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے یہ کہتے سنے
جائیں کہ خدایا ہمیں اس گاؤں سے نکال کہ یہاں کے
تمام بسنے والے ظالم ہیں۔ خدایا کوئی ہمارا دوست بنا
جو یہاں سے ہمیں نجات دلائے۔ خدایا کسی کو بھیج
جو ہماری مدد کرے تو کون ہے جو خدا کی راہ میں کٹ
مرنے کیلئے گھر سے نہ نکلے۔ سُن لو۔ مومن اور کافر
کی یہ نشانی ہے کہ مومن قیام حق اور قیام شریعت
پر اپنی جان دینے کو تیار ہوتا ہے اور کافر ان باتوں
سے بے پرواہ اور ان کا مخالف ہوتا ہے پس مسلمانو!
تم قیام حق و عدل کیلئے اپنی جانیں لڑا دو اور خدائی
احکام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حتے المقدور
کوشش کرو اور طاغوتی طاقتوں اور شیطانی فوجوں
کو مار مار کر بھگا دو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ
منکرین و کافرین کی افواج قاہرہ تمہارے سامنے ٹھہر
نہیں سکتیں وہ نہایت کمزور بنیادوں پر قائم ہیں
جونہی تم نے جان توڑ کر حملہ کیا وہ تتر بتر ہوتے
نظر آنے لگیں گے۔

ف۷۷ گذشتہ رکوع میں یہ بیان ہوا تھا کہ جب
دیکھو کہ مظلوموں اور زیر دستوں کو ستایا جا رہا ہے
اور ملک میں حق و عدل کی بجائے ظلم و ستم کا
دور دورہ ہے تو جس طرح بن پڑے سرکشوں کا مقابلہ
کرو اور دنیا سے ظلم کی رسم مٹانے کی کوشش کرو
یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی ذہنیت
عجب مضحکہ خیز واقع ہوئی ہے۔ مثلاً جب ظلم و ستم کی بنا
پر ان سے جنگ لڑنے کیلئے کہا جائے تو وہ فوراً

فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ
فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ
عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ
لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ
حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ
وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا
مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَ
اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا

تم پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائیگا ﴿۷۷﴾ جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں پاکر رہیگی گو تم
مضبوط قلعوں کے اندر (چھپ کر) رہو اور اگر ان کو کوئی بھلائی کی بات پیش آئے تو
کہتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کی جانب سے ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ تیری طرف سے
ہے۔ کہہ دے سب اللہ کی جانب سے ہے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، کہ بات کو سمجھتے
تک نہیں ﴿۷۸﴾ (اے انسان!) جو کچھ تجھے بھلائی پیش آتی ہے وہ خدا کی جانب
سے ہے اور جو تکلیف پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔ اور اے پیغمبر! ہم نے تم کو
لوگوں کی طرف پیغام رساں بنا کر بھیجا ہے اور آپ کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے ﴿۷۹﴾
جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے خدا ہی کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو
اے پیغمبر ہم نے آپ کو اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ﴿۸۰﴾ اور (ایسے لوگ بظاہر) تو کہتے ہیں کہ ہم
مانتے ہیں مگر جب آپ کے پاس سے اٹھکر باہر جاتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ جو کچھ آپ کہتے ہیں اُسکے خلاف
سوچنے میں رات گزار دیتے ہیں اور خدا ان باتوں کو لکھتا جاتا ہے جنکے سوچنے میں وہ راتیں گذارتے ہیں
پس آپ ان سے روگردانی فرمائیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے ﴿۸۱﴾ کیا
یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں لوگ بہت ہی اختلاف پاتے ﴿۸۲﴾ اور جب

تیار نظر آتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں ان پر جہاد فرض
کر دیا جائے تو اس سے جی چرانے لگتے ہیں اور انسانوں
سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے خدا سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس
سے بھی زیادہ اور آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش!
یہ وقت بھی کسی طرح ٹل جاتا۔ فرماتا ہے یہ لوگ حقیقت
سے ناآشنا ہیں نہیں جانتے کہ دنیا کا ساز و سامان
تھوڑے دن رہنے والا ہے اور آخرت کی بھلائی
صرف انہی لوگوں کے حصہ میں آنیوالی ہے جو خوف
الٰہی دل میں رکھکر ایام زندگی گذار رہے ہیں۔ خوف
الٰہی یہی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ خواہ
ایسا کرنے سے جان عزیز ہی کو قربان کرنا پڑے کیونکہ
جو کوئی پیدا ہوا ہے اُسے ایک دن ضرور مرنا ہے۔ خواہ
وہ موت کے خلاف کتنا ہی پختہ بندوبست کرلے۔ مگر
کوئی چارہ کارگر ہونے والا نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اس
چند روزہ اور ناپائیدار زندگی کو اس کی نامردگی میں
بسر کیا جائے۔ فرماتا ہے۔ بعض لوگ خود مسلمانوں کے اندر
ایسے ہونگے جو بھلائی کی صورت میں تو کہیں گے کہ
یہ اللہ کی جانب سے ہمیں حاصل ہوئی ہے۔ مگر جب کبھی
برائی پیش آئے گی تو اُسے اسلام، پیغمبر اسلام اور
امیران قوم کے سر تھوپیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ
ایسے لوگ بڑے بے سمجھ واقع ہوئے ہیں بات کو
سمجھنے کی مطلق اہلیت نہیں رکھتے انہیں معلوم
ہونا چاہیے کہ جو بھلائی پیش آتی ہے وہ تو واقعی خدا
کی جانب سے ہوتی ہے اور جو برائی پیش آتی ہے اُس کے
موجب وہ خود ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر بات کے لئے احکام
و قوانین مقرر کر دیئے گئے ہیں جو کچھ بھی پیش آتا ہے
ان حالات کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے جن کو تم خود پیدا کرتے
ہو۔ فرماتا ہے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری عین
خدا کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور اس فرمانبرداری
سے کوئی برائی پیش نہیں آسکتی اور جو نافرمان ہو جائے
اس کی اپنی بدقسمتی ہے آپ اس بات کے ذمہ دار
نہیں کہ ساری دنیا اسلام کی نعمتوں کو قبول کرلے
آپ قوم کی بدبختی کے کسی طرح بھی موجب نہیں آپ
پر تو محض یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ انہیں انجام کار
سے آگاہ کردیں۔ اور بتادیں کہ فلاح و بہبود اطاعت پر
موقوف ہے ورنہ نافرمانی کی صورت میں تباہی لازمی ہے۔
فرماتا ہے اس منافقانہ اطاعت سے بھی کوئی

جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ
رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ
الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾
مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ
وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ
بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ

النصف

ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اُسے اللہ کے رسول کے سامنے اور اُن لوگوں کے سامنے پیش کرتے جو اُن میں سے حکم و اختیار والے ہیں تو جو حضرات ان میں سے بات کی تہ کو پہنچنے والے ہیں وہ اسکی اصلیت کو معلوم کر لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے چند کے سوا اکثر لوگ شیطان کے پیچھے لگ جاتے (۸۳) تو اے پیغمبر اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ آپ سوا اپنی ذات کے کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اور مومنوں کو جنگ کیلئے آمادہ کیجئے۔ اللہ جلد ہی ان لوگوں کا زور روک دیگا جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی ہے اور اللہ سب سے زیادہ زور والا اور سزا دینے میں سب سے زیادہ سخت ہے (۸۴) جو نیکی اور بھلائی کے کام کی (دوسرے کو) سفارش کرتا ہے تو اُس کو بھی اُس نیکی کے نتائج سے حصہ ملیگا اور جو بُرے کاموں کی سفارش کریگا اُسکے لئے اُس برائی میں سے حصہ ملیگا اور اللہ ہر چیز کا نگہبان ہے (۸۵) اور مسلمانو! جب تمہیں (دعا دیکر) سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر (الفاظ) میں سلام کا جواب دو یا (کم از کم) انہیں الفاظ کو لوٹا دو اور یقیناً اللہ ہر بات کا حساب لینے والا ہے (۸۶) اللہ وہ ہے جس کے سوا ہرگز کوئی معبود نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن (اپنے حضور) جمع کریگا قیامت کا آنا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ سے بڑھ کر

فائدہ نہیں جو محض دکھاوے اور دھوکے کیلئے ہو بعض لوگ اطاعت کا اقرار تو گلے میں ڈال لیتے ہیں مگر تنہائی میں اطاعت سے سرکشی کی تجاویز سوچتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول ایسے لوگوں کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ ان کے مصائب پر اسلام کو ترس آ سکتا ہے وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔ اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا ہے۔ آگے چل کر نفاق زدہ روگ کا علاج بتلاتا ہے۔ فرماتا ہے ہر انسان کو چاہئے کہ وہ خود قرآن کے مطالب میں غور و فکر کرے۔ دوسروں کا علم اُسے کوئی فائدہ نہیں دیگا۔ ان سب لوگوں کی منشا کرنا مقصود ہے۔ علما اور آئمہ ہی نہیں بلکہ قرآن میں تدبر و تفکر کیا کریں۔ بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ براہ راست اس نسخہ کیمیا کی طرف دست شوق بڑھائے۔

فرماتا ہے کہ اکثر لوگ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ جب کبھی وہ کوئی بات سن پاتے ہیں۔ خواہ وہ امن کی ہو یا خوف کی۔ اُسے لے اُڑتے ہیں۔ اور مطلق تحقیقات نہیں کرتے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ جب کوئی بات سنیں۔ تو یا خود اس پر غور کریں۔ اور یا ان لوگوں کے پاس لے جائیں۔ جو معاملہ فہم ہوں۔ تاکہ اصل حقیقت واضح ہو جائے۔

فرماتا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے اور بلا تحقیق اڑی اڑائی بات پر یقین کرنا شیطان کی اتباع کرنا ہے اور جن لوگوں پر اللہ کا فضل ہوتا ہے وہ شیطانی اتباع سے محفوظ ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام آپ اللہ کے راستے میں منکرین خدا سے جنگ کریں اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ فقط اپنی ذات کے ذمہ دار ہیں اور دوسروں کی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔ پس اے مسلمانو! تم اپنی جماعت کے ڈرپوک اور نفاق پسند اشخاص کی پروا نہ کرو اور اپنا کام کئے جاؤ۔ جو نیکی کے کام میں دوسروں کی مدد کرے گا۔ اُسے نیکی میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو برائی کے کام میں اوروں کو مدد دیگا اُسے برائی میں سے حصہ

اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ
اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ط اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ
اَضَلَّ اللّٰهُ ط وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾
وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا
تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ص
وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ لا اِلَّا الَّذِيْنَ
يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ
حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ج
فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ
السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾
سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا

قول میں کون سچا ہو سکتا ہے ﴿۸۷﴾ تو اے مسلمانو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو۔ اور اللہ نے انہیں ان کی بدعملیوں کی وجہ سے اوندھا کر دیا کیا تم چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو راہ دکھاؤ جنہیں اللہ نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ اور جسکو اللہ گمراہی میں ڈالدے اسکے لئے آپ کوئی راہ نہ پائینگے ﴿۸۸﴾ یہ لوگ تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جسطرح انہوں نے راہِ کفر اختیار کی ہے اسیطرح تم بھی کفر کی راہ اختیار کرلو پھر سب ایک جیسے ہو جاؤ۔ تو جبتک یہ منافق لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔ تم انہیں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ پھر اگر وہ (تم سے) روگردانی کریں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں کہیں تم انہیں (پاؤ) قتل کرو اور انہیں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ ﴿۸۹﴾ مگر وہ لوگ جو ایسی قوم سے جا ملیں کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے یا ایسی حالت میں تمہارے پاس آئیں کہ تم سے جنگ کرنے میں یا اپنی قوم سے لڑنے میں کبیدہ خاطر ہوں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے نبرد آزما ہوتے پس اگر وہ تمہیں چھوڑ دیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہاری طرف پیغامِ صلح بھیجیں تو پھر تمہارے لئے خدا نے انکے خلاف کوئی راہ (کھلی) نہیں رکھی ﴿۹۰﴾ ان کے علاوہ کچھ لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے جو تم سے امن میں رہنے کے خواہاں ہونگے اور اپنی قوم

ملے گا۔
اس سلسلۂ بیان کو ختم کرتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے سے خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آیا کرو۔ جب تمہیں کوئی سلام کہے تو اس سے بہتر لفظوں میں اس کے سلام کا جواب دو ورنہ کم از کم انہیں لفظوں کو دہرا دو۔ فرماتا ہے کہ تم سب ایک ہی خدا کے پرستار ہو اور سب ایک جگہ قیامت کے دن جمع ہونے والے ہو پس باہمی پیار اور خوش اخلاقی سے رہو سہو۔

ف۸۸ یہاں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کا ایک پہلو نمایاں طور پر دکھایا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے محض ابن الوقت بن کر تمہارا دم بھرنا شروع کر دیا ہے لیکن دل میں تمہارے مخالف ہیں۔ ان سے تم دوستانہ تعلقات نہیں رکھ سکتے اگر وہ لوگ اسلام کو قبول کر لیں اور ہر معاملہ میں تمہارے دوش بدوش ہوں تو ان کی بات قابل قبول ہے ورنہ انہیں منافق سمجھو اور ان سے محترز رہو۔ اگر تم نے ان کے دام فریب میں آ کر ان کا ساتھ دے دیا۔ تو وہ یقیناً تمہیں راہ راست سے دور پھینک دیں گے۔ کیونکہ ان کی یہی خواہش ہے کہ تمہیں اپنی مانند بنا لیں۔ اگر جنگ کی نوبت آ جائے تو تمہیں چاہیئے کہ ان لوگوں کا رتی برابر لحاظ نہ کرو۔ نہ ان سے دوستی رکھو۔ نہ ان کی مدد کرو۔ بلکہ جہاں کہیں تم کو مل جائیں تہ تیغ کر کے رکھ دو۔

فرماتا ہے ان میں سے دو قسم کے لوگ مستثنیٰ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی ایسی قوم کے پاس جا کر پناہ گزین ہو جائیں جس کا تم سے معاہدہ ہے یا وہ جو غیر جانبدار رہیں۔ نہ تم سے برسر پیکار ہونا چاہیں نہ اپنی قوم سے۔ پس ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو۔ کیونکہ تمہارا اصل مقصد امن و امان پیدا کرنا ہے۔ جنگ کرنا نہیں ہاں اگر غیر جانبدار لوگ فتنہ و فساد کے

قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ
لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا
اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ
وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع وَمَا
كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ
قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ
مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ

سے بھی (لیکن) جب کبھی فتنہ و فساد کیطرف متوجہ کئے جاتے ہیں تو اسمیں اوندھے منہ جاگرتے ہیں سو اگر ایسے لوگ تم سے کنارہ کش نہ رہیں نہ پیغام صلح تمہاری طرف بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو تم انہیں پکڑ لو جہاں (کہیں) بھی پاؤ قتل کر دو اور یہ وہ لوگ ہیں جنکے خلاف ہم نے تمہیں کھلی حجت دے دی ہے ﴿۹۱﴾ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے مگر یہ کہ غلطی ہو جائے۔ اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے (اسکی سزا یہ ہے کہ) وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اسکے وارثوں کو اس کا خون بہا دے مگر یہ کہ وہ (خود بخود) خون بہا معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مومن ہو تو (اس صورت میں قاتل کو چاہیئے کہ) ایک غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو (چاہیئے کہ) مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے۔ اور ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے پھر جو غلام نہ رکھتا ہو وہ دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھے بطور توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے ﴿۹۲﴾ اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے۔ تو اس کی سزا جہنم

وقت غلط رستہ اختیار کر لیں اور تم سے جنگ کرنے والوں کو مدد دیں یا علانیہ جنگ کیلئے نکل آئیں تو پھر ان کو بھی نہ چھوڑو۔

ف۹۲ اس رکوع میں مسلمانوں کو باہمی خانہ جنگی اور خون ریزی سے منع کیا گیا ہے۔ یہ نہ ہو کہ جب اعدائے اسلام سے فراغت پائیں تو آپس میں الجھ پڑیں۔ فرماتا ہے کہ کسی مسلمان کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے۔ ہاں اگر غلطی یا شبہ میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ تو دوسری بات ہے مگر اس کی دنیا میں مقتول کے ورثا کو خون بہا دینا پڑے گا۔ اور مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑے گا۔ ورثا از خود معاف کر دیں۔ تو یہ امر دیگر ہے۔ اسی طرح معاہد قوم کا آدمی بھی مارا جائے۔ تو اسی اصول کو مد نظر رکھکر صلح کرائی جائے گی جو شخص ان دونوں باتوں پر قادر نہ ہو۔ اُسے دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنے ہوں گے۔ اور جو جان بوجھ کر کسی دوسرے مسلمان کو مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم کا دائمی عذاب، اللہ کی لعنت اور اس کی پھٹکار ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! بہانے تراش کر تم مسلمانوں کو نہ قتل کرو۔ یاد رکھو کہ تمہیں خدا کی راہ میں جنگ کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کے احکام، اُس کی شریعت اور قیام حق و صداقت کے لئے جنگ کرو۔ نفسانی خواہشات، دنیا کی مال و منال اور تلاش جاہ و جلال کیلئے مت لڑو اگر عزت چاہتے ہو تو وہ خدا کے پاس ہے۔ اگر دولت چاہتے ہو تو وہ بھی اسی کے ہاں سے مل سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اپنے جان و

جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَ
اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا
لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ
عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ
كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِى
الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَ
الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى
الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ
اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ
مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

ہے جہاں وہ ہمیشہ رہیگا اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اسکی لعنت پڑی
اور اس کیلئے اللہ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿٩٣﴾ اے مومنو!
جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو خوب جانچ لیا کرو۔ اور جو شخص تمہیں سلام
کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں کیا تمہارا مقصد دنیا کی زندگی کا ساز و سامان طلب
کرنا ہے پس اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے۔
پھر تم پر اللہ نے احسان کیا پس تم خوب تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ یقیناً
تمہارے اعمال سے باخبر ہے ﴿٩٤﴾ وہ مومن جو کسی طرح معذور نہیں اور
گھر بیٹھے رہے اور وہ جو اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے
ہیں برابر نہیں ہوسکتے۔ اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ نے
بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔ اور سب
ہی سے اللہ نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے اور جہاد کرنے والوں
کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑا اجر دیا ہے ﴿٩٥﴾ یہ اس کی طرف سے
درجے ہیں اور اسکی بخشش اور رحمت ہے اور اللہ (بڑا ہی) بخشنے والا اور رحم

مال کے ساتھ خدا کا دین پھیلانے کی کوشش
کرو اور یاد رکھو کہ خدا کی راہ میں جنگ کرنیوالوں
کے ساتھ کوئی شخص درجہ میں مساوی
نہیں ہوسکتا۔ گھر میں بیٹھے رہنے والے
جنگ کی تلواروں کی جھنکار سننے والوں پر کبھی
فضیلت نہیں پا سکتے۔ اگر حق و صداقت کو قائم
رکھنے والوں کا وجود دنیا سے ناپید ہو جائے
تو شیطان کی حکومت ایک سرے سے دوسرے
سرے تک پھیل جائے اور کوئی شخص خدا کا
نام نہ لے۔ پس دین کا کوئی کام جہاد فی سبیل اللہ
پر فضیلت نہیں پا سکتا۔ دنیا کی عزتیں اور
آخرت کے بلند مرتبے اور اس کی ان گنت
رحمتیں بھی اُن ہی لوگوں پر ہونگی۔ جو خدا کا دین
پھیلانے اور اس کے نام کا بول بالا کرنے میں
تمام جد و جہد کو خرچ کر ڈالیں گے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ
معظمہ میں نبوت کا اعلان کیا۔ تو اسلام قبول
نہ کرنے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کیا۔ یہاں
تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑ
کر مدینہ منورہ چلے جانے کا قصد کیا۔ اور موقع
پاکر چلے گئے اور حکم دے دیا کہ مکہ میں جو مسلمان
ہیں اور انہیں اعتقاد و عمل کی آزادی نہیں وہ
بھی ہجرت کر کے مدینہ آجائیں یا کسی ایسی جگہ اقامت
گزین ہوں جہاں وہ آزادانہ اپنے اعتقادات کے
مطابق زندگی بسر کر سکیں چنانچہ بعض لوگوں نے
ہجرت کی مگر بعض ایسے بھی تھے جو غلامانہ اور
ذلت کی زندگی پر قناعت کر کے بیٹھے رہے۔
اور دشمن کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہے مگر
گھروں کو نہ چھوڑا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں وہ
دین کی تمام باتوں پر عمل کرنے کی آزادی نہ رکھتے تھے
اور یقیناً کئی ایک فرائض سر انجام رہ جاتے ہونگے

رَحِيمًا ﴿٩٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيرًا وَّسَعَةً ۚ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ

کرنیوالا ہے ؏ ﴿۹۶﴾ وہ لوگ جو ہجرت نہ کر کے اپنی جانوں پر آپ ظلم کر رہے ہیں فرشتے انکی رُوح
قبض کرتے وقت اُن سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں
بے بس اور کمزور تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع و فراخ نہ تھی؟ کہ تم
اس میں ہجرت کر کے چلے جاتے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کا ٹھکانا دوزخ
ہوگا۔ اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے ﴿۹۷﴾ مگر وہ ضعیف مرد، عورتیں اور بچے مستثنےٰ
ہیں۔ جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ دوسری جگہوں کے راستوں
سے واقف ہیں ﴿۹۸﴾ امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ بخش دے۔
اور اللہ درگذر کرنے والا اور بخشنے والا ہے ﴿۹۹﴾ اور جو اللہ کی
راہ میں وطنِ عزیز کو چھوڑ دے۔ وہ بہت سی غنیمتیں اور فراخی حاصل
کریگا۔ اور جو اپنے گھر کو چھوڑ کر اللہ اور اُس کے رسول کی طرف نکلے۔ پھر
اُسے موت آگھیرے تو اُس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ کھرا ہوگیا اور اللہ بخشنے والا
اور رحم کرنے والا ہے ؏ ﴿۱۰۰﴾ اور جب تم (جہاد کیلئے) سفر کرو۔ تو تم پر کوئی
گناہ لازم نہیں آتا۔ کہ نماز میں کچھ کمی کرلو۔ اگر تمہیں خوف ہو

ف۹۵ اس رکوع میں ان لوگوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کی روحیں قبض کی جائینگی تو فرشتے ان سے دریافت کریں گے کہ بتاؤ تم اسلام قبول کرنے کے بعد جو متعدد فرائض کی ادائیگی سے محروم رہے اور اس طرح اپنی جانوں پر آپ ظلم کیا اور آج مورد عذاب الٰہی ہوئے تو آخر اسکی وجہ کیا تھی۔ فرماتا ہے کہ یہ لوگ فرشتوں سے عرض کریں گے کہ ہم بے بس تھے۔ ہم ہجرت نہ کر سکتے تھے۔ نہ گھر بار چھوڑ کر کہیں نکل سکتے تھے۔ اور اگر نکلتے بھی تو کدھر کو۔ ہم کسی مقام سے واقف نہ تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ وہ عورتیں بچے اور بوڑھے جو فی الحقیقت بے بس تھے ان پر تو کچھ اعتراض نہیں مگر تمہیں کیا دقت تھی۔ خدا کی زمین وسیع تھی چاہیئے تھا کہ تم ایک جگہ نہیں تو دوسری جگہ چلے جاتے۔ جہاں تمہیں اعتقاد و عمل کی آزادی ملتی۔ خود فرائض الٰہیہ پر عمل کر سکتے اور دوسروں کو بھی تبلیغ کر سکتے۔ چونکہ تم نے اپنی دون ہمتی اور ضعیف الاعتقادی کی بنا پر جو کچھ بھی حالات تھے انہیں پر قناعت کی اور ہجرت نہ کی۔ آج خدا کا غضب تم پر ہوگا اور طرح طرح کی سزائیں بھگتنی ہوں گی فرماتا ہے جو کوئی ہجرت کرے۔ اُسے گھروں سے بہتر گھر۔ ہمسایوں سے بہتر ہمسائے۔ جاگیروں سے بہتر جاگیریں دی جاتی ہیں اور آخرت میں جو عظیم الشان اجر و ثواب حاصل ہوگا اسکا کوئی حساب ہی نہیں۔

ف۹۶ اس سے پہلے یہ بتایا جا چکا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو تمہارے امور دینی اور دنیاوی بلا روک ٹوک پورے ہو جائیں تو چاہیئے کہ اخلاقی قوت حاصل کرو جو نماز سے بدرجۂ اولیٰ حاصل ہو سکتی ہے اس رکوع میں نماز کی تاکید ہی فرماتا ہے اور فرماتا ہے اگر تم دشمن سے جنگ کر رہے ہو اور نماز کا وقت آگیا ہے۔ تو موقع پاکر نماز ضرور ادا کرلو۔ اگرچہ وہ قصر ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ قصر یہ ہے۔ کہ جس نماز کے چار فرض ہوں اس کے صرف دو فرض پڑھ لو اور جس کے دو ہی ہوں وہ دونوں ادا کرو۔ اگر اس قدر بھی فرصت نہ ہو اور دشمن کے غلبے کا ڈر ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک صف امام کے پیچھے نماز کی نیت سے کھڑی ہو

الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ إِنَّ
الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾ وَإِذَا كُنْتَ
فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوْٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَنْ
تَضَعُوْٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَإِذَا
اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ

کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال دیں گے۔ بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں (۱۰۱) اور اے پیغمبرِ اسلام جب آپ اُن میں موجود ہوں اور اُن کو نماز پڑھائیں۔ تو چاہیئے کہ اُن میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار کو لئے رہیں۔ پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں۔ اور دوسرا گروہ جس نے (ابھی تک) نماز نہیں پڑھی آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے۔ اور چاہیئے کہ ہوشیار رہے اور ہتھیار لئے رہے۔ کافر تو یہی پسند کرتے ہیں۔ کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامانِ جنگ سے غافل ہو جاؤ۔ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں اور اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ کہ تم ایسی حالت میں اپنے ہتھیار اتار رکھو جب تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو اور ہوشیار رہو بیشک اللہ نے کافروں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے (۱۰۲) پھر جب تم نمازِ خوف) ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو اور جب تمہیں اطمینان ہو تو (پوری) نماز ادا کرو۔ بلاشبہ نماز مومنوں پر بہ قیدِ وقت

جائے مگر بالکل ہوشیار اور ہتھیار لگائے ہوئے رہے۔ دوسری صف ان کی محافظت کے واسطے پورے سامانِ جنگ سے مسلح ان کا پہرہ دے۔ ایک رکعت ادا ہو جائے تو پہلی صف ہٹ آئے اور دوسری صف امام کے پیچھے کھڑی ہو کر ایک رکعت نماز ادا کرے۔ پھر پہلی جماعت آ کر اکیلے اکیلے دوسری رکعت ادا کرے اور اسی طرح دوسری جماعت دوسری رکعت پڑھ لے۔ مسلمان اس حکم سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نماز کس قدر ضروری چیز ہے۔ اور اس کا حکم کس قدر تاکیدی ہے کہ جب دشمن کی طرف سے جان تک کا خطرہ ہو تو بھی اس سے چھٹی نہیں مل سکتی +

فرماتا ہے میدانِ جنگ میں جب اس طرح نماز ادا کرنے لگو تو پوری طرح مسلح اور باخبر رہو۔ کیونکہ دشمن موقعہ پاتے ہی تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں گے۔ لہٰذا نماز تو پڑھو مگر دشمن سے بے پروا ہو کر نہیں اور جب نماز ادا ہو جائے تو اس کے بعد کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں خدا کا ذکر کرتے رہو اور یہ بات کبھی کبھی فراموش نہ ہونے دو کہ نماز مسلمانوں پر بقیدِ وقت فرض ہے۔ اور یہ فرض کسی طرح ٹل نہیں سکتا +

فرماتا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ اگر میدانِ جنگ میں تمہیں کچھ نقصان پہنچتا ہے۔ تمہارے افراد ضائع ہوتے ہیں تمہارا مال و دولت خرچ ہوتا ہے تو اسی طرح تمہارے مخالف تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اور تمہاری تسکین کو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ علاوہ دنیاوی جاہ و جلال کے تمہیں آخرت کی شادکامیاں حاصل ہونے والی ہیں جو کافروں کو نہیں ہو سکتیں اگر کافر غلبہ پا لیں تو وہ دنیا میں ضرور تم پر کچھ عرصے کے لئے غالب ہو جائیں گے۔ مگر اُن کے مقابلہ پر اگر تمہیں شہادت نصیب ہو جائے تو مقصدِ حیات حاصل ہو سکتا ہے اور آخرت کی خوشگوار زندگی میسر آتی ہے اور اگر کامیابی نصیب ہو تو پھر علاوہ اخروی مراتب کے دنیاوی جاہ و جلال بھی نصیب ہوتا ہے اور مسلمانوں کے لئے دشمنانِ خدا کے مقابلہ پر تیسری صورت کوئی نہیں ہے یا کامیابی ہے یا اصلاً کامیابی کیلئے جنگ

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي
ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ
كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ
وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ لا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ ج وَلَا تُجَادِلْ عَنِ
الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ ج لا يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا
يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ
مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فرض کردی گئی ہے ﴿۱۰۳﴾ اور تم دشمنوں کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ
ہارو۔ اگر تمہیں دُکھ پہنچتا ہی۔ تو انہیں بھی اسیطرح دُکھ پہنچتا ہی جس طرح
تمہیں پہنچتا ہی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمہیں اللہ سے ایسی امیدیں ہیں جو انکو
نہیں اور اللہ کو ہر بات کا علم ہی اور اس کے ہر کام میں حکمت ہی ﴿۱۰۴﴾ (اے پیغمبر اسلام) ہم نے
(یہ) کتاب آپکی طرف حق و صداقت کیساتھ نازل کی ہی تاکہ اللہ نے آپکو جو کچھ دکھایا ہے اسکے مطابق
آپ لوگوں میں فیصلہ کریں۔ اور خیانت کرنیوالوں کی طرفداری میں جھگڑا کرنیوالے نہ بنیں ﴿۱۰۵﴾
اور اللہ سے مغفرت مانگو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے ﴿۱۰۶﴾ اور نہ اُن لوگوں سے جھگڑا
کرو جو اپنی ہی جانوں سے خیانت کرتے ہیں یقین رکھو کہ اللہ اُس شخص کو دوست نہیں رکھتا
جو خیانت کرنیوالا اور معصیت میں ڈوبا ہوا ہو ﴿۱۰۷﴾ ایسے لوگ گناہوں کو انسانوں سے چھپاتے ہیں
اور اللہ سے نہیں چھپاتے۔ حالانکہ جب وہ ایسی باتوں کے طے کرنے میں راتیں گزارتے ہیں جو
اُسے پسند نہیں تو وہ انکے ساتھ ہوتا ہی اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اُس کے احاطہ علم میں
ہے ﴿۱۰۸﴾ دیکھو! تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیطرف سے جھگڑتے
ہو۔ مگر کون ہی جو قیامت کے دن اللہ کے ساتھ اُن کی طرف سے جھگڑیگا۔

پس حیف ہے ان لوگوں پر جو دشمنان اسلام
کا مقابلہ کرنے کو اجتماعی طور پر اور انفرادی
شکل میں تیار نہ رہیں۔

ف ۱۰۵ جہاد فی سبیل اللہ اور دیگر فرائض کا سلسلہ
جو آیات سے شروع ہوا تھا کہ مسلمانوں کو اپنے رسول اور احکام
خداوندی کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں
کرنا چاہئے۔ اس رکوع سے پھر سلسلہ بیان کو اسی
طرف پھیرا گیا ہی اور ساتھ ہی امیران جماعت یا
قضاۃ قوم کے لئے قیام حق و عدالت کے قوانین بھی
بیان کردئے ہیں جو ہر مسلمان قاضی یا جج یا منصف
کو یاد رکھنے چاہئیں نیز عامۃ المسلمین کے لئے ایک
نہایت ضروری حکم صادر فرمایا ہی۔ کاش
ہماری قوم اس طرف کچھ بھی توجہ کر لیتی۔ ان آیات
کا تعلق ذیل کے واقعہ سے ہے ایک شخص طعمہ
نامی نے کسی کی چوری کی اور مال مسروقہ کو ایک یہودی
کے ہاں رکھ دیا۔ تلاش کرتے کرتے مال برآمد ہوگیا۔
یہودی جھٹ بول اُٹھا کہ یہ فلاں شخص کا ہی۔ طعمہ
سے دریافت کیا گیا اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور
کہنے لگا مجھ پر یہ ایک صریح بہتان ہی۔ طعمہ کے
رشتہ دار عدل و راستی سے ملنے والے تھے کو اصل حقیقت کی خبر
تھی مگر یہودی کے مقابلہ پر وہ اپنے کسی دوست یا
رشتہ دار کو جھوٹا ہوتے نہ دیکھ سکتے تھے۔ ہر ایک نے
یہی کہا کہ صاحب یہودی لوگ بڑے متعصب ہوتے
ہیں چوری تو یہودی نے خود کی ہی اور دشمنی کی وجہ سے ایک
مسلمان کو پھنسا رہا ہی اس معاملہ نے یہاں تک طول
پکڑا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش ہوا حضور
تحقیقات فرما رہے تھے اور عین ممکن تھا کہ بشری
عادت کے ماتحت یہودیوں کے خلاف فیصلہ صادر
ہو جاتا۔ مگر یہ آیات شریفہ نازل ہوئیں اے پیغمبر
اسلام قرآن اسی واسطے اتارا گیا ہی کہ آپ اور تمام لوگ
جو آپ کے وارث ہونگے دنیا میں حق و انصاف کے
ساتھ فیصلہ کر سکیں یاد رکھو کہ خیانت کرنیوالوں کی
جنبہ لے لوگوں کی طرفداری ہرگز نہ کرو۔ خواہ وہ تمہارے
اپنے ہی کیوں نہ ہوں ہر وقت خدا کی بخشش طلب
کرو۔ فرماتا ہی۔ کہ گنہگار لوگ خواہ کسی قوم یا قبیلے
سے تعلق رکھتے ہوں تمہارے اچھے نہیں لگتے۔ اُن کی
حمایت کرنا سخت عیب اور گنہگاری کی بات ہی۔

اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا
اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى
نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ
خَطِيْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ

لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ
تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا
خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ
مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

الثلاثة

یا کون ہے جو (اس دن) اُن کا وکیل بنیگا (۱۰۹) اور جو بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم ڈھائے پھر اللہ سے معافی کا طلبگار ہو۔ وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائیگا (۱۱۰) اور جو بدی کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اُس کے ہر کام میں حکمت ہے، (۱۱۱) اور جس سے تقصیر ہو جائے یا گناہ سرزد ہو پھر وہ اُسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو اس نے ایک بُہتان باندھا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا (۱۱۲) (اور اے پیغمبرِ اسلام) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی۔ تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا۔ کہ آپکو غلط راستے پر ڈالدیں اور یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں۔ جو آپ کو (پہلے) معلوم نہ تھیں اور آپ پر اس کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔ (۱۱۳) ان لوگوں کی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی (کی بات) نہیں ہوتی۔ سوا اس شخص کے کہ اس نے خیرات دینے کی، یا اور نیک کام کرنے کی، یا لوگوں کے درمیان میل ملاپ کی ترغیب دی ہو اور جو اللہ کی خوشنودی کی طلب میں ایسا کام کریگا۔ تو ہم اُسے اجرِ

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ اپنی غلطیاں اور قصور جس طرح دنیا سے پوشیدہ رکھتے ہیں تم اسی طرح خدا سے پوشیدہ رکھنا چاہیں تو کبھی گناہگار نہ ہو سکیں کیونکہ ممکن ہے کہ دنیا کی نگاہیں نہ دیکھ سکیں لیکن خدا سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ پس اگر انسان کو یہ علم ہو کہ خدا میرے تمام گناہوں کو دیکھتا ہے اور کسی طرح کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ تو یقیناً اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔

ان تصریحات سے ذیل کی باتیں نکلتی ہیں۔

۱۔ قاضی کو چاہیے کہ وہ معیارِ حق و صداقت کو قائم رکھے۔

۲۔ کسی قصوروار مجرم اور جھوٹے آدمی کی طرفداری نہ کرے۔ خواہ وہ اس کا قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ ہر وقت خدا سے معافی مانگتا رہے اور اس سے ڈرے کہ قضا کا معاملہ بیحد نازک اور بڑا مشکل ہے اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ کسی شخص کی محض اس وجہ سے کہ وہ ان کا قریبی یا دوست، ہمسایہ یا ملنے والا ہے ہرگز طرفداری نہ کریں گنہگار خدا کا دشمن ہے اور اس کا مجرم، پس ایسے مجرم کی حمایت کرنا بھی جرم ہے۔ پس اگر خاندان یا قبیلہ میں سے کوئی ایک شخص برائی کرتا ہے تو تمہیں اس کی برائی ظاہر کر دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ نیز اس بات کو بھی یاد رکھو کہ یہ انتہائی اخلاقی کمزوری ہے کہ کوئی شخص خود قصور کرے اور دوسرے کے سر تھوپ دے ایسا ہرگز ہرگز نہ کرو کہ یہ بہتان طرازی اور بھاری گناہ کی بات ہے۔ اس رکوع میں گذشتہ واقعہ کی دوسری شق بیان ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ طعمہ نے جب یہ دیکھا کہ بارگاہِ نبوت سے اس کے خلاف فیصلہ صادر ہوا ہے تو وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا اور مشرکین سے مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگا۔ چونکہ مسلمانوں کی جماعت سے نکل کر آیا تھا تو ذرا بہت راز دان تھا۔ اس نے چاہا کہ مشرکین سے مل کر مسلمانوں کو زک دے یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی آپ پر خدا کا فضل اور رحمت ہے یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے پر کچھ علق کوشش میں کرنا چاہیئے۔ یہاں اماری ترجمہ کیلئے

عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى
وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لا
لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا
مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ لا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ ؕ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ
الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ز وَلَا
يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

وقف لازم

عظیم عطا کرینگے (۱۱۴) اور جو اس بات کے بعد کہ اللہ نے اس پر راہِ ہدایت کھولدی رسول
کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے تو ہم اسے اُسی طرف پھیر
دینگے جسطرف وہ پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں پہنچائینگے جو بہت ہی بُری جگہ ہے (۱۱۵) ع یقین رکھو اللہ
اس بات کو نہیں بخشیگا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا جائے اور اس کے سوا جو کچھ جسے چاہیگا
بخش دیگا اور جس نے اللہ کیساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہِ راست سے دور بھٹک گیا (۱۱۶) یہ اللہ کو چھوڑ
کر صرف دیویوں کو پکارتے ہیں اور صرف شیطان کو جو سرکش ہے (۱۱۷) جسپر
اللہ نے لعنت کر رکھی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ
حصہ لونگا (۱۱۸) اور انہیں یقیناً گمراہ کرونگا اور باطل آرزوؤں میں الجھاؤنگا اور
میں ان کو تعلیم دونگا کہ وہ نیاز کے جانوروں کے کان کاٹ ڈالینگے اور اسطرح انہیں حکم
دونگا تو وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں میں بھی تغیر و تبدل کر دینگے اور جو اللہ کے سوا شیطان کو
دوست بنائے وہ کھلے گھاٹے میں پڑ گیا (۱۱۹) شیطان ان کو وعدے دیتا اور باطل آرزوؤں
میں الجھاتا ہے، اور وہ ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ نرا فریب ہی فریب ہے، (۱۲۰) یہی لوگ ہیں جنکا
ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائینگے (۱۲۱) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے

ایک سبق ہے اور وہ یہ کہ اگر تم حق و صداقت اور عدل
و انصاف کی بات کروگے تو کوئی شخص تمہارا کوئی
نقصان نہیں کر سکتا یہ نہ سمجھو کہ اگر ہم نے احکام
خداوندی کے مطابق عدل و انصاف پر مبنی فیصلہ دیا۔
تو لوگ ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہم پر عرصۂ حیات
تنگ کر دینگے۔ نہیں ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ تم ہماری
حفاظت میں ہوگے اور بالکل محفوظ رہوگے۔ خدا کا
شکر کرو کہ اس نے تمہیں وہ علم دیا ہے جو تمہیں نزول قرآن
سے پہلے نہ تھا۔ اور اس شکر کا طریقہ یہ ہے کہ خود قرآن
کے احکام پر عمل کرو اور دوسروں کو عمل کراؤ۔
(۱۱۴) ہے کہ نیکی کے کام اگر اس نیت اور اس خیال سے
کئے جائیں کہ انکے کرنے کا حکم بارگاہِ الٰہی سے صادر ہوا
ہے۔ ان کاموں کے کرنے سے خدا خوش ہو جائے گا
تو پھر یہ کام نیکی کے کام ہیں اور ان کا اجر و ثواب بھی ملے
گا۔ مگر یہی کام جو کسی ذاتی غرض یا سیاسی چال یا نمود
کی خاطر کئے جائیں تو پھر وہ نیکی کے کام نہیں رہتے اور انپر
کوئی شخص کسی اجر کا حقدار نہ ہوگا۔
آخر میں یہ فرمایا اس رکوع کا مضمون ختم کیا کہ جس
شخص پر اللہ نے راہِ ہدایت کھولدی ہو اگر وہ غیر مسلموں
کے طور طریقے اختیار کرنے لگے تو ہم اس کو ہدایت پر قائم رہنے
کیلئے مجبور نہیں کیا کرتے۔ فرمایا ہے جو شخص جس طرف جانا
چاہتا ہے ہم اسی طرف لیجائینگے پھر راہ سے ہٹ کر پھنسکی ہو مصیبتیں ہوں
کہ جس کا نتیجہ اُسی پیش آئے بُری راہ چلنے کا نتیجہ دوزخ
میں جانا ہے جو بہت ہی بُری جگہ ہے۔
ف۱۱۶ اس رکوع میں ایک ایسا ضروری مضمون بیان ہوا ہے
جس پر ہم آجکل کے مسلمانوں کو کامل غور و خوض کرنا چاہیئے
اور یہ یاد رکھنا ہے کہ ہم جس حالت بد میں سے گزر رہے ہیں اس
سے کہیں بڑھ کر بُری حالتیں ہمارے پیش نظر ہیں؟
ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تمام گناہ بخش سکتا ہے مگر شرک
قابل معافی نہیں فرماتا ہے مشرک لوگ کسقدر جاہل واقع
ہوئے ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر بندوں سے حاجت روائی چاہتے
ہیں۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کے در پر سائل ہوتے ہیں
مالک کو چھوڑ کر مملوک کو پکارتے ہیں کیا وہ نہیں جانتے
کہ اس غلط راستہ پر شیطان نے جہالت میں پھنسنے راہِ راست
سے دور ہٹا دینے والا کون ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ
وہ شیطان لعین ہے جو درگاہ رب العلمین سے دھتکارا ہوا
ہے وہ انسان کو ایمان عمل اور اصل حقیقت کی بجائے

الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

انہیں ہم ایسے باغات میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں رہی ہونگی اور وہ انہیں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے اس کا پکا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ سے بڑھکر وعدہ وفائی میں کون سچا ہو سکتا ہے۔ (۱۲۲) نہ تمہاری آرزوؤں پر کچھ منحصر ہے اور نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو برائی کریگا اس کی سزا پائیگا۔ اور اسے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ملے گا اور نہ مددگار (۱۲۳) اور جو شخص نیک کام کریگا۔ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگ جنّت میں داخل ہونگے۔ اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائیگا (۱۲۴) اور اس شخص سے بڑھکر کس کا دین بہتر ہو سکتا ہے جس نے اپنا سر خدا کے آگے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیمؑ کی ملّت کا متبع ہوا جو حنیف تھا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تھا (۱۲۵) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ (اپنے علم سے) ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے (۱۲۶) اور (اے پیغمبر اسلام) لوگ آپ سے عورتوں کے نکاح کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں کہدیجئے کہ اللہ تمہیں ان عورتوں کے بارے میں اجازت دیتا ہے اور جو احکام تمہیں سنائے جا رہے ہیں وہ کتاب میں موجود ہیں ایسی عورتوں کے متعلق جنہیں تم

باطل آرزوؤں اور جھوٹی امیدوں پر لگا نہ رکھنے کی تنبیہ کی گئی ہے۔ یہ شیطان کا اتباع کرتا ہے وہ عمل اور ایمان اور اصل حقیقت کی بجائے باطل آرزوؤں بے بنیاد بھروسوں اور جھوٹی امیدوں پر زندگی بسر کرتا ہے فرمایا ایسے لوگ سخت نقصان اٹھاتے ہیں یہ ہمیشہ دھوکے میں زندگی گزارتے ہیں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ ایسی جگہ ہے کہ وہاں سے بھاگ کر کسی طرف نہیں جا سکتے۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد نیک عمل کیے۔ خدا کے احکام کے آگے سر جھکایا۔ نبی کے نقش قدم پر چلے۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ کو اسی طرح نبھایا جیسے کہ رب نے حکم دیا تھا اور حقیقی معنوں میں نبی کے متبع رہے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہونگے آخرت کی زندگی کی کامرانیاں اور خوشیاں انہیں کو دی جائیں گی۔

مدینہ منورہ کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک بحث چھڑ گئی کہ کون افضل ہے۔ یہودی کہنے لگے ہمارا نبی تمہارے نبی سے پہلے ہوا ہے ہماری کتاب بھی تمہاری کتاب سے پہلے ہے اور ہم اس کے مقابلے میں بہتر ہیں مسلمان کہنے لگے ہم تم سے کہیں بڑھ چڑھ کر اچھے ہیں ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب سب کتابوں سے افضل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتا دیا گیا کہ:

ایمان و عمل کی جگہ باطل آرزوؤں میں گم ہو جانا انتہائی درجے کی گمراہی ہے۔ یہود و نصاریٰ اسی گمراہی میں پڑ کر تباہ ہو گئے ہیں یہود کہتے ہیں ہم خدا کے چہیتے بندے ہیں ہم پر دوزخ کی آگ حرام ہے وہ اس گھمنڈ میں پڑ کر کسی کا کوئی کام نہیں کرتے اور سخت سنگدل ہو گئے ہیں اور اسی طرح عیسائی ہیں کہ وہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے لیے کفارہ ہو گئے ہیں اب ہم کتنے ہی گناہ کریں کوئی حرج کی بات نہیں بخشے تو ضرور جائیں گے۔ اس مقام پر مسلمانوں کو غیر مبہم الفاظ میں متنبہ کر دیا گیا ہے کہ دیکھو فضل و شیخی کا کوئی فائدہ نہیں دنیاوی آرزوؤں کا سرمایہ دین بنانے سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو کوئی موہوم امیدوں پر رہتا ہے اور عمل کی طرف نہیں آتا اسکو اسکے اعمال کی سزا دی جائیگی اور کوئی ہستی اس کی مدد نہ کر سکے گی جو کوئی نیک عمل کریگا بشرطیکہ اس کے سینے کے اندر ایمان ہو تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے اور یہی سیدھا دین ہے جو ابتدا سے دنیا میں چلا آ رہا ہے اور اسی دین کی تعلیم حضرت ابراہیم خلیل اللہ دیتے رہے ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل کرشمہ ایمان و عمل ہی کا ہے نہ کہ اپنی ذاتی جماعتی بڑائی سے کچھ نہیں ہوتا اگر ایک مسلمان ایمان و عمل کی برکات سے خالی ہے تو اسکو بھی وہی سزا دی جائیگی جو ایک بدکار یہودی اگر بدکار عیسائی یا دیگر مشرک کو دی جائے گی۔

ف ۸ سورۃ کی ابتدا عورتوں کے حقوق اور انکے معاملات کی نگہداشت کے احکام سے ہوئی تھی دوران بحث میں جو باتیں چھوٹ

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا
لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ
اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ
الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا
وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ
تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا
تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ
تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ
اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا
حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ
اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

ان کا حق جو ان کیلئے مقرر ہو چکا ہے نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ تم انہیں نکاح میں لے آؤ۔ اور بے بس
بچوں کے بارہ میں بھی احکام موجود ہیں نیز یہ کہ تم یتیموں کیساتھ حق و انصاف سے پیش آؤ اور نیکی کا
جو کام بھی کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہے (۱۲۷) اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی سرکشی یا بے رغبتی کا اندیشہ
ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ کسی بات پر آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے اور
بخل و حرص تو ہر ایک نفس میں موجود ہے اگر ایکدوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تو یاد رکھو
کہ یقیناً اللہ بھی تمہارے ان کاموں سے واقف ہے، (۱۲۸) تو یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکیگا کہ (ایک سے زائد)
عورتوں میں برابری قائم رکھو اگرچہ تمہاری انتہائی خواہش ہی کیوں نہ ہو بس ایک ہی طرف
نہ جھک پڑو کہ دوسری کو معلقہ کی طرح چھوڑ بیٹھو اگر تم باہمی سمجھوتہ کر لو۔
اور خدا سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے (۱۲۹)
اور اگر وہ دونوں ایکدوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے فضل سے دونوں کو بے نیاز کر دیگا کہ
اللہ بڑی کشائش اور بڑی حکمت والا ہے (۱۳۰) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے
اور ہم نے جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی تھی ان کو اور تمکو حکم دے رکھا ہے کہ اللہ سے
ڈرو اور اگر راہ کفر اختیار کرو گے تو (یاد رکھو) آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے

گئی ہیں اور انہیں ہدایات کی تائید اور توضیح و تشریح کے
سلسلے میں تھیں اور بتایا گیا تھا کہ کس طرح ایک عمل صالح
کرنے سے دوسرے کی توفیق ہوتی ہے اور کس طرح ایک
نافرمانی کر لینے سے دوسری نافرمانیوں پر جرأت ہوتی ہے
اسی واسطے عورتوں اور یتامیٰ کے حقوق کے سلسلے میں انہی
فضیلتوں اور ایسے کاموں کا ذکر ہوا ہے جو خدا کو محبوب ہیں
اور جن سے انسان کو دنیا میں عزت حاصل اور آخرت میں کمال حاصل
ہوتا ہے اس کے بعد پھر سلسلہ بیان عورتوں کے حقوق
کی طرف پھر گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو بیان عورتوں اور
یتیموں کے بارے میں ہو چکے ہیں۔ انہیں کے سلسلہ
میں لوگوں نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید
سوالات پوچھے ہوں گے جن کا یہاں ذکر ہے حضور کے
زمانہ میں لوگوں کا دستور تھا کہ اکثر یتیم لڑکیوں کو جو
مالدار ہوتیں ان کے نگران یا سرپرست ہوا سے شادی
سے روکے رکھتے کہ جب یہ بیاہی جائیں گی تو اپنی جائیداد
بھی اپنے ساتھ لے جائیں گی اور جس طرح ہم آج اس سے
فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کل کو نہ اٹھا سکیں گے بعض
لوگ ایسی لڑکیوں کو اپنے رشتہ نکاح میں لے آتے تاکہ
ان کا روپیہ پیسہ بھی ان کی ملکیت میں آ جائے اور بجائے
ان کی جائیداد کو بیٹھ کر کھا لیتے تو پھر بیچاریوں پر
طرح طرح کے ظلم ڈھاتے۔ اگر باہر شادی کی بھی جاتی
تو شوہر سے بغیر طلاق لے لی جاتی کہ وہ جنہیں ایک تم دیکر
یا عورت کے مہر کے حصہ یا تمام مہر کا ہے عورت کو
دینے کے ان کے حوالے کر لیتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہیں
عورتوں کے بارے میں جو احکام دیئے گئے ہیں ان پر
سختی سے کاربند رہو اور تمہارے لئے یہ
ضروری ہے کہ لڑکیوں اور بے بس بچوں کو
ان کی چیزیں اور مال کا حق ادا کرو۔ یہ کیا عجیب بات
ہے کہ مال کے لالچ میں ان سے شادی کر لیتے ہو اور
پھر بیچاریوں کے ساتھ حق و انصاف سے پیش نہیں
آتے۔ یاد رکھو کہ یتیموں کے ساتھ پورا پورا انصاف کرو۔
کہ نیکی کا کام ہو اور کوئی ایسا کام نہیں۔ جو
خدا کے علم میں نہ ہو۔

اور چاہیے کہ میاں بیوی بکمال رضامندی زندگی
بسر کریں اور اتفاق سے رہیں اگر عورت کو خوف ہو
کہ اس کا خاوند اس سے بگڑ گیا ہے تو اس پر لازم ہے کہ صلح

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ
الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ
بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ
يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ سب سے بے نیاز اور بڑی ہی تعریف کے قابل ہے (۱۳۱) اور اللہ ہی کا
ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور انسان کیلئے اللہ ہی کارساز ہونا کافی ہے (۱۳۲)
اے لوگو اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے اٹھا لے اور دوسروں کو لا بسائے اور اللہ
ایسا کرنے پر قادر ہے (۱۳۳) جو صرف دنیا کا ثواب چاہتا ہو۔ تو اسے معلوم
ہونا چاہئے کہ اللہ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا اور
دیکھنے والا ہے (۱۳۴) ع ۱۸ اے ایمان والو انصاف پر پوری طرح قائم رہو اس میں کہ
اللہ کیلئے (سچی) گواہی دو اگرچہ وہ تمہارے اپنے یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے ہی خلاف
پڑے اگر ان میں کوئی مالدار ہے تو نادار ہے تو بہرحال اللہ ان سے زیادہ حق رکھتا ہے
پس خواہشات کی پیروی میں کہیں جادۂ انصاف سے نہ بھٹک جاؤ اور اگر بات کو گول مول
رکھو گے یا گواہی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو یاد رکھو اللہ کو تمہارے اعمال کی خبر ہے (۱۳۵) اے
ایمان والو اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور
اس کتاب پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی تھی یقین رکھو اور جو اللہ کا اور اس کے
فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے وہ

بن پڑے اور رضامندی کو خواہ ایسا کرنے میں اپنے
بعض حقوق سے دست بردار ہونا پڑے بہرحال حسن سلوک
اور پرہیزگاری اور دیگر اعمال نیک خدا کے علم میں
ہونے ہیں وہ ایسے اعمال کا اجر ضرور عطا کرتا ہے اور
اے مردو! یہ سن لو کہ اگر ایک سے زیادہ عورتیں اپنے
حلقۂ نکاح میں لانا چاہو تو یاد رکھو کہ ان سب کے
ساتھ یکساں سلوک کرنا ہوگا۔ یہ نہ ہو کہ کسی ایک طرف
تو بالکل جھک جاؤ اور کسی کو بالکل معلق چھوڑ دو۔ یہ
باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں کہ کوئی شخص کہ جتنا
ہی چاہے عورتوں کے درمیان حق و انصاف قائم نہیں
رکھ سکتا۔ اصلاح سلوک حد تک تو اس کی رعایت رکھو
اور خدا سے ڈرو کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ فرماتا ہے کہ
اگر تم میاں بیوی رضامندی سے نہ رہ سکتے تو جدا
جدا ہو جاؤ ساتھ ہر ایک کو وسعت دیگا کہ خوشگوار
زندگی گزار سکو۔ فرماتا ہے جو لینا ہے مجھ سے لو میرے
سوا کسی کے پاس کچھ نہیں کیونکہ میں ہی زمین و آسمان
کا مالک ہوں بس کوئی کسی کو پھندے میں پھنسا
کر اپنے لالچ کا شکار نہ بنائے ۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! یہی احکام اس سے پہلے
دنیا کو سنائے گئے تھے۔ اور یہی اب تمہیں اور آئندہ
آنے والی نسلوں کو سنائے جا رہے ہیں اگر مان لوگے
تو تمہارا فائدہ ہے۔ نہ مانوگے تو خدا کا اس سے کوئی
نقصان نہیں یاد رکھو اگر تم نے بھی گذشتہ نافرمان
امتوں کی طرح ہمارے احکام پر عمل کرنے سے انکار کردیا
تو تمہاری جگہ کوئی اور قوم کھڑی کردی جائیگی۔ اور
جو کوئی اس قابل ہوگا۔ وہی دنیا و آخرت کے
بلند درجے، خوشیاں اور کامرانیاں حاصل کریگا

ف۱۸ اب کہ اس سورت کا اختتام ہونے کو ہے
وعظ و نصیحت کا پہلو نمایاں کیا گیا ہے اور مسلمانوں
کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قیام حق و عدل پر زور دیں۔
ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! تم سچائی اور حق گوئی
کو اپنا وطیرہ بناؤ اور ہمیشہ سچی شہادت دو اور کوئی
چیز تمہیں اس سے منع نہ کرے۔ حتی کہ اگر دیکھو کہ
حق گوئی تمہارے ہی خلاف پڑتی ہے یا تمہارے
والدین اور قریبی رشتہ داروں پر حرف آتا ہے

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا
ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿١٣٨﴾ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ
فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ؕ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا
تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ
الْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿١٤٠﴾ۙ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ
وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ
عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

بیشک (راہ راست سے) بہت دور جا پڑا ۱۳۶ وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے
پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ انہیں نہ بخشیگا اور نہ
انہیں سیدھی راہ دکھائے گا ۱۳۷ (اے پیغمبر اسلام) منافقوں کو خوشخبری سُنا
دیجئے کہ اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا ۱۳۸ (وہ منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر
کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کافروں سے عزت کے طلبگار ہیں سو (جان لیں کہ)
عزت تو تمامتر اللہ کے قبضہ میں ہے ۱۳۹ اور تم پر اللہ کتاب میں حکم
نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کے ساتھ انکار اور ہنسی مذاق ہوتے سنو تو انکے
پاس مت بیٹھو جبتک وہ کسی دوسری بات میں مشغول نہ ہو جائیں ورنہ
بلاشبہ تم بھی ان جیسے ہی ہو جاؤ گے یاد رکھو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ
جمع کرنیوالا ہے ۱۴۰ (یعنی ان لوگوں کو) جو تمہارے متعلق منتظر رہتے ہیں اگر
اللہ کیطرف سے تمہیں فتح نصیب ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ شریک نہ تھے
اور اگر کافروں کو کچھ حصہ ملگیا تو (ان سے) کہنے لگتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں
ہو گئے تھے اور مسلمانوں سے تمہیں نہیں بچایا تھا، تو اللہ قیامت کے دن تمہارے

تو بھی سچ کہنے سے دریغ نہ کرو۔ دیکھو تمہیں
سچ کہنے سے نہ دولتمند کی دولت باد رکھے
اور نہ فقیر و بے نوا کی غریبی۔ حاصل کلام
تمہاری اغراض کو سچ کہنے میں کوئی دخل
نہیں ہونا چاہیئے۔ لگی لپٹی رکھے بغیر سچ
سچ کہدو۔ اور اگر تم نے ہیر پھیر کر کے
حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی۔ تو یاد
رہے کہ خدا تم سے بے خبر نہیں۔ فرماتا ہے۔
یہ صفات حمیدہ تمہارے اندر اسی وقت پیدا
ہو سکتی ہیں۔ جب تم خدا پر ایمان لاؤ۔ رسول
کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔ تمام کتابوں کو
بلا چون و چرا مانو۔ اور جو اللہ۔ اس کے
ملائکہ، اس کی کتب، اس کے رسل اور یوم
آخرت سے انکار کرے سمجھو کہ وہ گمراہ ہے
اور راہ راست سے بہت دُور ہے ۔
یاد رکھو کہ ایمان لانے کو کھیل نہ بنایا
جائے کہ کبھی تو ایمان لے آئے اور کبھی انکار
کر دیا۔ اور اسی طرح انکار میں زندگی گزارتے
رہے ایسے لوگوں کو خدا نہ بخشتا ہے اور نہ
انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ منافق بھی
سُن لیں۔ ان کو دردناک عذاب سے دوچار
ہونا پڑے گا۔ اگر وہ عزت حاصل کرنے کے
خیال سے منافقت کرتے ہیں تو انہیں
معلوم ہو کہ عزت تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔
وہ جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے
پس اللہ ہی سے ان چیزوں کی طلبگاری
کرو۔ مسلمانو! اگر کبھی ایسے لوگوں سے ملو
جو ہمارے احکام اور آیات پر ہنسی اُڑا رہے
ہوں تو ان کی مجلس میں نہ بیٹھو۔ حتیٰ کہ وہ
دوسری باتوں میں لگ جائیں۔ کیونکہ اگر تم
وہاں بیٹھ کر اُن کی باتیں سنتے رہے تو پھر تم

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
سَبِيْلًا ۠﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ
وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ
ذٰلِكَ ۖۗ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ
اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۙ﴿۱۴۵﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا
دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

درمیان فیصلہ کردیگا اور اللہ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کو فتح و نصرت کی کوئی راہ نہ کھولیگا (۱۴۱) منافق (اپنے خیال میں) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ حقیقت میں اللہ نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اللہ کا ذکر برائے نام ہی کرتے ہیں (۱۴۲) کفر و ایمان کے بیچ میں متردد کھڑے رہے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف نہ ان (کافروں) کی طرف اور جسکو اللہ گمراہی میں ڈالدے تم اس کیلئے کوئی رستہ نہ پاؤگے (۱۴۳) مسلمانو! تم مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کی صریح حجت اپنے خلاف قائم کرلو (۱۴۴) بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ڈالے جائینگے۔ اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤگے (۱۴۵) لیکن وہ لوگ جو توبہ کرلیں، اور اپنی حالت کو سنوار لیں اور اللہ (کے احکام) کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنے دین کو اللہ کیلئے خالص کرلیں تو یہ لوگ جنت میں مومنوں کے ساتھ ہونگے اور عنقریب اللہ مومنوں کو اجر عظیم دیگا (۱۴۶) اگر تم شکر کرو۔ اور خدا پر ایمان رکھو تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے؟ اور خدا تو شکر کا بدلہ دینے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے (۱۴۷)

بھی انہی کے مانند ہو گئے اور منافق سمجھے جاؤگے اور منافق اور کافر ایک ہی جیسے آپ میں مبتلا ہونیوالے ہیں۔ کافروں اور منافقوں کے خصائل بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ لوگ سیاسی چالیں چلتے ہیں اگر تمہیں فتح نصیب ہوتی ہے تو تم میں شامل ہو کر حصہ بٹا لیتے ہیں اگر مخالفوں کو تم پر کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو ان سے جا کر ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمنے مسلمانوں کو تم سے ڈرائے رکھا۔ ان کا ہاتھ تم پر اٹھنے نہ دیا۔ ان کے راز تم کو بتائے۔ تمہاری ہیبت ان کے دلوں پر بٹھا کر انہیں مرعوب کیا۔ تبھی تو تمہیں اتنی کامیابی نصیب ہوئی۔ پس ہمارا حصہ لاؤ۔

ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! گھبراؤ نہیں یہ دنیا کی زندگی عنقریب ختم ہونیوالی ہے اور ان لوگوں کو مسلمانوں پر کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم دیکھوگے کہ قیامت کے روز ان کا جھگڑا کس طرح چکایا جاتا ہے۔

ف ۲۵ یہاں بھی اسی سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے منافقوں کے دیگر خصائل بیان کئے ہیں فرماتا ہے کہ منافق اپنے خیال میں خدا کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں کہ مسلمانوں کیساتھ مل کر دکھاوے کی نماز قائم کرتے ہیں۔ مگر نہ دل میں خضوع و خشوع ہے نہ ثواب کا خیال۔ پھر انہیں جب دیکھو ایک عجیب کشمکش کی حالت میں پاؤگے نہ پوری طرح کفر کیساتھ نہ مسلمانوں کے دل سے حامی فرماتا ہے۔ اے مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ کہ تم بھی منافقانہ چالیں چلنے پر مجبور ہو جاؤگے۔ مسلمانو! یاد رکھو منافقوں کو دوزخ کے ایسے طبقے میں سزائیں دی جانیوالی ہیں جو سب سے زیادہ سخت ہے مگر مرنے سے پہلے پہلے جب بھی ہو سکے اصلاح حال کرلو اور مخلصانہ ایمان لے آؤ کہ مومنوں کو بڑا اجر ملنے والا ہے۔ فرماتا ہے جو لوگ ایمان لے آئیں۔ اور شکرگزار بندے بنکر رہیں خدا کا اسمیں کوئی فائدہ نہیں کہ انہیں عذاب میں مبتلا کرے۔
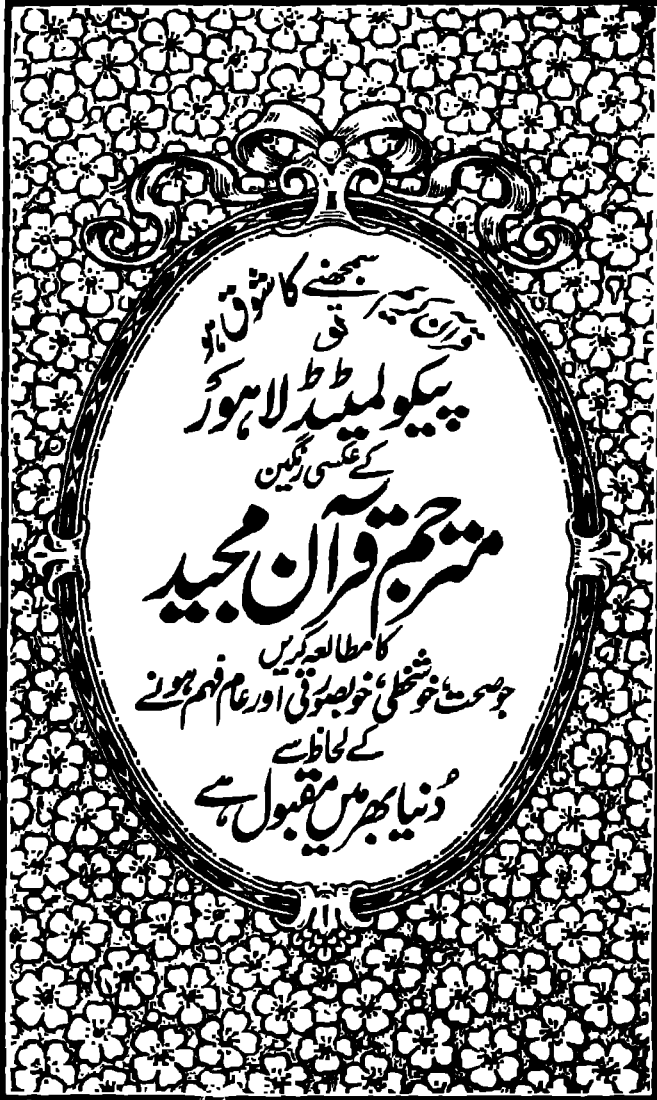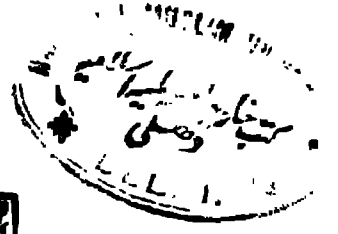
قرآن کریم سمجھنے کا شوق ہو
تو
پیکو لمیٹڈ لاہور
کے عکسی رنگین
مترجم قرآن مجید
کا مطالعہ کریں
جو صحت، خوشخطی، خوبصورتی اور عام فہم ہونے
کے لحاظ سے
دنیا بھر میں مقبول ہے